

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 16, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَذَا خَلَقَ اللَّهُ فَارَوْنِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ
مَبِينٍ۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا لَقْمُنَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَانْمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔ وَانْقَالَ لَقْمُنَ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعْظُمُ
يُثْنِي لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ تو اللہ کی
ساخت ہے پھر مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا غیر نے کیا پیدا کیا ہے بلکہ ظالم
صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی کہ
اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لیے شکر
کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز غویوں والا ہے۔ اور جب

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 16, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحيم

هَذَا خَلَقَ اللَّهُ فَارُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ
مَبِينٍ۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا لَقْمَنَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَانْمَاشْكُرْ
لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔ وَانْقَالَ لَقْمَنَ لَابَنَهُ وَهُوَ يَعْظُهُ
يَبْنِي لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ تو اللہ کی
ساخت ہے پھر مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا غیر نے کیا پیدا کیا ہے بلکہ ظالم
صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی کہ
اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لیے شکر
کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز غویوں والا ہے۔ اور جب

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا اللہ کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

(سورۃ لقمان آیت: ۱۱ تا ۱۲)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم صلی علیٰ محمد
و علیٰ آل محمد۔ I hope, you all had pleasant Eid. ہمارے وہ ساتھی جو حج کر کے
آئے ہیں، ان سب کو حج مبارک ہو۔ خیر مبارک، خیر مبارک، thank you شکریہ۔

I will announce the Panel of Presiding Officers.

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

In pursuance of sub-Rule-1 of Rule 50 of the Rules of Procedure
and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following
members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for
the 35th Session of the Senate of Pakistan.

- 1- Senator Dr. Khalid Ranjha
- 2- Senator Ahmad Ali
- 3- Senator Kamran Murtaza

QUESTIONS AND ANSWERS

We will take up the Question Hour. Question No. 1 Mr.
Muhammad Talha Mehmood.

1. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.50 p.m.)

Will the Minister for Railways be pleased to state:

- (a) *the number and location of railway bridges and tracks damaged due to the rains in 2006 and the loss suffered by the railways; and*
- (b) *the steps taken by the Government to protect the railway bridges and tracks from rainy water and floods?*

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Bridge No. 85 at KM 78/3-5 between Dhabeji and Ran Pathani Railway stations on Kotri-Karachi section was damaged due to the heavy rains on 30-7-2006 and 8-9-2006 respectively. The loss suffered by the Railways is estimated as Rs. 330 million approximately inclusive of revenues lost.

Railway track was damaged due to heavy rains at 7 different locations between Rawalpindi—Bakrala, at 3 locations between Chalisa-Pind Dadan Khan and 3 locations between Haran Pur and Gharib Wal Railway stations. Track was repaired by Departmental Labour using pitching stone available in the section.

(b) Railway bridges on the entire Railway network have been inspected by technical staff and repairs have been carried out/being done where found necessary. Pitching stone reserve are placed at every vulnerable point where damages due to flood and monsoon rains are expected. Patrolling of Railway track is being carried out by the track labour during heavy rains and protective measures are being adopted for safe train operation. A PC-I is in the final stage of completion for Repair, Rehabilitation and Replacement of 100 Bridges in the Railway System, work would start on the bridges as soon as Planning Commission approves it.

Mr. Chairman: Anyone on his behalf.

جی عباسی صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، وزیر ریلوے نظر نہیں آرہے۔

جناب چیئرمین، میں بالکل بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، شیخ صاحب ہیں، کون سے ہیں؟

جناب چیئرمین، بیٹھے ہیں، شیخ صاحب سب سے پہلے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، میں شیخ صاحب وزیر برائے ریلوے سے یہ پوچھنا

چاہوں گا کہ ڈھابے اور رن پھلانے کے درمیان جو bridge ٹوٹا، یہ کافی پرانا bridge تھا اور یہ بڑی

unfortunate بات تھی کہ اتنا بڑا ریلوا آیا اور وہ bridge ٹوٹ گیا۔ کیا ان کے پاس کوئی

proposal ہے کہ اس bridge کو نئے سرے سے بنایا جائے کیونکہ جو existing bridge ہے،

یہ زیادہ دیر last نہیں کرے گا۔ نیا bridge بنانے کے سلسلے میں ان کے پاس کوئی

proposal ہے یا جناب! انہوں نے اس پر کوئی working کی ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب۔

شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر برائے ریلوے)، شکریہ جناب چیئرمین - نیا bridge proposal تو بعد کی بات ہے، نیا bridge بن چکا ہے، میں کل اس کی opening پر جا رہا ہوں اور یہ تین مہینے کی record مدت میں بنایا گیا ہے۔ 140 million اس کی cost آئی ہے اور کل انشاء اللہ دونوں طرف نئے track پر ٹرینیں سفر کریں گی، کل دو بجے کے بعد۔

جناب چیئر مین، جی مند و خیل صاحب! آپ کا بھی ہے۔ جی کلران صاحب۔

سینیٹر کامران مرقی، یہ bridge جو ٹونا ہے، اس کی کوئی میعاد تھی اور کیا وہ میعاد کے بعد ٹونا ہے یا پہلے ٹونا ہے؟ یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میعاد سے پہلے ٹونا ہے یا میعاد کے بعد ٹونا ہے اور اگر میعاد گزر چکی تھی تو اس کے لیے پہلے کوئی alternate بندوبست نہیں کیا؟

شیخ رشید احمد، جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے عرض کروں گا کہ یہ bridge 1886 کا تھا اور اس علاقے میں پہلی دفعہ بارش کا ریلا آیا جس میں ہم نے highest لوگوں کو اس کے باوجود charge کیا اور 21 grade کے DS کراچی سمیت کئی افسروں کو ہم نے سزا دی ہے۔

جناب چیئرمین، انہوں نے بتایا ہے کہ پل 1886 کا تھا، اس میں اگر سزا ہو رہی ہے۔ انہوں نے پوری طرح اس کو توجہ نہیں دی ہو گی، اس لیے سزائیں دی ہیں۔ جواب تو بالکل ہے۔ جی۔ نہیں، ریلے کی تعداد پر بھی ہو گا ناں۔-----

(مداخلت)

جناب چیئر مین، جی اسی پر؟

سینیٹر محمد انور بیگ، جی. sir.

Mr. Chairman: This will be the last supplementary. Baig Sahib.

No.2 پر؟ No.2 کی بات کر رہے ہیں؟

سینئر محمد انور بیگ، Sir, No. 1 پر ریلوے منسٹر صاحب ---

جناب چیئر مین، جی۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, since I have seen the honourable Minister for Railways after a long time in the House, so, I have a small question which pertains to the people living along the railway lines.

Mr. Chairman: You see, this is the bridge that you are talking about.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I know but I would like to take the opportunity of the Minister being here and I am sure, he is competent enough to answer the question...

Mr. Chairman: If he wants to answer then it will be his discretion.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, there are railway colonies, I give him an example of Landhi, Karachi. Right from Landhi up to the Cantt. Station to Karachi main Station, all along sir,

وہاں پر آبادیاں ہیں۔

Sir, if they are planning any sort of 'Jungla' along the main track because sir, invariably there are a lot of deaths of children where the trains are passing by.

problem since 1947 is there and every Railway Minister has assured the House
but I would like to ask the honourable Minister if he has plans because with every major city
major problem

ہے۔

Mr. Chairman: Let us hear the answer.

شیخ رشید احمد: یہ واقعی ایک serious problem ہے۔ ہم نے ڈرگ روڈ اور میر سیشن کی feasibility بنائی ہے اور پاکستان میں سب سے زیادہ اموات یہاں ہوئی ہیں کیونکہ وہاں کچھ مزاج ایسا ہے کہ وہ ریل ریل کھیلتے ہیں۔ میں نے خود اس track کو دو تین دفعہ visit کیا ہے اور بعض لوگ track پر بیٹھے رہتے ہیں، انجن سے مقابلہ کرتے ہیں۔ جب انجن سامنے آتا ہے تو jump مار کر دوسری طرف جاتے ہیں۔ سو اس پر ہم نے first stage کے لیے چھ کروڑ سے زیادہ مانگے ہیں، جس وقت یہ مل گئے تو fencing کا tender کریں گے۔

Mr. Chairman: Question No. 2, Mr. Muhammad Talha Mehmood. Anyone on his behalf.

جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید، شیخ صاحب وزیر موصوف سے۔۔۔

جناب چیئرمین، نہیں، آپ question No. 2 پر آئیں۔

سینیٹر گلشن سعید، اب آئے ہیں تو بات کر لی جائے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے پھر باقی سوال رہ جائیں گے۔ چلیں مختصر رکھیے۔

سینیٹر گلشن سعید، میں ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو ایک پل کا ذکر ہے، Railway Minister کو پورے پاکستان کا survey کرنا چاہیے۔ جو بھی سو سال یا اس سے پرانے پل ہیں، ان کا ابھی سے notice لینا چاہیے تاکہ دوبارہ اس طرح کا واقعہ نہ ہو۔ ایک تو یہ بات تھی دوسرا میں ان کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پچھلے دو تین سال میں ریلوے کے اتنے حادثات ہوئے ہیں کہ لوگوں کے پٹری اکھاڑنے، ایکسیڈنٹ کرانے یا غلط کانا کھینچنے کی وجہ سے سینکڑوں جانیں تلف ہوئی ہیں اور یہ ہمارے سینیٹ میں ہوتے ہوئے ہوا ہے۔ میں امید کرتی ہوں اور ماشاء اللہ ہمارے شیخ رشید صاحب کافی efficient ہیں کہ آئندہ ان کی وزارت میں اب اس طرح کا کوئی حادثہ نہ ہو گا۔ ایک اور بات کہ جو انہوں نے رات کو لوگوں کو بستر اور کمرے دینے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، بی بی یاسمین نے بھی شکایت کی تھی کہ اس میں بہت کھٹل ہوتے ہیں، لوگ بیمار ہو جاتے ہیں، اس سے پرہیز کیا جائے۔ شکریہ۔

شیخ رشید احمد، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے عرض کرونگا کہ 14000 bridges کا چار مہینے میں bridge to bridge survey کیا ہے اور پاکستان کی ساٹھ سال کی تاریخ میں first time 14000 bridges کا survey مکمل ہوا ہے۔ 100 bridges میں سے پانچ bridges کو معمولی work کی ضرورت تھی، وہاں ہم مرمت کر رہے ہیں اور میں ایوان کو bridges کی حد تک assure کرتا ہوں کہ اگر کوئی خدا کی طرف سے کام ہو جائے تو میں اس میں کچھ نہیں کہہ سکتا اور مجھے خوشی ہوگی اگر بی بی یاسمین جیسی ہستیاں اس ریل پر سفر کریں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریلوے progress میں ہے۔

جناب چیئرمین، Question No. 2 پر یا No. 1 پر؟ No. 1 پر کافی ہو گئے ہیں۔ بہر حال مختصر رکھیں۔

سینیئر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے معزز منسٹر صاحب سے ایک point پوچھنا چاہتی ہوں۔ اکثر حادثات ایسی جگہوں پر ہوتے ہیں جہاں پر پھانک نہیں ہیں۔ جتنی بھی ریلوے کی لائنیں ہیں، آپ جہاں پر بھی جائیں، پھانک غائب ہیں۔ وہاں سے ٹرین تیزی سے گزرتی ہے اور بچے اور غریب لوگوں کو پتا ہی نہیں چلتا، کھتے ہی لوگ اسی طرح مر جاتے ہیں۔ میں شیخ صاحب سے درخواست کروں گی کہ پلوں کے ساتھ ساتھ جہاں پر پھانک نہیں ہیں، آپ اس پر سختی کریں کہ وہاں پر پھانک ضروری ہیں کیونکہ پھانک نہ ہونے سے بہت سے لوگوں کی جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔

جناب چیئرمین، شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد، میں معزز رکن سے عرض کروں گا کہ چار ہزار ریلوے crossing ہیں۔ Before partition British دور میں جب یہ آبادیاں نہیں تھیں اور mostly لوگوں نے اپنی بستیوں اور آبادیاں ریلوے track کے سو فٹ کا جو ممنوعہ distance ہے، اس کے اندر بنائی ہیں۔ ہم نے ان دو سو پھانک کے لیے جو بڑے important ہیں، جہاں زیادہ حادثات ہو جاتے ہیں، ان کے لیے Cabinet میں summary بھیجی ہے اور جو ممبر اپنے علاقے میں پھانک کا خوشحال fund سے یا دوسرے fund میں سے خرچ دے رہے ہیں، ہم ان کے پھانکوں کو دور

کر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد یہ بھی مسئلہ ہے کہ ان چار ہزار کا یا چار سو جو بہت important ہیں، یہاں آدمی کا خرچ جو ہو گا کیونکہ اس کی 24 hours وہاں کی ضرورت ہو گی۔ اب الحمد للہ ہماری 240 trains track پر ہیں، مال گاڑیوں کے علاوہ اور 6 months میں الحمد للہ ہم نے کرائے کم کر کے، دو ملین passengers کا اس میں اضافہ کیا ہے جو پاکستان میں record ہے within 6 months جو ممبر اپنے علاقے کے پھانک کو نکالنے کے لیے خرچ share کرے گا، ہم بھی اس میں تھوڑے پیسے ڈالتے کے لیے تیار ہیں۔ اگر Cabinet اس کا خرچ approve کر دے تو انشاء اللہ ہم اس کو ضرور دور کریں گے۔

Mr. Chairman: Q. No. 2 in the name of Mr. Muhammad Talha

Mahmood.

2. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.50 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that PLA increases its fares for Saudi Arabia during the month of Ramadan and Hajj season, if so, the reasons thereof?

Rao Sikandar Iqbal: Yes and the reasons are as under:—

- (i) Leasing of extra/additional capacity.
- (ii) Operation of two empty legs to transport Hajjis to Jeddah and back thus achieving over all seat factor of 50%.
- (iii) Payment of royalty to Saudi Arabian Airlines for Hajj.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیئر پروفیسر خورشید احمد، یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے کہ حج کے موقع پر پی آئی اے کرائے بڑھا دیتی ہے اور یہ جو تین وجوہات یہاں انہوں نے دی ہیں، ذرا روشنی ڈالیں کہ یہ تمام چیزیں وہ ہیں کہ جو normal planning آپ کرتے ہیں اس میں cost elements بھی آتی ہیں اور اس میں نفع بھی ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حج کے موقع پر sheer exploitation یعنی جو normal معاملات میں آپ ملکوں پر concession دیتے ہیں، وہ بھی نہیں، full fare ہوتا

ہے لیکن یہ ہے کہ leasing کے ذریعے سے special planes چلانے جاتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ chartered planes بالعموم normal service سے سستے ہوتے ہیں اور دنیا بھر میں chartered planes کی بنیاد پر جو tourism ہوتا ہے، اس میں کرائے کم کیے جاتے ہیں لیکن یہاں کرائے بڑھا دیے جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر اس معاملے میں مزید معلومات دے سکیں کہ فی الحقیقت charges کتنے تھے، royalty کتنی pay کی گئی، نفع کتنا ہوا؟ تاکہ صحیح position سامنے آ سکے کہ کس طرح ج کا exploitation کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، جی نیازی صاحب! آپ جواب دیں گے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی (وفاقی وزیر پارلیمانی امور)، بالکل میرے ذمے آج ہیں۔

صورت حال یہ ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ ہمارا agreement ہے۔ No other Airline we can hire and engage یہ جو پروفیسر صاحب فرما رہے ہیں، اس میں مشکل یہ ہے کہ

even our own Airlines like Aero Asia and Air Blue, they cannot take part in shifting Hajis from Pakistan to Saudi Arabia and from Saudi Arabia to Pakistan

اب اس میں 50% ہمارے لیے must ہے کہ

we will carry it out and 50% Saudi Arabia Airline will carry out the Hajis to Saudi Arabia and back

اب اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ جو aircraft وہاں حاجیوں کو لے کر جاتا ہے، وہ واپس خالی آتا ہے۔ جب خالی آتا ہے تو one way traffic ہو جاتی ہے، اس میں fuel تو خرچ ہوتا ہے، سب چیزیں ہوتی ہیں۔ اسی بنیاد پر یہ بیس بلین تک خسارہ Airline کا پہنچ چکا ہے لیکن straightaway Government of Pakistan نے اس کو combat کرنے کے لیے دو zones بنائے اور دو zones میں سے ایک northern zone اور ایک southern zone اور southern zone میں سات ہزار کرایہ بڑھایا گیا تو equivalent ہو گیا اور جو northern zone ہے، اس میں پشاور، اسلام آباد اور لاہور آتے ہیں، کوئٹہ اور کراچی southern میں آتا ہے اس

کے لیے انہوں نے دس ہزار کرایہ بڑھا دیا تو جو نقصان ہوتا تھا

by coming back aircraft empty, having no passengers that has been really compensated out of this system

اب Government of Saudi Arabia سے بات چل رہی ہے 'Government of Pakistan کی یہ کوشش ہے کہ جو ہماری اپنی local Airlines ہیں، ایئر بیو، ایرو ایشیا یا اس قسم کی دوسری جو ہیں، جن کو ہم engage کر سکیں تا کہ ان کی قیمت reduce ہو جائے اور اس طریقے سے بجائے اس کہ ہر دفعہ ہمیں یہ کرایہ بڑھانا پڑے جج پر تو اس پر وہی رہے یا اس سے

These are the basic factors for which we have to increase - reduce ہو جائے the fare اور اس وجہ سے یہ سات ہزار southern zone میں بڑھایا گیا اور دس ہزار northern zone میں بڑھایا گیا۔

جناب چیئرمین، مسٹر رضا محمد رضا۔

سینیئر رضا محمد رضا، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ جو PIA نے کرائے بڑھائے ہیں، جی چاہے جیسا بھی کرتے ہیں لیکن ان کی services کیا ہیں۔ جج کے دوران آپ کو علم ہے کہ اس بار بھی یعنی کسی بھی جج فلائٹ میں حابیوں کو اسی دن نہیں لایا گیا۔ پانچ تاریخ کو کوئٹہ کی فلائٹ آرہی تھی، اس میں 70 حاجی اس دن آنے تھے۔ ان کو جدہ میں پھوڑ دیا اور ان کو next day کراچی جانا پڑا۔ PIA کی سروس کی یہ حالت ہے کہ نہ وہاں کسی کو کھانا دیا نہ وہاں کوئی سروس دی نہ اسی date پر ان کو پہنچایا۔ اب PIA سے یہ کون پوچھے کہ جب آپ جج کے وقت بھی سروس نہیں دیتے جبکہ عام routine میں تو وہ کوئی سروس نہیں دیتے۔ میرا سوال اس میں یہ ہے کہ آیا جب آپ کرایہ اتنا بڑھا لیتے ہیں تو آپ کی سروس کی quality بھی اس کے ساتھ بڑھتی ہے۔ کیا جج کے لیے جانے والوں کے ساتھ، عمرہ پر جانے والوں کے ساتھ آپ کا behaviour بھی change ہو جاتا ہے؟ ان کی خدمت بھی آپ کرتے ہیں ان کو ٹھیک وقت پر پہنچاتے ہیں؟

جناب چیئرمین، میرے خیال میں جواب سن لیں لیکن کئی دفعہ لیٹ جو آپ کہ

رہے ہیں رہ جاتے ہیں وہ immigration clearance سودی میں بھی وقت گنتا ہے کہ اگر کوئی لیٹ پہنچے۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! اس میں دھوکہ ہے وہ جو عمرہ کے لیے لوگ چلے جاتے ہیں ان کو غیر قانونی طور پر وہ اٹھا لیتے ہیں، بڑے بڑے پیسے لے کر، رشوت لے کر PIA کا عمدہ اور ہماری وہاں کی جو Embassy کے لوگ ہیں وہ مل کر وہ جو عمرہ کے ---- جناب چیئرمین، جواب سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، حاجی لوگ رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، مطلب یہ ہے کہ آپ بات کر رہے ہیں کہ سروس میں فرق آتا ہے کہ نہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، یہ عام طریقہ ہے، اس میں یہ زیادتی کر رہے ہیں کہ جو غیر قانونی وہاں پر رستے ہیں ان کو بٹھا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ جواب سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ تو بات air line کی ہو رہی ہے۔ اس کے کرایوں کی ہو رہی ہے۔ حاجیوں کو لے جانا، لے آنا ہے۔ اگر diplomat رشوت لیتے ہیں یا کچھ تو آپ question ڈال دیں تاکہ پوری طرح سے ہم دیکھ لیں whether they are taking money or not? It is not concerned with the present question.

جناب چیئرمین، مسٹر ایاس بلور۔

سینیٹر ایاس احمد بلور، ویسے یہ southern zone تھا۔ بد قسمتی یہ ہے کہ کراچی کو کوئٹہ کے ساتھ ملایا اور ہمارے پختونخواہ کو لاہور کے ساتھ ملایا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لاہور کہاں اور پختونخواہ کہاں۔ آپ مہربانی کریں کہ پختونخواہ کو اگر آپ بلوچستان سے ملا کے اور کراچی لاہور کو ملا کے ساڑھے سات ہزار پر رکھتے تو زیادہ اچھا تھا۔ ہم تو لوگ غریب لوگ ہیں، ہمیں تو کھانے کی روٹی نہیں ملتی۔ آپ ہم پر دس ہزار ملاتے ہیں اور لاہور کے ساتھ ہمیں ملاتے ہیں آپ کو خدا کا خوف ہونا چاہیے اور شرم آتی چاہیے۔ نمبر ایک، نمبر دو میں بات یہ عرض کرنا چاہتا

جناب چیئر مین، یہ فاصلے کے ساتھ linked ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! ہمیں کوئٹہ کے ساتھ ملا کر ساڑھے سات ہزار ہونا چاہیے تھا۔ ہمیں اسلام آباد اور لاہور کے ساتھ ملا کر دس ہزار میں لے گئے۔ یہ ہمارے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب چیئر مین، یہ فاصلے کے ساتھ linked ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! فاصلے کی بات نہیں ہے۔ فاصلہ ہمارا زیادہ قریب ہے آپ پوچھیں 'PIA والوں کو پوچھیے' فاصلہ ہمارا زیادہ قریب ہے۔ وہاں سے پشاور سے فلائٹ اڑتی ہے تو سیدھی جاتی ہے، لاہور دور ہے۔ جناب! فاصلہ ہمارا زیادہ قریب ہے۔ نمبر ۱۔ نمبر ۲ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آپ پتہ کر لیجیے میں challenge کرتا ہوں اور اگر ان کو پتہ نہیں ہے تو میں challenge کرتا ہوں کہ فاصلہ ہمارا قریب ہے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب! 36, 36 کھنٹے، 36, 36 کھنٹے حاجی غریب جو ہیں بغیر shelter کے وہاں پڑے رہے ہیں اور اتنا ظلم ہوا ہے اس مرتبہ۔

جناب چیئر مین، یہ سوال ہے کرانے کے اوپر not on the services or delay

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! price کے اوپر تو میں نے کر دیا ہے۔ Price میں نے کہا ہے کہ ہمیں کوئٹہ کے ساتھ ملانا چاہیے تھا۔

جناب چیئر مین، Issue اور ہے

سینیٹر الیاس احمد بلور، لاہور والے، لاہوری تو عیش کرتے ہیں۔ ان کے پاس پیسہ ہے ہمارے پاس کدھر ہے کہ ہمیں لاہور کے ساتھ ملاتے ہیں۔

جناب چیئر مین، سن لیں، جواب سن لیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The query is that distance between Quetta and Peshawar is lesser as compared to Islamabad and Lahore

تو میں معزز رکن کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے ہوائی سفر کیا ہو تو جہازوں کے ---
 کیا ہو گا۔ یقیناً انہیں یہ محسوس ہونا چاہیے تھا کہ special routes ہوتے ہیں۔ یہ routes ہوتے
 ہیں اور اس کے لیے allowed ہوتے ہیں اور یہ جو route ہے پشاور۔

جناب چیئرمین، یہ air corridors ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس کے بعد پھر pockets آجاتی ہیں اور پھر ---

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بات سنیں، یہ بات تو سننا پسند کریں گے۔ دوسرا یہ

ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، بلور صاحب جواب سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کہ air flow جو ہے 350 miles ہو یا اس سے کم ہو تو
 ہی air pockets اور air current اور اس کے علاوہ اس کے روٹ۔۔۔ یہ کیا کرتے ہیں۔ دو سوال

ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، Question کی بات کریں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ربانی صاحب بات سنیں، یہ کسی سے پوچھ لیں۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ کیا بات کرتے ہیں۔ آپ کے سندھ میں pockets
 ہیں جہاز ایک ہزار فٹ نیچے چلا جاتا ہے۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں بتاتا ہوں کہ mileage کو کیوں کرنا پڑتا
 ہے بادلوں کو avoid کرنا پڑتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، Air pockets کو avoid کرنا ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یقیناً میں تو حیران ہوں کہ یہ by air سفر بھی کرتے ہیں اور بڑے businessman ہیں ان کو یہی پتا نہیں ہے کہ فاصلہ پشاور کا، اسلام آباد کا، کوئٹہ سے کراچی سے بالکل دور ہے اور اس لحاظ سے صحیح charges کیے گئے ہیں۔

سینیٹر ایاس احمد بلور، میں اس کو چیلنج کرتا ہوں کہ پشاور کا جو روٹ ہے وہ جدہ سے قریب ہے۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں یا یہ استغنیٰ دے دیں۔ یہ تو ویسے ہی استغنیٰ پر جا رہے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر ایاس احمد بلور، یہ کیا غلط بات کر رہے ہیں۔ بالکل، اتنے ان پڑھ آدمی ہیں کچھ خدا کا خوف کریں۔

جناب چیئرمین، بلور صاحب، بات ہے لاہور کی اور اس کی نہیں، بات ان دونوں کی قربت ہے اور ساؤتھ کی، یہ avoid کرنے کی بات ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں ان پڑھ نہیں ہوں، یہ پڑے لکھے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ یہ تین supplementaries ہو گئے ہیں۔

Let us move ahead, we will take it very brief.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین صاحب! مجھے اعتراض ہے۔ ہختونخواہ صوبہ مجھے دکھایا جانے پاکستان کے نقشے پر۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: We should take no name, except me.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ہختونخواہ کا صوبہ ہی نہیں ہے۔۔۔

سینیٹر ایاس احمد بلور، ہے، ہے،

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کہاں ہے۔ ہوا میں ہو گا۔۔۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، اگر ہختونخواہ صوبہ ہے تو پھر air pockets

بھی ہیں۔

(قلمتے)

جناب چیئرمین، تین سوال ہو گئے ہیں بہر حال مختصر رکھیں۔ مندوخیل صاحب۔

سینیئر عبد الرحیم خان مندوخیل، جناب والا یہ بات چیت تو ٹیکنیکل۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، عبد الرحیم مندوخیل صاحب کو سنیں۔ No cross talk بلور صاحب

تشریف رکھیے۔ مندوخیل صاحب بول رہے ہیں، مندوخیل صاحب کو سنئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب کو سنیں۔

سینیئر عبد الرحیم خان مندوخیل، Technically تو وہ جانتے ہیں تو میں وہ عرض کروں گا جو ہمارا تجربہ ہے۔ اسلام آباد سے جو فلائٹ کومنز جاتی ہے وہ ہنگو کے راستے گزر کر جاتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ میں نے اپنے تجربے میں یہ نہیں دیکھا جو ابھی آپ فرما رہے ہیں اور عرض یہ ہے کہ پشاور سے کونٹہ کا یہ direct route ہے اور یہی کونٹہ سے جدہ، یہی باقاعدہ اس سے روٹ ہونا چاہیے۔ اب بھی پشاور سے عرب امارات کے لیے جو فلائٹ ہوتی ہیں، یہ already route ہے لیکن یہاں جو انہوں نے اس طرف رکھ دیا جیسے لاہور کے ساتھ ملا کر، یہ صحیح نہیں ہے۔ ہماری یہ عرض ہے۔ باقی وہ باتیں ان کی ہیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں۔ Let us go to the

next question.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، کیونکہ we already have enough questions بہر حال۔

مختصر سا رکھیں۔

And now, we will not take more than three supplementaries on any of the question. We will be very very strict in that.

یگ صاحب! مختصر رکھیں۔ بتائیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would request you that if Question No. 2 may kindly be deferred because the honourable Minister

جناب چیئرمین، یہاں وزیر صاحب ہیں اور answers ہوں گے۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, he will not be able to answer and I would like to know...

Mr. Chairman: Written answer is also there.

سینیٹر محمد انور یگ، جناب والا! میں اس پر آ رہا ہوں۔

Sir, is the Federal Minister for Defence there? Is the State Minister there? Where are they? No. 2, can the honourable Minister then please explain what does the Ministry of Defence mean by saying;

(i) Leasing of extra/additional capacity.

(ii) Operation of two empty legs to transport Hajjis to Jeddah and back thus achieving over all seat factor of 50%.

یہ تو صدیوں سے ہو رہا ہے۔ یہ کوئی نئی چیز تو نہیں بتا رہے ہیں۔ پھر دوسرا یہ کہ tariff payment of royalty to Saudi Arabian Airlines for Hajj. I would like the honourable Minister to inform this House

کہ یہ پچھلے پانچ سالوں میں کتنی increase ہوئی ہے۔

If he could give me the figures sir, he does not have the figure? The point what I am saying is this, I would request you to please defer this question and ask the Minister for Defence to come in tomorrow and answer this question.

Mr. Chairman: This question has been answered, for additional information you can ask a supplementary question.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! supplementary میں بھی

the honourable Minister is unable to answer. He is talking of airpockets.

Mr. Chairman: No, no he is saying avoid air pockets.

Senator Muhammad Enver Baig: He does not know where the airpockets are, the point is please get the Minister for Defence tomorrow.

جناب چیئرمین، بابر اعوان صاحب کو سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا ان کا point of order ہے کیا؟

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے عباسی صاحب یہ point of order بنتا نہیں ہے۔ یہ

کس پر ہے 'procedure پر ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، یہ point of order procedure پر ہے۔

جناب چیئرمین، کیا procedure پر ہے؟ مختصر رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، آپ مجھے اگر عرض کرنے دیں تو میں بتاؤں۔

جناب والا بات یہ ہے کہ حکومت کے پاس ایک وزیر دفاع ہے، ایک وزیر مملکت برائے دفاع ہے۔ اگر ان دو اشخاص کی موجودگی میں وزیر برائے پارلیمانی امور کھڑے ہو کر جواب دیں گے تو وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے۔ آپ مجھے بتائیں، میرا خیال ہے پورے ہال میں سب سے زیادہ travelling آپ کی ہے۔ کبھی airpockets کی وجہ سے difference بڑھا ہے اور کرائے بڑھے ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ avoid کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، یہ کب ہوا ہے۔ آج میں کل نہیں ہوں گے۔ پرسوں

ہوں گے، تروس نہیں ہوں گے airpocket کی وجہ سے avoid کرنے کے لیے difference بڑھایا گیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، انہوں نے ابھی پیپلز پارٹی کو join کیا ہے اس وقت یہ نہیں تھے۔ میں دو دفعہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں پارلیمانی امور کا وزیر رہا ہوں اور ان ہی کی حکومت کے میں ہی ہمیشہ سارے جواب دیتا رہا ہوں۔ رضا آپ بتائیں کہ میں غلط کہہ رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Dr. Babar Awan has the floor.

(مداخلت)

Mr. Chairman: He is more experienced now. Dr. Babar Awan.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، رضا ربانی سے پوچھوں گا بھائی آپ نے بیگ کو کہاں سے لیا ہے۔ آپ کب پیپلز پارٹی میں آئے ہیں۔ یہ کل پرسوں آیا ہے اور بڑا بولتا ہے۔

Mr. Chairman: No cross talk. Let's hear Mr. Babar Awan.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ پیپلز پارٹی میں کل پرسوں آیا ہے اور بڑا بولتا ہے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ اعوان صاحب کو سن لیں وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ آخری سوال اعوان صاحب کا ہے پھر آگے چلتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! سوال کا جواب ہو گیا ہے۔ یہ (XXX) ہے۔

Mr. Chairman: Please, no cross talk. We will expunge these words. Yes. Mr. Babar Awan. Baig Sahib Mr. Babar Awan has the floor.

Senator Dr. ZaheerudDin Babar Awan: Mr. Chairman!

Thank you very much. I just wanted to raise two questions to the honourable Minister if he is capable of answering that on the information which is before him. No. 1. Your honour may refer to leasing of the extra

[xxx These words are expunged by the orders of the Chairman]

additional capacity, there is a press report that from the Turkish airlines, alongwith the Crew, five planes were hired and they have been paid in the US dollars. Is it the correct information or the honourable Minister contradicts. Let me complete.

No. 2 is Mr. Chairman! I am refering to paragraph No.3 of the question No. 2 which says that the payment of royalty to the Saudi Arabian Airlines for the Hajj. Why PIA is not paying that because this royalty is a management between the Airline to Airline and the passengers can not be burdened with royalty at all. Is there any answer to this.

جناب چیئرمین، جی۔

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی، بات یہ ہے کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ 50 % of

the carriage of hajis from Pakistan to Saudi Arabia is the duty of Saudi

relaxation کے اس میں Airlines and 50% of Pakistan Airlines یہ معاہدہ ہوا ہے ۔ اس میں کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ 50 % Saudi Airlines حاجی لے جانے کے لیے assigned ہے اس کے ساتھ contract ہے، وہ ایسا نہیں کرتی، وہ صرف ہمارے دس ہزار حاجی لے جاتی ہے اس لیے چار ڈالر per Haji Government of Pakistan has to pay accord یہ royalty to Saudi Airlines میں ہے، ان کے ساتھ معاہدہ ہے اس حوالے سے کہ وہ پھر اٹھا کر دوبارہ حاجیوں کو واپس پاکستان لاتے ہیں۔

(Interruption)

جناب چیئرمین، Turkish Airlines کی leasing figure آپ کے پاس کون سی

ہے؟

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی، Turkish Airline والی تو بات ہی نہیں ہے They

are not allowed. Even Air Blue والوں کو بھی اجازت نہیں ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب چیئرمین! Peshawar کی جو flight ہے، میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان کا route shorter ہے shorter than the route of Lahore and Islamabad اس کو دس ہزار روپے میں نہ لائیں، اس کو ساڑھے سات ہزار میں لائیں تو بہتر ہوگا۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، جناب چیئرمین! اگر ان کی بات سچی ہوئی I will ask the PIA کہ اگر وہ روٹ بہتر ہے اور فاصلہ کم ہے تو پھر ان سے سات ہزار لیا جائے۔ یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، آپ کی بڑی مہربانی۔

سینیٹر پروفیسر غور شید احمد، جناب چیئرمین! میں نے دوسرے حضرات کے سوالات میں interrupt نہیں کیا لیکن میں نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اس سوال کے جواب میں پورا financial data آنا چاہیے کہ کتنا خرچ ہے، کتنا loss ہے، کیوں کرایہ بڑھایا جا رہا ہے؟ وہ نہیں آیا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ کر لیں یا پھر ہم اس پر دوبارہ سوال کریں گے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آپ ایک detailed question کر دیں کہ پورا break-up دے دیں۔ اس لیے کیونکہ general سوال کی wording ایسی ہے۔

Now we go to question No.3. Mr. Talha Mahmood.

3. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 28-11-2006 at 14.50 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) the estimated number of trees causing pollen allergy in Islamabad; and
(b) the number of those trees cut down during the last three years and the time by which remaining trees will be cut down?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) The total paper Mulberry trees (matured/well grown) causing pollen allergy are estimated to be 85,000 in number.

(b) During last three years, about 14893 Paper Mulberry trees have been cut/removed and replaced with indigenous environment friendly trees. As the pollen is produced by male Paper Mulberry trees, which have been marked and will be removed gradually in phases in **next three years** leaving behind harmless female Paper Mulberry trees so that green cover in the city is not disturbed.

سینیئر پروفیسر غورشید احمد، گزشتہ تین سال میں تقریباً پندرہ Paper Mulberry trees کو کاٹا گیا ہے جبکہ کل تعداد 85000 ہے اور آئندہ تین سال میں حکومت کہتی ہے کہ ہم تمام Paper Mulberry trees کو ختم کر دیں گے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ اگر تین سال میں پندرہ ہزار درخت کاٹے گئے ہیں تو اگلے تین سال کے اندر اگر آپ ستر کا آدھا بھی لے لیں تو یہ کام کیسے کیا جاسکے گا، اس کا کیا plan ہے اور اس کی cost کیا ہوگی؟

سینیئر کمال علی آغا، جناب چیئرمین! پروفیسر صاحب کا بڑا دلچسپ سوال ہے۔ اصل میں ایسا ہے کہ یہ سارے درخت جو 85000 بیان کیے گئے ہیں، یہ ایک قسم کے درخت ہیں لیکن ان کی دو اقسام ہیں، ایک male اور دوسرا female ہے۔ جو female ہیں، وہ نقصان نہیں دیتے، جو male ہیں، وہ انسانی جان کے لیے نقصان دہ ہیں۔ وہ pollen allergy پیدا کرتے ہیں اور اس کی نشاندہی کے لیے اور اس کو sort out کرنے کے لیے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔ اب چونکہ یہ سارا issue کافی highlight ہوا ہے تو اس لیے انتظامات مکمل کرنے ہیں لیکن حکومت نے فوری action لیتے ہوئے تقریباً 15000 درخت کاٹے ہیں۔ اب اس کو expedite کیا جا رہا ہے اور آئندہ سالوں میں انشاء اللہ اس کو مکمل طور پر ختم کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کی جگہ پر درخت لگانے بھی ہیں اور اس کے لیے بھی ظاہر ہے کہ پوری research کی گئی ہے اور پورا survey کیا گیا ہے کہ کون سے درخت لگانے ہیں۔ یہ ساری چیزیں ایک پالیسی کے تحت آگے بڑھ رہی ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں progress ہوگی۔

جناب چیئرمین، جناب نعیم چٹھہ صاحب۔

سینیئر نعیم حسین چٹھہ، جناب! اس کی کوئی authenticity ہے کہ یہ واقعی الرجی پھیلنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کی کوئی مصدقہ رپورٹ بنائی جائے ورنہ یہ سڑکوں کی خوبصورتی کا معاملہ ہے۔ درخت لگانے بڑے مشکل ہوتے ہیں اور پالنے بھی بڑے مشکل ہوتے

ہیں۔ اگر یہ واقعی الرجی کا باعث بنتے ہیں یا ہم اتنے ہی نازک مزاج لوگ ہیں اور یہ تنگ کرتے ہیں، پھر تو ٹھیک ہے کہ آہستہ آہستہ انہیں ختم کیا جانا چاہیے لیکن اس کی کوئی مستند رپورٹ طلب کی جانی چاہیے۔ کس criterion پر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ الرجی پھیلنا شروع ہے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی natural چیز درختوں کی طرح کی باعث نقصان نہیں ہونی چاہیے اور نہیں ہوتی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ نقصان نہیں۔۔۔

جناب چیئر مین، تحقیق ضرور کی ہوگی اس پر۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! باقاعدہ تحقیق کی گئی ہے اور یہ کوئی پھوٹا فیصلہ نہیں تھا۔ اس میں اسلام آباد کی خوبصورتی کا بھی معاملہ ہے اور پاکستان میں مجموعی جنگلات کی پیداوار اور افزائش کو بھی مد نظر رکھا گیا اور ہر چیز دیکھتے ہوئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا۔ یہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہے جو جلدی میں کر دیا گیا ہے جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کہا ہے۔ اس پر باقاعدہ سوچ بچار ہوئی اور واقعی یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ انسانی جان کے لیے کتنا مضر ہے، اس کے بعد یہ سارا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پوری research کی گئی ہے، اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا اور پھر میں یہ بھی بتاتا چلوں جو کہ خوش آئند بات ہے کہ ہمارے ماحول میں وہی درخت دوبارہ پلانٹ کیے جا رہے ہیں جو ہمارے یہاں کے روایتی درخت ہیں۔ اب دوبارہ ان کی plantation ہو رہی ہے، nurseries develop ہو رہی ہیں، private sector میں بھی develop ہو رہی ہیں۔ ہمارے جو سرکاری محکمے ہیں جنگلات کے، وہ بھی اس کو develop کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس پر research ہو۔ اگر مزید research ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑے کہ females کو بھی ہم رکھ سکتے ہیں کسی طریقے سے ان کو بھی بچا سکتے ہیں، جو پولن الرجی کا affect ہے وہ mankind پر نہ پڑے۔ یہ بھی research ہو رہی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! یہ جو جواب ہے اس کو میں نے پڑھا ہے اور آغا صاحب نے بھی مفصل جواب دیا ہے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ دو چیزیں ہیں۔ ایک طرف تو یہ ہے کہ تین سال کے عرصے تک یہ وبا ان درختوں کی وجہ سے continue کرے گی

اور دوسری طرف green cover دینے کے لیے، جناب والا! یہ بالکل صحیح ہے اور ضروری ہے لیکن کیا green cover کے لیے تین سال تک اس بیماری کی وبا کا رہنا میں نہیں سمجھتا کہ صحت عامہ کے حق میں ہے۔ اس کے متعلق غور کرنے کے بعد کیا یہ assurance فرمائیں گے کہ تین سال کوئی حرف آخر نہیں ہے اور تین سال بہت لمبا period ہے کہ تین سال تک اسلام آباد کے لوگ اس الرجی کو suffer کریں اور تین سال تک یہ درخت کاٹے نہیں جاسکتے۔ کیا اس کو expedite کرنے کے لیے یا تھوڑی مدت میں اس کی کوشش کی جائے گی؟

جناب چیئرمین، میرے خیال میں پھر بہت زیادہ supplementaries ہو جائیں گے اور باقی سوالات رہ جائیں گے۔

I don't mind giving more supplementaries but then the other members whose questions will be left, will have objections.

بلور صاحب! اس طرح بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ آپ نے already ایک کیا ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، میں نے اس پر نہیں کیا۔

جناب چیئرمین، اس پر نہیں کیا لیکن اس پر اب جمال خان لغاری صاحب کا نام ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! ان کو سمجھائیں کہ یہ تماشہ نہ بنائیں۔ تین supplementaries ہو سکتے ہیں، انہوں نے اب تماشہ ہی بنایا ہے۔

Mr. Chairman: The last supplementary Sardar Jamal Khan

Leghari.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، شکریہ۔ جناب چیئرمین! نیشنل سپورٹس سٹیڈیم کے پچھے کئی ایکڑ پر محیط جو گرین بیٹ کا علاقہ تھا اس کو total dismantle کیا جا رہا ہے۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، میری استدعا یہ ہے کہ پولن کی آڑ میں وہاں پر نہ ز درختوں کو دیکھا جا رہا ہے نہ مادہ درختوں کو دیکھا جا رہا ہے، وہاں پر مختلف قسم کے درخت ہیں۔ تمام کے تمام کو کاٹا جا رہا ہے۔ میرا معزز وزیر صاحب سے سوال ہے کہ کیا کوئی

development کا ایسا شاہدار منصوبہ حکومت لے کر آرہی ہے جس کی آڑ میں ان تمام درختوں کو کاٹا جا رہا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! پہلے تو میں محترم جناب بھنڈر کے سوال کے جواب میں عرض کروں گا۔ دیکھیں جی جہاں تک انسانی جانوں کے اوپر effect کرنے کا تعلق ہے، پولن الرجی کا علاج یقیناً موجود ہے۔ اسلام آباد کے ڈاکٹر بڑی perfect treatment دیتے ہیں۔ اس لیے اس کی شدت اتنی زیادہ نہیں ہے کہ اس کو اتنا زیادہ جلدی میں اس کے متعلق کوئی غلط فیصلہ کر لیا جائے جس کا بعد میں پچھتاوا ہو۔ اس کے متعلق سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ اس کے اوپر ایک پالیسی مرتب کی گئی۔ دیکھیں پینتیس ہزار درخت 1992 سے لے کر آج تک کاٹے گئے ہیں۔ بیس ہزار کے قریب گزشتہ چودہ سال میں کاٹے گئے۔ پھر تین سال کے اندر پندرہ ہزار کاٹے گئے۔ ہم محاسبہ گزشتہ ادوار بہترین فیصد کر رہے ہیں اور ہماری speed بھی درست ہے۔ میں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے assets ہیں۔ اگر یہ affect نہ کر رہے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اسلام آباد کی خوبصورتی اور مجموعی طور پر پاکستان کے ماحول کے لیے یہ درخت قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کو بچانا بھی ضروری ہے۔ اولین ترجیح اس کو بچانا ہے۔ اس کے بعد ہماری priority یہ ہے کہ اگر مجبوراً یہ انسانی جانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ان کو کاٹنا پڑے تو ان کو کس طریقے سے کاٹا جائے۔ کس speed سے کاٹا جائے اور کیا کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ یہ ساری چیزیں ہمارے سامنے ہیں۔ حکومت اس پر الحمد للہ بہترین فیصلہ کئے ہوئے ہے اور کوشش کر رہی ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ اگر male کو بھی بچایا جائے تو یہ بہتر ہو گا۔ اس کے لیے بھی کوشش ہو رہی ہے۔

میں سردار صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کروں گا کہ یہ اس کے متعلق fresh question داخل کر دیں۔ انشاء اللہ ان کو detail سے جواب فراہم کر دیا جائے گا۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I think human rights are more important. I think this needs to be done on war footing. Sir, it is a very dangerous phenomenon.

یہ مارچ اپریل میں پھر شروع ہوگا۔ People have to leave Islamabad. Sir, it is very dangerous. People live in the villages وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دمہ ہے۔ Sir, it is something very very fatal. Minister Sahib کا phases یہ people are dying every year. I feel sir, ہیں اس کو ختم کریں

and there should slice of all the male trees. Sir, it is very important for human rights. So, I want to tell the honourable Minister کہ آپ نصیر صاحب، Health Minister سے پوچھیں کہ number of deaths occurred last year. That is a very serious matter.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب انور بیگ صاحب اس کو ذرا شدید بنانے کی کوشش میں ہیں۔ اس مسئلہ کو اس کی حیثیت کے لحاظ سے جو treatment دیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت درست کر رہی ہے لیکن یہ اس میں شدت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جی اموات ہوئیں یہ ہوا وہ ہوا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق حکومت جو فیصلہ کر رہی ہے وہ انسانی جانوں کے ضیاع کو بچانے کے لیے کر رہی ہے، یقینی طور پر کر رہی ہے لیکن دوسرے facts بھی اس کے ساتھ مد نظر رکھنے پڑتے ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ جو فیصلہ حکومت نے کیا ہے یہ بہترین فیصلہ ہے اور جو تین سال کا عرصہ دیا ہے، اگر یہ کانٹے پڑے تو کوشش یہ ہوگی کہ اس سے بھی پہلے اس سے متعلق فیصلہ کر لیا جائے، after all یہ جو درخت ہیں، انہوں نے محکمہ جنگلات والوں کے slogans نہیں پڑے کہ یہ کتنی قیمتی چیزیں ہیں۔ ان assets کو اتنی جلدی میں ضائع کر دینا اور بعد میں سمجھنا یا یہ بھی اچھی بات نہیں ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام مسئلہ حکومت کے مد نظر ہے اور انشاء اللہ اس پر عمل درآمد بھی یقینی طور پر پاکستانی عوام اور پاکستان کے محاذ میں ہوگا اور یقیناً جلدی ہوگا۔

جناب چیئرمین، وقار صاحب! ذرا مختصر رکھیں۔

سینیٹر وقار احمد خان، جناب! میں مختصر رکھوں گا۔ میں آغا صاحب کی بات سے

because we plant the saplings. We don't need three years. نہیں کرتا agree
 Plantation season آ رہا ہے، آپ جو درخت کاٹ رہے ہیں اس کے بدلے میں دو saplings
 لگا کے immediately plantation کر سکتے ہیں۔

دوسری بات انہوں نے کی کہ doctors نے کہا ہے کہ کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میرے
 دو بیٹے ہیں who are suffering from asthma اور وہ دونوں ان دنوں میں اسلام آباد میں رہ
 نہیں سکتے جب یہاں پر پولن کا attack ہوتا ہے۔ یہ ایک permanent بیماری ہے کیونکہ اس کا
 مسئلہ یہ ہے کہ جب somebody suffers from asthma ان کو نہ صرف کورس کرنا پڑتا ہے
 ventolin کا بلکہ steroid لینے پڑتے ہیں اور they are very dangerous as children's
 drug۔ اگر یہ اس کو priority پر نہیں رکھتے تو بچوں کی نشوونما، خلیج و بہبود، بچوں کی خوشحالی
 ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ حکومت اس کو تین سال کا wait period دینا چاہتی
 ہے تو I don't think that is a right policy and this policy should geared

towards the betterment of the citizens and people of Pakistan. ہمارا مستقبل
 ہیں اور بچوں کی بھلائی، ان کی بہبود کے لیے سب سے پہلی priority ہونی چاہیے کہ ہم اس چیز
 پر غور کریں۔ یہ three years کا period نہیں ہونا چاہیے بلکہ آپ saplings لگائیں۔
 Saplings تمام نرسریوں میں available ہیں اور اس کو immediately take up کیا جائے۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! یقیناً جو عمل ہے وہ war footings پر ہی ہو
 رہا ہے لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ گزشتہ دنوں جب درخت کاٹے گئے تو media کے اندر کتنی
 تنقید ہوئی اور مختلف seminars ہوئے اسلام آباد میں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ یقینی طور پر
 انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے ہے۔ اس کے اوپر جو میں نے اعداد و شمار بتائے ہیں کہ گزشتہ
 چودہ سال میں جو درخت کاٹے گئے اور جو اب تین سالوں میں کاٹے گئے ہیں۔ اس کا آپ ratio
 دیکھ لیں اور اگلے تین سالوں میں جو کاٹنے کا ہدف مقرر کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے، تقریباً
 پچاس ہزار درختوں کا target ہے اور پھر plantation کا مسئلہ ہے اس کے لیے میں نے عرض

کی ہے کہ nurseries develop ہونی ہیں وہ private sector اور social sector میں بھی ہیں۔ یہ ساری چیزیں منظر رکھتے ہوئے تین سال کا ہدف دیا گیا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ تین سال میں کاٹے جائیں گے، ہو سکتا ہے سال، دو سال یا ڈیڑھ سال میں کاٹے جائیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں controversy والی بات نہیں ہم اس کو expedite کرنے کا کہتے ہیں اور مزید بہتری لائیں۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، جناب چیئرمین! یہ جو debate چل رہی ہے درختوں کو کاٹنے اور پولن کی، میں سمجھتا ہوں کہ it is a non-issue as far as it is a disease اور اس disease کا علاج ہے۔ یہ کہنا کہ پولن اس کو aggravate کر سکتا ہے۔ بے شمار لوگ جو برطانیہ میں رستے ہیں وہاں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ گرم جگہ چلے جائیں۔ It may be upheld لیکن یہ کہنا کہ درختوں کو کاٹنے سے بیماری ختم ہو جائے گی اگر یہ کوئی دوست بیان دے دے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ جب کھائی کا موسم ہوتا ہے جو aesthetics ہیں انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ اندر رہیں۔ آپ یہ کہہ دیں کہ آئندہ ہر سال ملک میں کھائی بند کر دیں گے۔ تو میں گزارش کر رہا ہوں۔ there should be rationale, there is a method about magnes also۔ اگر کسی بچے کو بیماری ہے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے لیکن مجھے تعجب ہے کہ پندرہ سو یا پندرہ ہزار درخت کاٹے ہیں اور اس سے کتنی بیماری کم ہو گئی ہے اور اگر یہ کوئی اعداد و شمار دے سکتے ہیں تو آگے چلیے گا بلاوجہ آپ درختوں کو نہ کاٹے گا، یہ اس کا علاج نہیں ہے، یہ آپ اسلام آباد کی تباہی کر رہے ہیں۔ اس کا علاج ڈھونڈیے نہ کہ درختوں کو کاٹنا شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین، بہر حال وزیر صاحب نے کہا ہے کہ وہ پوری طرح ہر پہلو کو دیکھیں

گے۔

سینیٹر کامل علی آغا، بالکل جی انشاء اللہ۔

Mr. Chairman: Right. Now, we adjourn the House for Maghreb Prayers and reconvene at five minutes past six sharp *Insha Allah*.

(The House was then adjourned for Maghreb Prayers)

(The House reassembled after interval of Maghreb Prayers with

Mr. Chairman, Mr. Mohammadmian Soomro)

جناب چیئر مین، بسم اللہ الرحمن الرحیم

we have fifteen minutes but we will keep it strictly to three supplementaries, I will request the members not to raise their hands belatedly, we have only covered three questions.

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! یہ تیسرا سوال میرا بڑا important تھا۔

جناب چیئر مین، اس پر بڑی discussssion ہوئی ہے۔ کوئی سات آٹھ اس پر

supplementaries کی ہیں۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! میں ابھی پہنچا ہوں۔

جناب چیئر مین، لیکن اب تو ہو گیا ہے۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، ایک سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئر مین، مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ دس سوال کریں لیکن پہلے بھی بہت

نام لگا دیا ہے۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، نہیں جناب! بڑا important مسئلہ ہے۔ ہزاروں کیس،

آپ سے لوگ patient ہیں۔

جناب چیئر مین، آپ minutes میں دیکھ لیں، بہت تفصیلی گفتگو ہوئی ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، پولن پر جناب۔

جناب چیئرمین، بہت بحث ہوئی ہے۔ میرے خیال میں دس پندرہ منٹ لگے ہیں اس پر کیونکہ وہ چیز ایسی تھی۔ باقی سارے ممبر اعتراض کریں گے کہ ہمارے سوال رہ جاتے ہیں۔
on his We will take up Question No.4 نیازی صاحب آ جائیں تو پھر

behalf...

Senator Mohammed Enver Baig: On behalf of Senator

Buledi.

جناب چیئرمین، ایک منٹ، میرا خیال ہے۔

concerned جو Sir, I will just like to request you, سینیٹر محمد انور بیگ،

you should ensure sir... Ministers ہیں

somebody جناب چیئرمین، They are here لیکن کبھی کبھی ہو جاتا ہے کہ

has some other pressing commitments میں یہ allowed ہوتا ہے۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب لوگ بھی نہیں ہیں یہاں پر، مسٹر سکندر بھی نہیں

ہیں

and the other honourable Ministers are probably not briefed properly

obviously if they start the subject and the Minister has the.....

جناب چیئرمین، خالد صاحب جب آتے ہیں then you say کہ وہ اپنا جواب صحیح

نہیں دے رہے ہیں so I think....

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! کیا کریں اگر اس طریقے سے Minister appoint

کریں گے تو ذرا مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں Minister ٹھیک ٹھاک ہیں۔

سینیٹر محمد انور بیگ، کل آپ Minister کو تو بلائیں please ذرا۔ جناب! State

Minister and Defence....

جناب چیئرمین، I think نیم ورک ہے Ministers are here یہ کہ شیر انگن خان
نیازی صاحب نہیں ہیں۔ چلیں ایسا کرتے ہیں اس کو، دونوں ڈیفنس کے ہیں۔ آغا صاحب بھی
نہیں ہیں۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب میں ان کو request کروں گا۔ اس کو آپ defer کر

please ask honourable Minister to be present on Thursday. کے

جناب چیئرمین، آغا صاحب آگئے ہیں 4، 6 first، Question No. 6

5. and جیسے ہی ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی صاحب آجاتے ہیں کیونکہ defence کو وہ handle

کر رہے ہیں۔ we take question No.6 جیسے ہی شیر انگن صاحب آجاتے ہیں we will go

back to Question No.4 and 5, come on, we take up

Mr. Chairman: Any supplementary?

6. *Dr. Muhammad Ismail Buledi (Notice received on 28-11-2006 at 14.53 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that Kashmir Highway, Islamabad is in a dilapidated condition;*
- (b) *whether construction of the road was according to the specifications; and*
- (c) *whether full payment has been made to the contractor of that highway?*

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) The condition of outer lane of Northern side of Kashmir Highway is unsatisfactory due to playing of over-loaded trucks carrying load much beyond the permissible designed load of the road pavement.

(b) The road was constructed according to specifications/design given by the pavement designer. Development of ruts and distress in the outer lane on Northern side of Kashmir Highway is due to over loaded trucks carrying as much as 20 to 25 tons per axle against 8 to 9 tons per axle with frequency of 7000 to 8000 trucks passing per day from Kashmir Highway.

(c) No. The contractor has not been paid fully for the project. He has been partly paid for Rs. 21.626 Million against the tendered cost of Rs. 75.593 Million. the distressed carpeting work has not been paid and is being reconstructed at the risk and cost of the contractor. Further, weighing machines are being installed to check/control the trucks carrying in excess of the permissible load.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, is the honourable Minister Mr. Kamil Ali Agha replying the question?

Mr. Chairman: Yes.

Sir, I will just read out - سینیٹر محمد انور بیگ: جناب یہ جواب میں لکھتے ہیں -
the answer;

(a) The condition of outer lane of Northern side of Kashmir Highway is unsatisfactory due to plying of over-loaded trucks carrying load much beyond the permissible, designed load of the road pavement.

جناب! نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے حوالے سے یہ بات پہلے بھی ایک دفعہ میں نے
انٹانی تھی regarding the Lahore-Islamabad Highway. The third lane, again in
the Motorway بیٹھ گئی ہے۔ اس کی reason یہ ہے کہ weighing
but obviously road تو bridges at the point of entry on this Highway.
point is this جب یہ ہو رہا ہے CDA, not putting weighing bridge right
road بھی جائیں up at the point of entry of these trucks, on these roads.
گئے، بیٹھ جانے کی and the amount of load these trucks carry between Peshawar

and Karachi is tremendous. Sir, this is the major problem with the CDA.

جناب چیئرمین، یہ weighing bridge کا ہے نا۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, the weighing bridge is the most important to put on the Highway so that the specific load bearing

آجائے، اس کے حساب سے ٹرکوں کو allow کریں۔ So, I would like the honourable -

Minister to inform the House کہ یہ weighing bridges کیوں نہیں لگا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب۔

سینیئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاؤں گا کہ ہم نے Weigh Bridges جو design کیے ہیں، ان کی feasibility report ہے۔ اس کے متعلق بھی کارروائی ہو رہی ہے اور اس کی منظوری کے بعد انشاء اللہ وہ بھی گئیں گے۔ اس کے علاوہ ہم Right Lane develop کر رہے ہیں۔ اس کی بھی summary approve ہو گئی ہے۔ الحمد للہ پلاننگ کمیشن کے پاس وہ بھی within next two days چلی جائے گی۔

یہ کشمیر highway پر بن رہی ہے۔ ہم Rigid Lane develop کر رہے ہیں two lanes either side develop کریں گے۔ اس میں problem یہ ہے کہ حقائق کو سامنے رکھنا چاہیے۔ اس راستے سے کم از کم سات سے آٹھ ہزار ٹرک روزانہ سفر کرتے ہیں اور وہ 20 سے 25 ٹن لوڈ لے کر جاتے ہیں تو۔۔۔

Mr. Chairman: Please do not interrupt.

سینیئر کامل علی آغا، میں جواب دے رہا ہوں، اگر ان کی satisfaction نہ ہو تو میں

یہاں پر موجود ہوں۔۔۔

(قہقہے)

سینیئر کامل علی آغا، sorry sir، جناب! میں عرض کر رہا تھا کہ حکومت نے اس کے متعلق

پوری چھان پھانک کے بعد اس پر فیصلہ کیا۔ پہلے بھی اس میں کوشش کی گئی کہ Rigid Lane develop کی جائے، اب یہ final approval کی stage پر ہے اور دو دن پہلے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ یہ develop کی جائے اور اب چیئرمین! پلاننگ کمیشن کے پاس یہ فائل روانہ ہو گئی ہے۔ Next week کے اندر انشاء اللہ اس کے اوپر progress سامنے آ جائے گی اور اس کے علاوہ میں نے کہا ہے کہ Weigh Birdges install کیے جا رہے ہیں لیکن اس میں بھی جناب یغریب عوام کے بڑے ہمدرد ہیں۔ میں ایک حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ٹرانسپورٹ کا جو problem ہے۔ جو ٹرک پہلے 28000 rupees میں کراچی سے لاہور آتا تھا آج 60000 روپے میں آ رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی عام آدمی پر بوجھ پڑے گا۔ اگر ہم نے فوری طور پر یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ 25/30 ٹن والے جو ٹرک ہیں وہ سفر نہ کریں، ہم کوشش

کر رہے ہیں کہ traffic problems کو face کرنے کے لیے اور اس کے مسائل کم کرنے کے لیے Weigh Bridge وہاں پر install کیے جائیں لیکن اس کے علاوہ ہمارے نزدیک یہ problem سب سے بڑی ہیں کہ عام آدمی کی روزمرہ کی اشیاء جو یہاں سے transfer ہوتی ہیں وہ ہمارے اس فیصلے سے کئی گنا ہسنگی نہ ہو جائیں اور عوام مزید اس کا بوجھ نہ برداشت کریں اور پھر اپوزیشن کے پاس، بلور صاحب کے پاس، انور بیگ صاحب کے ہاتھ میں وہ ہتھکنڈہ نہ آنے کہ جناب! ٹائمر ہسنگے ہو گئے ہیں اور انڈے ہسنگے ہو گئے ہیں اور یہ ضروری اشیاء ہسنگی ہو رہی ہیں۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ عام آدمی کو سستی اشیاء فراہم ہوں اس کے لیے ہم زیادہ قیمتی فیصلہ کر رہے ہیں، زیادہ لاگت والا فیصلہ کر رہے ہیں اور اس road کے اوپر بھی اور دیگر roads کے اوپر بھی NHA نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے اور Rigid Lanes develop ہو رہی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، بلور صاحب کو سن لیں۔ جی بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، Thank you Mr. Chairman. میرے بھائی نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ وہ جواب کے بدلے میں تقریر کرتے ہیں لیکن عرض یہ ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ یہ weigh bridge design ہو رہے ہیں۔ یہ ڈیزائن نہیں ہوتے یہ لگائے جاتے ہیں۔ مجھے پتا ہے ہم نے لگائے ہوتے ہیں۔ سب سے اہم چیز جو میں ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں 22 wheeler اور 36 wheeler ٹرکوں کی import یا تو ban کی جانے کیونکہ اس میں ساٹھ ٹن، پچاس ٹن تک وزن بھرا جاتا ہے اور وہ اگر ban نہیں کیا جانے کا تو وہ پچاس، ساٹھ ٹن وزن لوڈ کر کے ان سڑکوں پر جائیں گے اور load bearing جو ہمارے۔۔۔

جناب چیئرمین، لمبے ٹرکوں پر تو بوجھ کم ہو جاتا ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، لمبے ٹرک میں زیادہ لوڈ آتا ہے، I am telling you, forty, fifty metric tons وزن آ رہا ہے جو ٹرک افغانستان جا رہے ہیں یا تو ان پر پابندی لگائی جانے یا پھر bearing اتنی ہو۔ دوسری بات میرے بھائی نے یہ کہی ہے کہ ان کو فیروزہ نہ مل جانے کہ ٹائمر ہسنگے ہو رہے ہیں، یہ جو ان کی price ہے۔ آپ نے ڈیزل کی جو قیمت بڑھائی تھی، آج بڑی مہربانی کی ہے ایک روپیہ کم کر کے، آپ لوگوں کو شرم آئی چاہیے۔ آپ نے ایک سال میں بیس روپے قیمت بڑھائی ہے۔ جناب چیئرمین، بلور صاحب! آپ سوال کریں۔ آپ جواب سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ تو ریمارکس ہیں۔ اگر آپ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کا موازنہ انڈیا اور دوسرے ممالک سے کریں تو پاکستان میں جو اب تک رعایت دی گئی ہے یہ unique ہے 'historic ہے 'appreciate ہونی چاہیے تھی۔ بجائے اس کے کہ وہ appreciate کریں یہ اور باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے حیرانی ہو رہی ہے کہ سوال اور کرتے ہیں، سلسلہ اور ہوتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آغا صاحب سے supplementary کا جواب سن لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ بلور صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے اچھی تقریر کی ہے، ان کی بڑی مہربانی۔ جناب! میں یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کے مد نظر ہے اور میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ یہ جو problem ہے اس کے سارے پہلو دیکھنے پڑتے ہیں۔ حکومت نے یہ ساری چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں اور بہترین فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ بہترین فیصلہ یہ ہے کہ rigid lane develop کی جائے۔ اس پر میں نے عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ اگلے ہفتے فیصلہ ہو جائے گا اور اس میں پھر وہ جو 35 wheeler والی بات ہے وہ بھی cover ہو جائے گی۔ عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت دینا حکومت کا اصل مقصد ہوتا ہے اور جو بلور صاحب نے نشاندہی کی ہے وہ خطرہ بھی cover ہو جائے گا۔ فی الفور ایک رٹ قائم کرنے کے لیے کہ لوگ پابندی کریں overloading نہ کریں، ان کی اپنی جانیں بھی محفوظ ہوں اور عادات کا خطرہ بھی نہ ہو۔ اس کے لیے ہم Weigh Bridge بھی لگا رہے ہیں۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ near future میں بہت جلد یہ عملدرآمد ہو کر سامنے آنے کا اور یہ جو مسئلہ ہے اس میں کمی واقع ہوگی اور یقیناً یہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو فیصلہ حکومت نے پٹرول کی قیمتوں میں کمی کا کیا ہے چار روپے فی لٹر یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، ڈاکٹر صاحب! مجھے جواب دینے دیں۔ آپ اپنی باری پر جو کہنا

چاہیں کہ دیں پھر ہم جواب دیں گے۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں مٹرول کی قیمت میں چار روپے فی لٹر کی ہوئی۔ میں نے آج پتا کیا تو پتا چلا کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی حکومت نے چار روپے فی لٹر کی کی ہے۔ یہ واقعی appreciate ہونا چاہیے اور یہ appreciate ہونے والا فیصلہ ہے اور اگر یہ appreciate کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کی فلاح کا فیصلہ ہے اور اس میں مزید بہتری بھی آسکتی ہے۔ اگر یہ اسی طرح تنقید برائے تنقید کریں گے تو فائدہ نہیں۔ اگر تنقید برائے اصلاح ہو تو وہ ملک و ملت کے فائدے میں جاتی ہے۔ تنقید برائے تنقید سیاسی نعرے کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ عوام اس کو پذیرائی نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین، سینیٹر کامران مرتضیٰ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! ہمیں موقع دیا جائے تاکہ وزیر

صاحب کی بات کو rebut کر سکیں۔ This is very important.

جناب چیئرمین، کس بات کو rebut کرتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، Petrol prices کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے۔

سینیٹر کاظمی علی آغا، اس issue پر یہ کیا تقریر کریں گے، اس پر یہ

adjournment motion لائیں۔ ہم جواب دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! آپ میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، اس پر آپ پھر off track چلے جائیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اپوزیشن نے مجھے موقع دیا ہے، آپ مہربانی کر کے

ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! یہ reaction جاری رہے گا۔ یہ سوال کریں اگر

ضمنی سوال بنتا ہے۔ یہ تقریر نہیں کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! ساری اپوزیشن نے مجھے موقع دیا ہے،

آپ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے کے لیے ایک منٹ اجازت دیں۔

جناب چیئرمین، آپ میری بات سنیں۔ اس طرف سے چونکہ point raise کیا گیا ہے، جواب دیا گیا ہے اس کو discuss کر لیں، سارا معاملہ off track چلا جانے کا۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، ساری اپوزیشن نے مجھے موقع دیا ہے آپ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین، آپ کو اپوزیشن نے موقع دیا ہے لیکن اس وقت جو question ہے اسی پر رہیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، انہوں نے جواب دیا ہے، اسی کے بارے میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین، لیکن question hour میں question was on a different issue انہوں نے جو جواب دیا ہے that is not the issue. آپ اس issue کو دوسرے طریقے سے move کر دیں کیونکہ اب اگر بات کریں گے تو پھر سارا time اس میں نکل جائے گا۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب چیئرمین! آپ میری بات سن تو لیں۔ میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین، آپ بات مختصر رکھیں۔ سوال کریں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب! سوال ہی کر رہا ہوں۔ جناب والا! اس حکومت کا دعویٰ تھا اور میسئل کہتے رہے کہ چونکہ پٹرول کی international prices بڑھ رہی ہیں، ہم ان میں اضافہ کر رہے ہیں، جونہی international prices کم ہوں گی تو ہم عوام کو تمام relief مہیا کر دیں گے۔ جناب والا! 79 ڈالر فی بیرل پر قیمت گئی اور انہوں نے پٹرول کی قیمت 32 روپے سے بڑھا کر 58 روپے کر دی۔

(مداغت)

جناب چیئرمین، اگر آپ petrol کی prices کو discuss کرنا چاہتے ہیں تو بے شک discuss کریں لیکن اس طرح نہیں، آپ ویسے move کر لیں۔ آپ اس پر adjournment motion کے ذریعے discuss کر لیں۔

(مداخلت)

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب چیمبرمین، میں آپ کی بات سن رہا ہوں لیکن میں کہہ رہا ہوں ہم یہاں oil prices discuss نہیں کر رہے۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، میں oil prices discuss نہیں کر رہا، ان سے سوال پوچھ رہا ہوں۔ آپ مجھے بات کرنے کا تو موقع دیں۔

(مداخلت)

جناب چیمبرمین، Oil prices discuss کر لیں۔ Loan factor کے اوپر جو relevance آئی تھی، اس پر گورنمنٹ نے جواب دیا، discussion اور ہو جانے گی۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، میں loan factor پر آ رہا ہوں۔ میری بات تو سنیں۔

جناب چیمبرمین، Loan factor پر آجائیں، oil prices پر بات نہ کریں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب والا! میں ایک تمسید تو باندھ لوں۔

جناب چیمبرمین، Loan factor پر آجائیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، آپ میری آواز تو بند نہیں کر سکتے۔

جناب چیمبرمین، میں آپ کی آواز کہاں بند کر رہا ہوں۔ آپ loan factor پر آ

جائیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، میں اسی پر آ رہا ہوں، پہلے آپ میری بات تو سنیں۔

جناب والا! حکومت نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے پٹرول کی قیمتیں بڑھائی ہیں اور جونہی بین الاقوامی طور پر قیمتیں کم ہوں گی ہم عوام کو اس کا relief دیں گے۔

جناب چیمبرمین، یہ loan factor کی بات تو نہیں ہے۔ آپ اس issue کو

دوسرے طریقے سے move کریں لیکن اس پر یہ relevance نہیں بنتی۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین، میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ آپ کو سن کر میں کہہ رہا ہوں کہ relevance نہیں بنتی۔ آپ loan factor پر آ جائیں۔ Oil prices پر کوئی relevance نہیں بنتی۔

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب والا! اٹھاون روپے کا میں نے ذکر کیا اور 79 ڈالر کا ذکر کیا۔

Mr. Chairman: That is not the loan side.

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، آپ میری بات تو سنیں۔
جناب چیئرمین، میں سن لوں لیکن اس طرح ہر کوئی بولتا رہے گا۔ میں آپ کو option دے رہا ہوں۔ آپ بے شک Rule 194 کے تحت adjournment motion move کریں۔ اس میں ہم آپ کا point discuss کر لیں گے۔
سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب والا! مجھے اپنی بات کرنے دیں۔
جناب چیئرمین، Relevant ہو تو کریں۔
سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی، آپ میری بات سن نہیں رہے۔

Mr. Chairman: I think, let us go on to question No.4. This is the last question.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین! اس سے پہلے انہوں نے جو weighing bridge کے بارے میں explanation دی ہے، بڑی عجیب سی دی ہے۔ اب دنیا بھر میں weighing bridge install نہیں ہوتے اب jack کی طرح کے instruments آگئے ہیں، جیک کے اوپر ٹرک کو اتارتے ہیں اور پتا چل جاتا ہے کہ اس ٹرک میں وزن کتنا ہے۔ ان کی جو explanation ہے کہ اس سے مہنگائی بڑھ جائے گی، اس طرح ہو جائے گا، اس طرح ہو جائے گا، وہ تو ایک الگ چیز ہے۔ مگر اس کے علاوہ اگر time factor اس میں involve ہے تو اب وہ installation کی ضرورت نہیں رہی ہے کہ اس کو instal کریں گے۔ اب دنیا بھر میں جیک نیچے لگاتے ہیں اور اس سے پتا چل جاتا ہے کہ ٹرک کا وزن approximately کتنا ہوتا ہے

اس make کا اور اس کے بعد اس میں وزن کتنا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! میں کامران صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ جو یہ طریقہ کار بتا رہے ہیں وہ domestic purpose کے لیے ہوتا ہے اور معمولی پیمانے پر کم وزن کے لیے jack system ہوتا ہے۔ اس کا ایک مخصوص نام ہے لیکن یہ جو weigh bridge ہے اس کا متبادل ابھی تک نہیں آیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ بڑی advance technology کے تحت جاپان، چین اور کوریا نے بنایا ہے، یہ study کر لیں، اس پر میرے ساتھ بیٹھ جائیں، مجھے اس کے متعلق علم ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو weigh bridge ہے اس کا متبادل ابھی تک موجود نہیں ہے۔ بڑے وزن کے لیے weigh bridge قائم کرنے پڑتے ہیں اور ابھی حال ہی میں پاکستان میں تو اس کی precedence موجود ہے، موزوں ہے جو weigh bridge قائم کیے گئے ہیں وہ سارے کے سارے جاپانی اور کورین weigh bridge ہیں، moderate ہیں، نئی technology کے تحت تیار شدہ ہیں۔ اس پر tender ہوں گے باقاعدہ۔ اس پر ساری research ہوئی ہے، اس میں study ہوئی ہے۔ یہ کوئی ایسے نہیں کہ ایک منٹ میں بیٹھ کر کسی ایک officer نے فیصلہ کیا ہے۔ نہیں، قطعی طور پر نہیں۔ باقاعدہ بات چیت ہونے کے بعد، سوچ بچار کے بعد، پوری research کے بعد یہ معاملہ طے ہوا ہے اور انشاء اللہ یقینی طور پر یہ عوامی فلاح کا ایک منصوبہ ہے، جس پر انشاء اللہ حکومت کی نظر ہے اور انشاء اللہ جلد اس کا عمل نکالا جائے گا۔

Mr. Chairman: Question No. 4, Dr. Ismail Buledi. On his behalf

Kamran.

4. *Dr. Muhammad Ismail Buledi (Notice received on 28-11-2006 at 14.53 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that land has been purchased for a new airport at Gwadar, if so, the amount spent on it; and
(b) the time by which the said airport will be constructed?

Rao Sikandar Iqbal: (a) The Federal Government has released funds amounting to Rs. 1050 million to Military Estate Officer (MEO) Quetta for acquisition of land measuring 6500 acres for the Development of New International Airport at Gwadar.

(b) The construction of New Gwadar International Airport (NGIA) will be completed in 02 years from the start of work which is expected to commence in 2007.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Kamran sahib.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ انہوں نے 1050 million کی رقم Military Estate Officer, Quetta کو release کی ہے۔ جاننا میں یہ چاہ رہا ہوں کہ MEO, Quetta کا اس معاملے سے، گوادر کے معاملے سے کیا تعلق بنتا تھا۔ دوسری بات یہ amount کب release ہوئی اور acquisition process start کر لیا ہے یا نہیں کیا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، وہاں جو ایئرپورٹ بن رہا ہے جناب! اس کے لیے وہاں provincial Government کی ایک authority قائم ہوئی ہے اور یہاں پر ایک خاص محکمہ ہے مٹری کا، Military Estate Officer. یہ 1050 million rupees have been

transferred for this اور اس کے لیے 6500 ایکڑ رقبہ خرید لیا گیا ہے اور وہ ECC سے بھی approved ہے لیکن اس میں ایک deficiency رہ گئی ہے کہ اس میں 450 ایکڑ مزید چاہیے۔ وہ processing میں ہے اور جب وہ land acquire ہو جائے گی تو اس کو ساتھ ملا کر دوبارہ یہ کیس ECC کے پاس آنے کا اور اس طریقہ کار سے جتنے پیسے بنیں گے بقیا وہ ان کو PSDP سے ملیں گے۔ پہلے بھی پیسے وہاں سے ہی ملے ہیں دوبارہ transferred to that authority اور اس کے بعد ایئرپورٹ بننا شروع ہو جائے گا اور انشاء اللہ 2009 تک یہ complete ہو جائے گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، میرا سوال یہ تھا کہ Military Estate Officer, Quetta کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے۔

Mr. Chairman: I think, it must be his jurisdiction.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! اس طرح نہ کریں۔ Civil Aviation کے airport

کی زمین کس کی ملکیت ہوگی؟

جناب چیئرمین، 'نہیں' Cantonment سے لی ہوگی۔ نیازی صاحب! ان کا سوال ہے کہ کونہ کا جو Military Estate Officer ہے وہ اس کو handle کر رہا ہے تو کیا یہ اس کی jurisdiction ہے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! وہ اس لیے handle کر رہا ہے کہ Civil Aviation Authority airports بناتی ہے۔ انہی کے ذریعے construction ہوتی ہے۔ اس لیے ادھر سے کیا گیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ Expansion of Islamabad airport جب شروع ہوئی تو Civil Aviation Authority نے کرائی اور ابھی New Islamabad airport بن رہا ہے اسے بھی Civil Aviation Authority ہی جاری ہے۔

Mr. Chairman: I think it must be Cantonment's land

that is why یہ بات کر رہے ہیں 'Military Estate Officer' کی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، پیسے تو concerning authority کو ہی جانے تھے، کسی اور کو کیسے وہ transfer کرتے۔ وہ Civil Aviation Authority کا نمائندہ ہے۔ جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں نل کہ اس کی jurisdiction میں وہ نمائندہ ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہ کیا چاہتے ہیں۔ پیسے کہاں جانے پاتیں! یہ مجھے بتائیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، اس میں کونسی bungling ہو گئی ہے۔

Mr. Chairman: Let us have order in the House.

سینیئر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین! that is a very important question because یہ ہے کہ MEO کا ایک specific function ہے جو deal کرتا ہے

with land related to the military and the military cantonments. Now undoubtedly

یہ بات وزیر صاحب نے خود تسلیم کی ہے۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر ایک international airport بن رہا ہے تو پھر logically اس کی تعمیر کی ذمہ داری CAA کے اوپر ہے۔ میں آپ کو یہاں پر ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ اسلام آباد کا جو نیا ایئرپورٹ بن رہا ہے اس کی جو نئی زمین acquire کی گئی ہے۔ وہ صحیح ہے یا غلط ہے اس پر motion بننے لگا ہے۔ وہ motion اس کو پیسے آنے کا لیکن وہ زمین CAA acquire کرنے کی ہے۔ CAA کا یہاں پر جو افسر ہے اس کو پیسے release ہونے ہیں۔ اس نے وہ زمین acquire کی ہے۔ اس نے CAA کے behalf پر agreement sign کیا ہے۔ وہ زمین خریدی ہے اب اگر بلوچستان کے اندر MEO یعنی مٹری اسٹیٹ آفیسر زمین acquire کر رہا ہے تو اس سے logical sequence نکلتا ہے کہ یہ درحقیقت ایک مٹری ایئرپورٹ ہے جس کا ایک subsidiary function سول یا نیشنل ایئرپورٹ بھی ہوگا۔ وزیر صاحب کو اس کی briefing ضرور ملی ہوگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہاؤس کو satisfy نہیں کر پا رہے چونکہ یہ بہت ہی حساس مسئلہ ہے بالخصوص صوبہ بلوچستان کے اندر اور آپ کو یاد ہوگا کہ مشاہد کمیٹی کے اندر یہ بڑی واضح recommendation تھی کہ وہاں پر چھاؤنیاں نہیں بننی چاہئیں۔ اس کے برعکس اگر یہ مٹری ایئرپورٹ بن رہا ہے تو یہ اس پارلیمانی کمیٹی کی سفارشات کی ایک اور خلاف ورزی ہے۔ لہذا میری آپ سے استدعا یہ ہے کہ یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس کو مہربانی سے آپ deffer کر دیں۔ وزیر دفاع کو کہیں کہ وہ یہاں پر آئیں اور آکر اس بات کو clarify کریں کہ MEO کو یہ پیسے کیوں release کئے جا رہے ہیں ورنہ ہم اس بات کو سوچنے پر مجبور ہونگے کہ یہ درحقیقت ایک اور مٹری ایئرپورٹ بلوچستان کے اندر تعمیر کیا جا رہا ہے جس کی ایک subsidiary value انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی ہوگی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین ! یہ ہمارے Leader of the

Opposition کی presumption ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب ! یہ presumption نہیں ہے۔ MEO کو پیسے

کیوں release ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، زور دار طریقے سے بات کرنے سے حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، MEO کو کیوں پیسے release ہو رہے ہیں۔ اسلام آباد میں کیوں نہیں ہو رہے؟

Mr. Chairman: Let him finish and then we will take it up.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہی بات ہے کہ یہ سنا پسند نہیں فرماتے۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! اسلام آباد airport میں کیوں نہیں دیے گئے، کراچی airport پر MEO کو کیوں نہیں پیسے دیے جاتے۔ بلوچستان کے اندر ہی کیوں MEO کو پیسے دیے گئے ہیں؟

Mr. Chairman: Let him finish and then we will see.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! یہ سنا پسند نہیں کریں گے۔ گوادر international airport بن رہا ہے اور Public Sector Development Programme میں بن رہا ہے۔ چھ ہزار پانچ سو ایکڑ زمین خریدی گئی ہے اور اس پر خرچ کے لیے ایک ہزار پچاس ملین روپے دے دیے گئے ہیں اور یہ CAA کے under control ہے۔ MEO کو تو انہوں نے to deliver benefits its owner.....

Senator Mian Raza Rabbani: Why? That is the CAA airbase.

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، خرچے کی بات کریں ناں پھر۔ پیسے اسلام آباد میں کیوں نہیں دیے گئے MEO کو؟ لاہور میں کیوں نہیں دیے گئے؟ ایک example دیں یہ۔ Why?

Why? Why?

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، Sir یہ بتایا جانے کہ گواہ میں MEO کو پیسے کیوں دیے گئے؟ He has admitted کہ MEO کو پیسے دیے گئے۔ اگر MEO کو پیسے دیے گئے ہیں پھر اس کا مطلب ہے کہ CAA is out of the purview پھر اس زمین کی ملکیت، جناب چیئرمین! یا پھر یہ ہو رہا ہے کہ ایک نیا role کچھ جنرلوں نے یا military نے کیا for acquiring land یا تو پھر یہ ہو رہا کہ وہ زمین وہ خرید رہے ہیں اور پھر وہ زمین پٹے پر lease پر آگے CAA کو دی جانے گی۔ ورنہ اگر یہ زمین CAA کی ہوتی تو پھر CAA ---

Mr. Chairman: Let the Minister answer.

سینیٹر میاں رضا ربانی، اس نے جواب دے دیا ہے۔ اب وہ کیا جواب دیں گے۔

He has given answer. He is wasting time. Kindly ask the Ministers to come and explain.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، پہلے سنیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Raza Sahib! He is giving an answer.

Senator Mian Raza Rabbani: It is no way.

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ کیا مطلب ہوا۔ ایم ای او کو کیوں پیسے دیے گئے؟ اتنے Ministers بیٹھے ہوئے ہیں وہ کیوں نہیں آتے ہاؤس میں face کرنے کے لیے۔ Sir, he does not know. He is unable to satisfy.

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، یا پھر army وہاں پر land acquire کر رہی ہے اور پھر وہ CAA کو پٹے پر دے رہی ہے یا پھر یہ situation ہے۔

Mr. Chairman: I make a suggestion.

آپ ان کو پوری طرح سن لیں۔ سن تو لیں نال۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، یہ ذرا سنیں تاکہ میں پڑھ سکوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کیا پڑھ سکیں؟ آپ اتنی دیر سے کیا پڑھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، میں سارا پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، سن لیں میرا خیال ہے۔ جواب دینے دیں نال۔ Let him finish۔

Let him finish. and then we will decide. سن لیں صاحب

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، آپ مجھے یہ بتائیں کہ دو Ministers کس مرض کی دوا ہیں؟

آپ مجھے یہ بتائیں کہ دو منسٹرز کس مرض کی دوا ہیں؟ کیا وہ یہاں آکر جواب نہیں دے سکتے؟

(اس مرحلہ پر ایوزیشن بطور احتجاج ایوان سے واک آؤٹ کر گئی)

جناب چیئرمین، نیازی صاحب! اس میں سوال ہے کہ MEO کی کیا

involvement اور Civil Aviation کی اس میں کیا involvements ہیں۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we are walking out.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please listen to him. He is giving you the link.

(Interruption)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! مجھے پڑھنے دیں۔

Mr. Chairman: Wasim Sahib, I think

آپ بھی ذرا دیکھ لیں آغا صاحب کہ اس میں کیا link ہے and they may be, you can go

and explain it there.

ڈاکٹر شیر افغان نیازی، جناب! سب کچھ میں پڑھ دیتا ہوں میرے پاس پورا

- record ہے۔

Mr. Chairman: Yes please, read it out.

(Interruption)

جناب چیئرمین، ایک issue اب چل رہا ہے

we can't adjourn it till they resolve this whether the answer is correct or not we cannot advance without settling the issue.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, it is clear cut written and I read it out.

The New Gwadar International Airport (NGIA) Project will be funded by the Federal Government through its Public Sector Development Programme (PSDP). 6500 acres of land has already been earmarked and demarcated at Guarandani 26 Km east of Gwadar City. The Federal Government has released an amount of Rs. 1050 million out of PSDP in June 2006, for acquisition of land for New Gwadar International Airport Project. This amount has been placed in the Public Fund Account of Military Estate Officer, Quetta.

The Civil Aviation Authority Board in its 114th meeting held on 8th July, 2006 has approved to develop New Gwadar International Airport on fast track Turn key Basis and awarding the work to M/s. China Harbour Company Group as was done in the case of Gwadar Deep Seaport Phase-I. A summary seeking the approval of the Prime Minister to award the contract to M/s China Harbour Engineering Company was

submitted. Subsequently, as directed by the Prime Minister, the proposal was considered by ECC in its meeting held on 31st Oct. 2006 which inter alia decided that Memorandum of Understanding be re-examined in consultation with Law Division and thereafter, an updated summary for ECC be submitted. Accordingly, the Memorandum of Understanding has got vetted from Law Division and now under negotiation between Civil Aviation Authority and M/s. CHEC for finalization. After receipt of input from Civil Aviation Authority, Ministry of Defence will resubmit a summary for the consideration of ECC. Subsequent to the award of contract the Project is likely to be completed by the middle of 2009. Another thing added to it is that more land is required, acquisition of additional 450 acres of land is being made for New Gwadar International Airport. This is the whole story.

جناب چیئرمین! اس میں کونسی بات ہے وہی کہ مٹری افسر کو پیسے دے کر ان کو دیے گئے۔ اس میں کونسی قباحت ہوئی۔ یہ کوئی air base نہیں بن رہا۔ وہاں انٹرنیشنل ایئرپورٹ بن رہا ہے۔ گوادر میں جہاں نئی بندرگاہ تیار ہو رہی ہے اس کا تمام دنیا سے خصوصی طور پر سنٹرل ایشین سٹیش سے، افغانستان سے even China سے linkage ہو رہا ہے ٹریڈ کا تاکہ یہ central focal point ہو بزنس کا اور اس طریقے سے پاکستان ترقی کرے۔ اب یہ کیا چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی نہ کرے اگر یہ ان کا سوال ہے پھر یہ سچے ہیں کیونکہ ان کا کام ٹانگ کھینچنا ہے، اس کو صحیح رکھنا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اس کا point یہ ہے کہ اس میں Civil Aviation کا کیا role ہے؟ جی بادینی صاحب۔

سینیٹر ولی محمد بادینی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ اصل میں جو بحث گوادر

انٹروٹ کی چل رہی ہے۔ اس وقت وہاں پر ایک مھوٹا سا انٹروٹ ہے جس پر صرف فوکر اور مھوٹے جہاز ہی اتر سکتے ہیں۔ اب فوکر بھی ختم ہو گیا ہے۔ ایک دو جہاز مشکل سے چلتے ہیں۔ لوگ بہت تکلیف میں ہیں۔ یہ انٹرنیشنل انٹروٹ ہے۔ جس زمین کا یہ بار بار ذکر کر رہے ہیں وہ زمین حکومت کی ہے۔ اس کو کسی سے خریدنا نہیں پڑتا ہے۔ اب گورنمنٹ کی مرضی ہے کہ کس طریقے سے لے۔ یہ انٹرنیشنل انٹروٹ بن رہا ہے نہ مٹری کے لیے بن رہا ہے اور نہ کسی اور کے لیے بن رہا ہے۔ ہم وہاں پر گئے ہیں۔ ہم اس علاقے سے آرہے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے۔ ادھر بیٹھ کر ہر آدمی بات تو کر سکتا ہے۔ جس آدمی کو جہاں تکلیف ہو اس کو چتا چلتا ہے۔ آج کل گوادری میں لوگوں کا آنا جانا ہے۔ لوگوں کو چھ چھ دن تک ٹکٹ نہیں ملتا ہے۔ صرف دو جہاز جاتے ہیں جس میں صرف ۱۳۱۳ آدمی جاتے ہیں۔ ان کو معلومات نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، وقار احمد خان۔

Senator Waqar Ahmed Khan: Sir, even today you allow everybody to raise 7 or 8 supplementary questions on every question.

جناب! میرے چار سوال ہیں جو کہ نہایت اہم ہیں اور national importance رکھتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان چاروں کو club کر کے ایک question بنا کر پیش کروں۔ اگر House کو اعتراض نہ ہو۔

Mr. Chairman: It is up to the House.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جی بالکل کریں۔

Mr. Chairman: O.K.

26. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:** (Notice received on 07-12-2006)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that PIA is changing tail stickers of its planes, if so, the name of the firm and its country of origin from which those stickers have been purchased; and*
- (b) *the per sticker price and the amount spent/to be spent on the purchase of those stickers?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) and (b) Yes. One PIA A310 aircraft has so far been decorated with stickers purchased from M/s. 3M France at a cost of Euro 29,500 including application charges.

27. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:** (Notice received on 07-12-06)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) *the present deficit of PIA; and*
- (b) *the steps being taken by the Government to minimize that deficit?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) The accumulated losses of PIA were Rs. 20.99 billion as of September 30, 2006.

(b) Financial restructuring plan, pertaining to PIAC, duly recommended by the Ministry of Finance is currently under consideration of the Government.

28. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:** (Notice received on 07-12-2006)

Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the PIA to purchase new planes, if so, its details indicating also the make, model and price of planes proposed to be purchased?

Rao Sikandar Iqbal: Instantly, there is no any proposal under consideration of PIAC to purchase new planes.

Senator Waqar Ahmed Khan: Sir, Question No. 26, 27 and 28 are relating to the PIA.

میں نے ان questions میں بنیادی طور پر یہ پوچھا تھا کہ the accumulated losses of PIA are about Rs. 21 billion. اور مجھے ابھی تک کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی یا نظر آ رہی ہو جس سے مجھے سمجھ آئے کہ PIA would be able to fly high in the sky. مجھے جو جواب

ٹے ہیں they are not satisfactory. اس کی debt restructuring کی اور اس کی marketing کی ضرورت ہے۔ اس کے اوپر administrative and general expenses کو curtail کرنے کی ضرورت ہے، نہ کہ چیئرمین کے آفس میں لفٹ بنانا، to walk over first PIA floor. کے جہازوں کی tail پر stickers لگانا، نہ ہی آپ کو پتا ہوگا کہ چیئرمین PIA نے تین سالوں کی salary advance میں لے لی ہے۔ جب ایک air line deficit میں چل رہی ہے تو پھر ایک چیئرمین کیسے تین سالوں کی salary advance لے رہا ہے؟

جناب! دوسری بات یہ ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ یورپین کمیونٹی نے آپ کے جہازوں پر lack of maintenance کی وجہ سے ban لگایا تھا۔ وہ maintenance ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔ Jumbo flight has not been convened. میرا ایک سوال بنتا ہے اور میں restructuring mean making the company کہ بتائیں کہ یہ profitable and a successful venture کیونکہ یہ ہم سب کا اور پوری پاکستانی قوم کا مسند ہے۔ جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں ان باتوں سے تو میرا خیال ہے کہ PIA کا خسارہ صحیح نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنی self projection, self privileges and perks avail کریں گے تو I think there should something be done about. It is a serious issue, PIA should

be given a proper consideration. اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان سارے معاملات کو غور سے دیکھے اور اس کو reconvene کرے اور debt rescheduling کرے کیونکہ debt burden بہت زیادہ ہے۔

دوسری بات اس کی administrative and maintenance cost کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ the maintenance is extra economical اور اس وقت out of hand ہے، آپ کے کافی جہاز ground ہو چکے ہیں، this is serious issue, it is a significant issue and I don't think کہ یہ جو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے

the question was that will the Minister Defence be pleased to state; the present deficit of PIA and the steps being taken by the Government to minimize the deficit?

میں نے steps پوچھے تھے کہ آپ کیا steps لے رہے ہیں to minimize the deficit, to make the company profitable venture, to make sure کہ یہ کمپنی ایک profitable کمپنی کے طور پر سامنے آئے۔ مجھے جواب ملا ہے کہ

financial restructuring plan, pertaining to PIAC, duly recommended by the Ministry of Finance is currently under consideration of the Government. Now, this does not tell me, doesn't give me the answer what I was looking for. I was looking for the specific answer

کہ جی یہاں پر کیا ایسے steps لے رہے ہیں 'structuring کے لیے' maintenance کے لیے administrative and general expenses کے لیے اور اس کو profitable بنانے کے لیے۔ So, I think if the Minister can give me an answer, I will appreciate that.

Mr. Chairman: Dr. Sher Afgan Khan Niazi.

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی، جناب چیئرمین! انہوں نے بہت خوبصورتی سے چار

سوالوں کو اکٹھا کیا۔ جس میں one by one which I could understand

جناب چیئرمین، تین سوال ہیں۔ 26, 27 and 28

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی، یہ جو 26 یا 28 لاکھ کا elevator خریدا گیا۔ جناب

چیئرمین صاحب! one story up کے لیے this has been done and ostentation to this nation, it should not have been done.

For one man to go for one story, to his office, it has never happened that if it is required for the sick people who are coming from or going from to make them sit in the aircraft or to load down from the aircraft but this elevator has been purchased for the sake of convenience to the Chairman of PIA, which is a great offence for the entire nation. One thing he is absolutely correct.

Secondly, a sticker amounting to 29 lac rupees was purchased and put on the tail

کہ اس سے کوئی internationally صورتحال ہماری ابھی ہو جائے گی۔ اب ایک sticker جو 29 لاکھ کا خرید کر انہوں نے ایک جہاز کی tail پر لگایا ہے، کیا یہ زیادتی نہیں ہے؟ یہ زیادتی ہے، یہ فضول خرچی ہے، یہ قوم کے پیسے کے ساتھ زیادتی ہے، اس میں کوئی شک شبہ نہیں۔

تیسری بات ایک بڑی heavy ہے کہ with the change of governments گورنمنٹ جو آتی ہے، اس میں ہمارے ساتھی، چاہے میں ہوں یا کوئی اور ہو کہ ہر دفعہ ہم اس کو shred کر دیتے ہیں

with the man which are not required at all, it is not in its proper side and it is not a big airline but the man power which it has got more than any country in the world, proportionately therefore, it has been over loaded by different governments and this is the greater excess done to the nation, rather than to give them ease and to give them the employment.

یہ بات بھی سچی ہے۔ اگر آپ کمپنی مقرر کر دیں تو میں کہوں گا کہ آپ دیکھیں گے کہ so many things will come out and he has said out rightly correct that Chairman who took away the money three years earlier, money which is coming not of the past.

Mr. Chairman: Is that correct?

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، میں حضرت عبدالعزیز پانچویں خلیفہ المسلمین جنہیں second Umer کہتے تھے، ان کی ایک معمولی سی بات آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ ان کی بیوی نے کہا کہ عید آ رہی ہے اور بچوں کے مہینے کے کپڑے نہیں ہیں، آپ فوری طور پر بندوبست کریں تاکہ ہم کسی طریقے سے کپڑے خرید سکیں۔ انہوں نے داروغہ کو بلایا اور اسے کہا کہ مجھے آنے والے مہینے کا بھتہ دے دو تاکہ میں بچوں کے کپڑے خرید سکوں۔ اب داروغے نے in

return what he said اس نے کہا کہ علیہ السلیم صاحب ایک سانس اندر ہے، ایک باہر ہے، آپ کو کیسے چتا ہے کہ آپ اگلے ماہ تک زندہ رہیں گے اور میں آپ کو قوم کے خزانے سے نکال کر پیسے دے دوں۔

یہاں یہ چیئرمین کوئی کاربئی لے کر آیا ہے کہ تین سال تو اس کو heart attack ہی نہیں ہونا، اس نے مرنا ہی نہیں ہے، کوئی accident ہی نہیں ہونا، he is quite safe and sound کس فرشتے نے اسے بتایا ہے کہ

he will live for three years and he has taken lacs of rupees from the national exchequer

یہ سارا پھڑا ہے، آپ اس کو کمپنی کے پاس بھیجیں

there, these are the correct questions which we are putting before this august House.

جناب چیئرمین، ایک منٹ۔ جی اس کو Standing

Committee on Defence because that is relevant Committee.

سینیٹر وسیم سجاد، جی۔

Mr. Chairman: Minister agreed, we refer this matter to the

Standing Committee relevant.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! دوسرا مسئلہ تھا جو گواڈر airport پر لایا گیا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب نے بیان دیا ہے۔ اس میں، میں نے کوشش کی تھی کہ اگر کوئی Defence کا افسر موجود ہو، ان کو مزید تفصیلات مل جائیں تو اس وقت تک کوئی خاطر خواہ information نہیں مل رہی۔ میری request یہ ہو گی کہ اگلے rota day پر میں Defence Minister صاحب کو کہوں گا کہ وہ خود آئیں تاکہ اس کی تفصیل House میں پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین، تو اس کو defer کر دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، اگر اس کو defer کرتے ہیں untill the next rota day

تاکہ وہ مجھے آکر تفصیل بتا سکیں کہ تفصیل کیا ہے۔

Mr. Chairman: This specific question is deferred.

ایک سوال صرف گلشن سعید صاحبہ کا ہے and the House wants then we will take it up. Question Hour کا time ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ استدعا کروں گی کہ سینیٹر وقار صاحب نے جو بات کی وہ بڑی relevant ہے۔ میرے علم میں بھی یہ بات ہے کہ انہوں نو مہینوں میں 9 billion کا نقصان کیا ہے '1 billion per month اور۔۔۔

جناب چیئرمین، یہ بات تو ہو گئی ہے، یہ refer ہو گیا ہے 'Committee کو refer ہو گیا ہے۔

سینیٹر گلشن سعید، یہ نئے چیئرمین آنے ہیں، انہوں نے تین دفعہ کرایہ بھی بڑھایا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ ساری باتیں Committee میں کر لیجیے گا refer ہو گیا ہے۔

سینیٹر گلشن سعید، میں Committee میں نہیں جا سکتی مگر میں House کے سامنے یہ بات لانا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ آپ کو کمیٹی میں بلا لیں گے۔

سینیٹر گلشن سعید، کہ ان سے 9 billion کا حساب لیا جائے، نو مہینے میں 9 billion کا نقصان اس پر بھی انہوں نے تین دفعہ PIA کا کرایہ بڑھایا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب سے وہ آنے ہیں، تین دفعہ کرایہ بڑھایا جا چکا ہے۔

جناب چیئرمین، وہ fuel prices بھی بڑھ رہی ہیں 'there fuel prices بھی ہو سکتی ہیں۔

سینیٹر گلشن سعید، یہ بات ہے، مگر اتنی بھی نہیں بڑھیں کہ لاہور سے اسلام آباد 5000 one way کرایہ ہے، جناب والا! 10000 double کرایہ ہے۔

جناب چیئرمین، یہ past کی بات ہے۔

سینیٹر گلشن سعید، یہ کمیٹی میں جانے۔۔۔

جناب چیئرمین، کمیٹی میں جانے، اگر آپ جانا چاہتی ہیں تو we will offer the

Committee, to ask there.

سینیٹر گلشن سعید، جی میرا نام دے دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، کمیٹی تو as it is ہے لیکن آپ کو بلا لیں گے جو آپ کا

view point ہے۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب والا! میرے پاس اور بھی بڑے points ہیں۔ یہ قوم

اتنے نقصان کی کس طرح متحمل ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے، معاملہ کمیٹی کو refer ہو گیا ہے تو اس میں بات

کر لیں۔

سینیٹر گلشن سعید، انہوں نے وہ جو چڑیاں، طوطے دم پر بنوائے تھے، ان کا کیا

فائدہ ہوا۔ اس پر billion rupees خرچ ہونے ہیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے، 'Question Hour' کا بہت زیادہ time ہو گیا ہے۔

We will come to the end of the Question Hour. ہمارے کچھ points of order

agreed تھے اس کے بعد اگر time ہوا تو we will look at that time. نہیں، member

نہیں ہو سکتے لیکن وہ آپ کو consultation سے بلا لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ the

Quesiton Hour has ended. وہ تو reply not received والے automatically آئیں

گئے، وہ تو automatically آئیں گے، 'we will come on that'۔ جی رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I would like through you to thank the honourable Leader of the House and the honourable Minister of State for Parliamentary Affairs for having adopted a correct position with regards to that question, I am grateful..

Mr. Chairman: That is appreciated, there should be spirit of close cooperation. That brings us to the end of Question Hour, the remaining answers are taken as read and now we will go on to the leave applications.

جو پہلے agree ہونے تھے، ان کو کر لیں۔ باقی business کر کے جب points of order شروع ہوں گے، کچھ آپس میں agree ہونے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع مل جائے گا۔

سینیئر کامل علی آغا، جناب! ہم تو ہر وقت کوشش کرتے ہیں کہ رضا ربانی صاحب کے تعاون سے اس House کے تقدس اور ماحول کو درست رکھیں لیکن میری آپ کے توسط سے محترم جناب عباسی صاحب سے request ہے کہ یہ کمرسمیت اپنی سیٹ پر تشریف رکھا کریں۔ جناب! یہ چہل قدمی بڑی کرتے ہیں، یہ ماحول بڑا خراب کرتے ہیں، ان کو ذرا تنبیہ کریں کہ اپنی seat پر تشریف رکھا کریں۔

جناب چیئرمین، Walk کرتے ہیں۔ Point of personal explanation? O.K.

سینیئر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں چاہتا ہوں کہ میری اس چہل قدمی سے ان کے دل پر تھوڑے برستے رہیں کہ یہ چتا نہیں کہ کہاں کھڑا ہے تو اس وجہ سے میں چہل قدمی کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، بڑا اچھا تعاون کا مظاہرہ ہے کہ جیسے آپ کہہ رہے تھے کہ defer کر دیں، ٹھیک ہے۔ We will take up the leave applications. ڈاکٹر عبیر الدین۔۔۔

سینیئر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! یہ defer کرانے کے لیے اتنے زیادہ تردد کی کیا ضرورت تھی، پہلے ہی کر دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔

29. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.40 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *the details of sites in Islamabad allocated for bill boards and hoarding during the last six months indicating also the names of the companies/parties to which those sites have been allocated;*
- (b) *the amount received from the said companies/parties for those sites and details of its utilization;*
- (c) *the head under which the said amount is kept indicating also the amount in that head at present; and*
- (d) *the date on which last audit of such amount was conducted and the details of irregularities pointed out by the audit, if any?*

Reply not received.

30. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.40 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *the criteria laid down for allocation of sites for bill boards and hoarding in Islamabad Capital Territory;*
- (b) *the authority which allocate/allot the said sites; and*
- (c) *the rates per bill board and hoarding and duration for which those sites are allocated/allotted?*

Reply not received.

31. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.40 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *whether the companies/firms to which sites for advertisement, bill boards and hoardings is allotted in Islamabad are allowed to sublet those sites, if so, the rule under which the same is allowed; and*
- (b) *the names of companies/firms which sublet the said sites during the last two years?*

Reply not received.

[The questions hour is being over, remaining questions and their replies will be placed on the table of the House.]

32. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the names, designation/ job title, date of appointment and period of contract of the consultants and the persons appointed on contract basis in BPS 17 and above in the Ministry of Interior, from January, 2000 to July, 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: No Consultant has been appointed in the Ministry of Interior. The details regarding appointment of persons on contract basis in the Ministry of Interior during the period January, 2000 to July, 2006 are at Annexure 'A'.

Annex 'A'

S. No	Name / Designation	Date of Appointment	CONTRACT PERIOD		Emoluments	
			FROM	TO		
1	Brig (R) Iqbal Chishti, Director General (NACU) (BS-20)	01-11-2001	1-11-2001 01-11-2006	31-10-2006 31-10-2008	Pay	Rs. 32,215/-
					Entertainment Allowance	Rs. 6000/-
					Special Relief Allowance	Rs. 1059/-
					Adhoc relief allowance	Rs. 1059/-
					Dearness allowance	Rs. 1837/-
					Total	Rs. 48800/-
2	Brig (R) Shafiq-Ur-Rehman, Director General (Air Wing) (BS-20)	21-10-2005	21-10-2005	20-10-2007	Pay	Rs. 80,000/-PA
						Temp. Sum
					Total	Rs. 80,000/-

3	Col. (R) Abdur Rauf, Director(HS-19), NC MC	31-10-2004	31-10-2004 1-11-2006	31-10-2006 31-10-2008	Basic Pay	Rs 27655/-
					Senior Post Allowance	Rs 1210/-
					House Rent Allowance	Rs 3601/-
					Conveyance Allowance	Rs 3601/-
					Entertainment Allowance	Rs 500/-
					Dearness Allowance	Rs 1118/-
					Total	Rs 40751/-
4	Mr. Anjum Shikoh Qazi, Director(HS-19)	03-08-2005	03-08-2005	03-05-2007	Basic Pay	Rs 27025/-
					Entertainment Allowance	Rs 500/-
					Dearness Allowance	Rs 1051/-
					Total	Rs 31579/-

33. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) *the number of new International destinations to which Pakistan International Airlines started its flights between January 2000 to July 2006; and*
- (b) *whether these destinations are still operative, if not, the reasons thereof indicating also the dates of closure?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) and (b) The requisite information is attached herewith as Annexure-A.

PIA New International Destinations

January 2000 to July 2006

Sr. No.	Destination	Flight Commenced	Remarks/status
1	Birmingham	10Aug02	Operating
2	Chicago	03May05	Operating
3	Fujaira	19Jul04	Suspended 31Oct04 *
4	Glasgow	16Nov05	Operating
5	Hong Kong	11May2000	Operating
6	Houston	23May04	Operating
7	Kuala Lumpur	28Jun05	Operating
8	Kabul	21May02	Operating
9	Moscow	29Aug04	Operating
10	Nairobi	30Aug05	Suspended 18Apr06*
11	Rasul Khaima	20Jun04	Suspended 31Oct04*
12	Singapore	28Jun05	Operating
13	Tripoli	16Apr2000	Suspended 24Mar06*
14	Urumchi	02Sep05	Suspended 10Apr06*

* Due exorbitant increase in fuel prices, PIA like other carriers have suspended routes with marginal economics. This is part of rationalization process

34. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names, designation/job title, date of appointment and period of contract of the consultants and the persons appointed on contract basis in BPS 17 and above in the Ministry of Information and Broadcasting from January, 2000 to July, 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Muhammad Ali Durrani: The names, designation/job title, date of appointment and period of contract of the consultant and the persons appointed by this Ministry are hereunder:—

S. No.	Name and designation	Job Title	Date of appointment	Period of contract
*1.	Mr. Vajih Aslam Khan, Project Chief	Pakistan Image Project	January 5, 2006 *(Resigned)	Two Years
2.	Ms. Qurit-ul-Ain Ahmed, Creative Director	-do-	-do-	-do-
3.	Mr. Asad Qureshi Director Production	-do-	-do-	-do-
*4.	Mr. Omar Fazal Jamil, Project Coordinator	-do-	-do- *(Resigned)	-do-
*5.	Mr. Munizah Zuberi Project Coordinator	-do-	-do- *(Resigned on 16-6-2006)	-do-

2. Salary and other fringe benefits admissible to them are annexed at "A", "B", "C", "D", and "E".

"GA"

TERMS AND CONDITIONS.
(Mr. Vajih Aslam Khan).

1.	Post	Project Chief
2.	Place of posting	Pakistan Image Project, M/o. I&B, Islamabad
3.	Period of contract	From the date of joining till 14 th January, 2008
4.	Pay	Consolidated pay of Rs.200,000/- (Rupees Two Hundred Thousand only) per month.
5.	Other Allowances	Nil
6.	Travelling Allowance	As permissible to Civil Servants in category – II. Tours to be approved by the Secretary Information.
7.	Leave	As admissible to Civil Servants.
8.	Conduct and Discipline	Rules made and instructions/guidelines issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 and 16 of the Civil Servants Act, 1973 as amended from time to time shall apply.
9.	Termination of contract	Two years on contract basis subject to review of performance after every three months. The appointment during the period of contract shall be liable to termination on 30 days notice on either side or payment of one month pay in lieu thereof, without assigning any reason.

10.	Whole Time employment	Whole time of the contract appointee would be at the disposal of the Government. He may be employed in any manner required by the Secretary Information in the interest of the project, without claim for additional remuneration.
11.	Accommodation	Not admissible.
12.	Transport	A vehicle (1300cc) will be provided with proportionate limit of gasoline as approved in the budget of the project.
13.	Telephone/Mobile	An official telephone and a Mobile telephone with proportionate limit as per approved budget of the project.
14.	Office accommodation / Staff	Office accommodation with one assisting staff (Stenographer-cum – Assistant). A driver-cum-messenger to drive the vehicle and deliver documents / equipment as and when required.

“**BB**”

TERMS AND CONDITIONS.

(Ms. Qurat-ul-Ain Ahmed)

1.	Post	Creative Director
2.	Place of posting	Pakistan Image Project, M/o. I&B, Islamabad
3.	Period of contract	From the date of joining till 14 th January, 2008
4.	Pay	Consolidated pay of Rs.1,50,000/- (Rupees One Hundred and Fifty Thousand only) per month.

5.	Other Allowances	Nil
6.	Travelling Allowance	As permissible to Civil Servants in category - II. Tours to be approved by the Secretary Information.
7.	Leave	As admissible to Civil Servants.
8.	Conduct and Discipline	Rules made and instructions/guidelines issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 and 16 of the Civil Servants Act, 1973 as amended from time to time shall apply.
9.	Termination of contract	Two years on contract basis subject to review of performance after every three months. The appointment during the period of contract shall be liable to termination on 30 days notice on either side or payment of one month pay in lieu thereof, without assigning any reason.
10.	Whole Time employment	Whole time of the contract appointee would be at the disposal of the Government. ~~He~~ may be employed in any manner required by the Secretary Information in the interest of the project, without claim for additional remuneration.
11.	Accommodation	Not admissible.
12.	Transport	A vehicle (1000cc) will be provided with proportionate limit of gasoline as approved in the budget of the project.
13.	Telephone/Mobile	An official telephone and a Mobile telephone with proportionate limit as per approved budget of the project.
14.	Office accommodation / Staff	Office accommodation with one assisting staff (Stenographer-cum - Assistant). A driver-cum-messenger to drive the vehicle and deliver documents / equipment as and when required.

“C”

TERMS AND CONDITIONS.

(Mr. Asad Qureshi)

1.	Post	Director Production
2.	Place of posting	Pakistan Image Project, M/o. I&B, Islamabad
3.	Period of contract	From the date of joining till 14 th January, 2008
4.	Pay	Consolidated pay of Rs.1,15,000/- (Rupees One Lac and Fifteen Thousand only) per month.
5.	Other Allowances	Nil
6.	Travelling Allowance	As permissible to Civil Servants in category – II. Tours to be approved by the Secretary Information.
7.	Leave	As admissible to Civil Servants.
8.	Conduct and Discipline	Rules made and instructions/guidelines issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 and 16 of the Civil Servants Act, 1973 as amended from time to time shall apply.
9.	Termination of contract	Two years on contract basis subject to review of performance after every three months. The appointment during the period of contract shall be liable to termination on 30 days notice on either side or payment of one month pay in lieu thereof, without assigning any reason.

10.	Whole Time employment	Whole time of the contract appointee would be at the disposal of the Government. He may be employed in any manner required by the Secretary Information in the interest of the project, without claim for additional remuneration.
11.	Accommodation	Not admissible.
12.	Transport	A vehicle (1000cc)-will be provided with proportionate limit of gasoline as approved in the budget of the project.
13.	Telephone/Mobile	An official telephone and a Mobile telephone with proportionate limit as per approved budget of the project.
14.	Office accommodation / Staff	Office accommodation with one assisting staff (Stenographer-cum - Assistant). A driver-cum-messenger to drive the vehicle and deliver documents / equipment as and when required.

TERMS AND CONDITIONS.
(Mr. Omar Fazal Jamil)

1.	Post	Project Coordinator
2.	Place of posting	Pakistan Image Project, M/o. I&B, Islamabad
3.	Period of contract	From the date of joining till 14 th January, .2008

4.	Pay	Consolidated pay of Rs.1,15,000/- (Rupees One lac and fifteen thousand only) per month.
5.	Other Allowances	Nil
6.	Travelling Allowance	As permissible to Civil Servants in category - II. Tours to be approved by the Secretary Information.
7.	Leave	As admissible to Civil Servants.
8.	Conduct and Discipline	Rules made and instructions/guidelines issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 and 16 of the Civil Servants Act, 1973 as amended from time to time shall apply.
9.	Termination of contract	Two years on contract basis subject to review of performance after every three months. The appointment during the period of contract shall be liable to termination on 30 days notice on either side or payment of one month pay in lieu thereof, without assigning any reason.
10.	Whole Time employment	Whole time of the contract appointee would be at the disposal of the Government. He may be employed in any manner required by the Secretary Information in the interest of the project, without claim for additional remuneration.
11.	Accommodation	Not admissible.
12.	Transport	A vehicle (800cc) as per approval of the Secretary Information would be provided with proportionate limit of gasoline as approved in the budget of the project.
13.	Telephone/Mobile	An official telephone and a Mobile telephone with proportionate limit as per approved budget of the project.

14.	Office accommodation / Staff	Office accommodation with one assisting staff (Stenographer-cum - Assistant). A driver-cum-messenger as per approval of the Secretary Information, to drive the vehicle and deliver documents / equipment as and when required.
-----	------------------------------	---

"E"

TERMS AND CONDITIONS.

(Ms. Munizeh Zuberi)

1.	Post	Project Coordinator
2.	Place of posting	Pakistan Image Project, M/o. I&B, Islamabad
3.	Period of contract	From the date of joining till 14 th January, 2008
4.	Pay	Consolidated pay of Rs.1,15,000/- (Rupees One lac and fifteen thousand only) per month.
5.	Other Allowances	Nil
6.	Travelling Allowance	As permissible to Civil Servants in category - II. Tours to be approved by the Secretary Information.
7.	Leave	As admissible to Civil Servants.
8.	Conduct and Discipline	Rules made and instructions/guidelines issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 and 16 of the Civil Servants Act, 1973 as amended from time to time shall apply.

9.	Termination of contract	Two years on contract basis subject to review of performance after every three months. The appointment during the period of contract shall be liable to termination on 30 days notice on either side or payment of one month pay in lieu thereof, without assigning any reason.
10.	Whole Time employment	Whole time of the contract appointee would be at the disposal of the Government. ~~He~~ may be employed in any manner required by the Secretary Information in the interest of the project, without claim for additional remuneration.
11.	Accommodation	Not admissible.
12.	Transport	A vehicle (800cc) as per approval of the Secretary Information would be provided with proportionate limit of gasoline as approved in the budget of the project.
13.	Telephone/Mobile	An official telephone and a Mobile telephone with proportionate limit as per approved budget of the project.
14.	Office accommodation / Staff	Office accommodation with one assisting staff (Stenographer-cum - Assistant). A driver-cum-messenger as per approval of the Secretary Information, to drive the vehicle and deliver documents / equipment as and when required.

35. ***Ch. Muhammad Anwer Bhinder:** (Notice received on 12-12-2006 at 13.00 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) *the names of the passengers who lost their lives in the crash of Fokker F-27 (ap-bal) PK 688 on 10th July, 2006;*
- (b) *the compensation paid by PIA to each of legal heir of deceased indicating also the date of payment in each case; and*
- (c) *the compensation paid by the Punjab Government to each of the said heir indicating also the date of payment in each case?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) A total number of 41 passengers lost their lives in the crash of Fokker F-27 (AP-BAL) PK-688 on 10th July 2006. List indicating names of those passengers is enclosed as Annex-A.

(b) PIA has made an all inclusive full and final settlement of all claims arising out of the death of each passenger at a uniform rate of Rs. 2,000,000/- (Rupees Two Million) to the legal heirs of each deceased passenger. For receiving this payment, the legal heirs are required to fulfill certain essential requirements such as succession certificate and a guardianship certificate in respect of the minor legal heirs. The formalities involve a certain time frame on account of the legal formalities in the courts of law. The bereaved families are being assisted by PIA in the finalization of the legal formalities.

- (c) Does not pertain to MOD.

Annexure-A

LIST OF CREW AND PASSENGERS ON BOARD PK-688 10TH JULY 2006

Passengers

1. Mr. Abdul Rehman
2. Mr. Aftab Hussain Khan
3. Mr. Ahmed Ejaz
4. Mr. Ejaz Au
5. Mr. Arshad Azad
6. Mr. Asmat Ullah Khan
7. Mr. Imtiaz Anwer

8. Mr. Ishfaq Ahmed
9. Mrs. Kanwal Iqbal
10. Mr. Malik Saeed
11. Mr. Mirza Arshad Baig
12. Mr. Mohammad Irfan
13. Mr. Mohammad Murtuza
14. Mr. Raja Ifthikar Au
15. Mr. Saleem Shah
16. Ms. Sameena Mushtaq
17. Mr. Shakhi Muhamamd
18. Mr. Sohail Ahmed
19. Mr. Waseem Ahmed
20. Mr. Zia Haider
21. Mr. Abdul Rauf
22. Brig. Aftab Ahmed
23. Mr. All Imran
24. Mr. Altaf Hussain
25. Mr. Anjum
26. Ms. Eish
27. Brig. Farhat Sabir
28. Dr. Farheen Fatima
29. Dr. Farzana Kausar
30. Mr. Habib
31. Capt. Mrs. Hasnain
32. Dr. Humaira Ashraf
33. Mr. Muhammad Aslam Shad
34. Mr. Muhammad Arshad Latif
35. Mr. Muhammad Islam Gill
36. Mr. Muhammad Naeem Moghal
37. Justice Muhammad Nawaz Bhatti
38. Capt. Naveed Tariq
39. Justice Nazeer Ahmed Siddiqui
40. Professor Muhamamd Naseer Khan
41. Ms. Tehseen Zehra

Crew

1. Capt. Hamid
2. First Officer Ibrar Chughtai
3. Ms. Tabana Jamil
4. Ms. Amirah Sikindar Azeem

36. ***Ms. Sabina Rauf:** (Notice received on 14-12-2006 at 14.20 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *the number of officers and officials in Islamabad Traffic Police with province-wise break up; and*
- (b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the strength of traffic police in Islamabad?*

Reply not received.

37. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 20-12-2006 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of illegal telephone exchanges in the country traced out by FIA during the last 4 years with province-wise break up indicating also the action taken against the responsible persons?

Reply not received.

38. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 27-12-2006 at 11.45 a.m.)

Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

- (a) *the number of Afghan refugees presently residing in Sindh and the time by which they will be repatriated; and*
- (b) *the number of those refugees repatriated from Sindh during 2006?*

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) 101,997 Afghan Refugees are presently residing in Sindh.

The repatriation strategy through which all refugees have to be repatriated to their homeland during next three years, is under consideration of Cabinet Committee for approval.

- (b) **10,954.**

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Tuesday, the 16th January, 2007

1. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.52 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the steps being taken by the Government to check sectarianism in the country?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: The present Government being conscious of the threat of Sectarianism in the country has shown determination to check it. The following steps have been taken by the Government in this regard:—

- Eighteen (18) hardliner sectarian/militant Jehadi organizations have been prescribed and two have been placed on watch list under Anti-Terrorism Act, 1997. These organizations are also not allowed to continue their activities with new names.
- Hundreds of militants linked to Taliban/al-Qaeda have also been placed on ECL/Border security System (BSS) to control their movement.
- Leadership of prescribed Jehadi organizations and their activists were retained in police custody for sometime and they were released with stern warning/restriction that they would not indulge in any militant/sectarian activities.
- 1919 activists of banned organizations were placed on Schedule-IV of ATA. 1363 activists had submitted security bonds for good behaviour.
- The government felt the necessity to come up with legislation that would allow reasonable control over Deeni Madaris, in the form of their regulation, registration, Syllabus adequacy and capability of staff, and to ensure that they would remain within certain social and religious parameters. The Madaris must not confine their teaching to the religious subjects only and should also teach other subjects.
- The President had promulgated amendment in Societies Registration Act, 1860 on 18th August, 2005 that made it obligatory on Madaris to

get them registered and maintain their accounts of their actual expenses and receipts and annually submit their reports to the Registrar for audit. Madaris should not teach or publish any literature, which promotes militancy or spreads sectarianism or religious hatred. State of Madaris registered so far is as under:—

O	Total	13500
O	Registered	12066

- Provincial Governments have been instructed to implement the provisions of Amplifier and Loudspeakers Control Ordinance, so that defaulters should be punished who are involved in widening sectarian gulf. So far a large number of Khateebhs have been arrested who tried to fan out sectarianism.
- Government has also taken very strict actions to stop the publishing and distribution of hate literature by different sects/organizations. A large number of crack down operations have been/being carried out against the culprits/organizations involved in spreading the hate literature.
- The use of loudspeakers in mosques other than Azan and Jumma sermons has also been banned and persons involved in such like cases have been/being arrested and challaned. Details are as under:—

Offences	Case Registered	Persons Arrested	Persons Challaned
Khateebhs Fanning Sectarianism	85	112	104
Misuse of Loudspeakers	7531	6138	6233
Hate Literature	187	179	149

2. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.52 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of persons arrested in the country on the charge of having fake documents/visas during the last three years and the action taken against them?

Reply not received.

3. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.52 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) *whether any seismic survey of Islamabad has been carried out after earthquake of October, 2005, if so, its findings; and*

(b) *the names of organizations which conducted that survey and names of countries of their origin?*

Reply not received.

4. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.52 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) *the names of firms/persons who are providing in flight catering services for PIA;*

(b) *the rate at which contract for the said services has been given to them; and*

(c) *the number of complaints received against the said firm/persons during the last three years and the action taken against them?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) The requisite information is attached as Annexure-A.

(b&c) The requisite details are provided as Annexure-B.

Annexure-A

The names of firms/persons who are providing in-flight catering services for PIA are as under:-

Domestic

M/S PSL (HOTEL PC) Lahore and Peshawar

INTERNATIONAL

M/S LSG London, Frankfurt, Houston, Kuala Lumpur, Milan, New York and Paris.

M/s Gate Gourmet Bangkok and Copenhagen.

M/s Alpha Catering Manchester, /Birmingham and Glasgow.

M/s CLS Catering Toronto

M/s Emirates Catering Dubai

M/s Albert Abela Sharjah

M/s Oman Aviation Services Muscat

M/s BACL Beijing

M/s Flying Food Chicago

Annexure-B

The rates at which contract for the said services has been given to them

All rates are governed by the Catering contracts concluded with individual Caterers. They are based on the meal schedule, its associated Menus and their handling. The terms and conditions hence vary from country to country/city to city depending upon the uplift requirements.

The contracts cover the basic meal rates for Business, Economy Plus and Economy meals. Billing is settled based on the actual uplift which is related to the number of manifested passengers on each flight.

The number of complaints received against the said firm/persons during the last three years and the action taken against them.

- a) The Passenger complaints relate to the specific flights on which the Passengers travel. In case the complaint relates to food only then we establish the actual uplift point, which leads to the specific caterer (local or foreign). Thereafter requisite action is taken against the defaulters.
- b) Complaints pertaining to foreign Caterers are negligible. On an average, hardly one or two complaints per month are received which can be attributed to a foreign caterer. If the complaint is of a serious nature, which requires remedial action then the Caterer is informed accordingly. He investigates the complaint and takes suitable action to avoid their reoccurrence.

5. **Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state the details of land presently leased out for establishment of Petrol Pumps and CNG stations in the country by the Military Lands and Cantonments Departments with district-wise/cantonment-wise break up indicating also the names and address of lessees/allottees, dates of lease, rate of lease, amount received so far, duration of lease and the estimated market value of the land in each case?

Rao Sikandar Iqbal: The Cantonment-wise details of land presently leased out for establishment of Petrol Pumps and CNG Stations are annexed.

Annexure

Sl. No.	Name of Cantt	Area, Svy No. /Location	Name of lessee / allottee	Schedule of Lease & Duration	Date of Lease	Rate of Lease / Premium	Amount Received	Estimated market Value
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	Rawalpindi Cantt	7835 Sft or 870.5 Sq. Yds Svy No.168/1 The Mall Rwp Cantt	M/s Pakistan State Oil	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years.	28-4-1969 and renewed w.e.f. 28-4-1999	Rs.87,050/-	Rs.87,050/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.1500000/- per marla and D.C. rate is Rs.644000/- per marla
2.	-do-	992 Sq. Yds Svy No.288/4 Muree Road, Rwp Cantt	Mr. Usman Bakhsh S/o. Asif Bakhsh	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years.	22-12-1967 and renewed w.e.f. 22-12-1997	Rs.49,725/-	Rs.49,725/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.1500000/- per marla and D.C. rate is Rs.644000/- per marla.
3.	-do-	600 Sq. Yds Svy No.279/1 Kashmir Road Rwp Cantt	M/s Burnmah Shell Ltd.	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	15-11-1957 and renewed w.e.f. 16-11-1977	Rs.30,000/-	Rs.30,000/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.15,00,000/- per marla & D.C. rate is Rs.598,000/- per marla.
4.	Chakrala Cantt	1577.77 Sq. Yds each Svy No.50/3 & 50/4 Near Islamabad International Airport Chakrala	M/s Burnmah Shell Oil Ltd.	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years.	12-6-1967 and 05-6-1974 respectively.	Rs.47,333/10 each	Rs.47,333/10 each	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.15,00,000/- per marla & D.C. rate is Rs.3,75,000/- per marla.
5.	Rawalpindi Cantt	1665 Sq. Yds comprising Revenue Svy No.Lakhan-1573 = Jhawara-220 Mohrighazan-306 and 311 Left West Curtain Redoubt Dhoke Syedian	Maj. (R) Raja Munsif Khan	Lease in Schedule: IX (Modified) for a period of ten years renewable upto 30 years.	18-8-1991	Rs.10/-	Rs.10/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.7500000/- per marla & D.C. rate is Rs.1,05,000/- per marla.

6.	Chaklala Cantt	1317 Sq. Yds. Svy No.33/3 Adam Jee Road	Mrs. Tazeen Fazal Khan & four others	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	26-1-1970 26-1-2000	Rs.39,500/-	Rs.39,500/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.18,00,000/- per marla. D.C. rate is Rs.3,75,000/- per marla.
7.	Rawalpindi Cantt	(1) 490.05 Sq. Mtrs (2) 118.45 Sq. Mtrs Svy No.165/1-A (165/1) Haider Road	(1) Miss Evana Maqsood D/o Amir Maqsood Minhas (2) (i) Mrs. Nasreen Masood (ii) Mrs. Zara Idrees (iii) Miss Zanaib Masod (iv) Miss Zaheen Masood	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	13-3-1963 and renewed w.e.f. 12-3-1993	Rs.3600/-	Rs.3600/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.20,00,000/- per marla & D.C. rate is Rs.5,52,000/- per marla.
8.	Chaklala	1000 Sq. Yds Svy No. 82/2 Near Islamabad International Airport Chaklala	Pakistan National Oil	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	20-3-1969	Rs.20,000/-	Rs.20,000/-	As per Valuation Table - 2005 rate is Rs.15,00,000/- per marla- & D.C. rate is Rs.3,75,000/- per marla.
9.	Chaklala Cantt	10800 Sft. Svy No.498/1-A, Chungi No.22	M/s Miarr Khan & Company, 5-B 5 th Road Satellite Town Rwp.	Lease in Sch. X (Modified) of CLA Rules, 1937 for a period of 90 years	04-11-1999	Rs.22600000/-	Rs.22600000/-	
10.	Wah Cantt	2023.36 Sq. Mtrs Svy No.206/2, Near Barrier No.1	P.O.F. Welfare Trust	On tenancy for a period of 10 years renewable 30 years upto	24-1-2001	On rent Rs.16700/- per month which is revisable after 5 years.	Paid upto date	Rs.14400000/-
11.	-do-	2787 Sq. Mtrs Svy No.206/1 near 19-Area	-do-	On tenancy for a period of 5 years extendable after every 5 years upto 40 years.	13-1-1998	On rent Rs.20,000/- per month.	Paid upto date	Rs.19800000/-
12.	Taxila Cantt	Bazar Area -II (1626 Sq. Mtrs) Museum Road	Raja Rab Nawaz S/o Saidan Khan Taxila Cantt	Lease in Schedule: X (Modified) for a period of 90 years	20-5-1995	Premium Rs.2035000/- Lease Rent Rs.488/- P.A.	Rs.2035000/-	Rs.7386000/- As per rates approved by ACB

13.	Peshawar Cantt	475-B/1	M/s Muhammad Ayub Khan & Muhammad Aslam	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	17-2-1976	Rs.31520/-	Rs.31520/-	Approximately Rs.4,00,00,000/- at present as per rates fixed in Svy No. 487/B
14.	Mardan Cantt	2101.3 Sft Svy No.127 Bank Road Mardan Cantt	K.B Mian Feroz Shah	Cantt Code lease in Form-D for a period of 99 years lease 1912	21-10-1913	Rs.24 per annum	--	Rs.2,30,600/-
15.	Lahore Cantt	521.5 Sq. Yds Svy No.171/171-A & 2 Tufail Road	Ghulam Muqtadir	Lease in Schedule: IX (Modified) of CLA Rules, 1937 for a period of 10 years	08-7-2004	Premium Rs.13650000/- Yearly Rent Rs.955500/-	13650000/-	@ Rs.2500000/- per marla Rs.52150000/- as per annual Valuation Table
16.	-do-	1866 Sq. Yds. Svy No.165 Abid Majeed Road	Pakistan National Oil Ltd	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	19-5-1967 renewed in 1997	Premium Rs.2121974/- Yearly Rent w.e.f. 19-5-97 Rs.5598/-	Rs.2121974/-	@ Rs.2500000/- per marla Rs.186600000/- as per Annual Valuation Table
17.	-do-	833 Sq. Yds. Svy No.94/C-1 Aziz Bhatti Road	Maj. (R) M. Aziz Zaman	Lease in Schedule: IX (Modified) of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years.	04-1-1992	Premium Rs.2121974/- Yearly Rent, w.e.f. 04-1-992 Rs.209.10/-	Rs.2121974/-	@ Rs.2500000/- per marla Rs.83300000/- as per Annual Valuation Table
18.	-do-	889 Sq.Yds. Svy No.28(1) Lahore Road	M/s Khatin Khan, Andas Khan, Gateen Khan, Pa Khan S/o Sh. M. Khan	Lease in Schedule X (Modified) of the CLA Rules, 1937 for 82 years 1 month & 10 days	26-9-1992	Premium Rs.1120800/- Yearly Rent Rs.112/-	Rs.1120800/-	@ Rs.700000/- per marla Rs.24892600/- as per annual Valuation Table
19.	Walton Cantt	418 Sq. Mtrs. Svy No.341-G-1, R.A Bazar	Mr. Muhammad Ikram S/o Muhammad Siraj	90 years, Sch: X (Modified) of the CLA Rules, 1937	05-06-1997	Rs.5000000/-	Rs.5000000/-	Rs.8000000/-
20.	Jhelum Cantt	1983 Sq. Yds. Svy No.102 Pt. G.T. Road	Mr. Muhammad Yaqoob	Lease in Sch: X (Modified) of the CLA Rules, 1937 for a period of 90 years.	19-01-1989	Rs.1225000/-	Rs.1225000/-	Rs.55115734/-
21.	Sialkot Cantt	15000 Sft (1667 Sq. Yds.) 268/1052-2	M/s Pakistan National Oil Ltd	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable	02-11-1970	Lease Rent Rs.450/- P.A. Premium 60 times (450x60)	Premium Rs.27000/- G/Rent Rs.1667/- Cost of plan Rs.25/-	Rs.45000/- (Rs.2700 / (2/3 x 27000/-) (As calculated at the time of grant of lease by private treaty).

				upto 90 years		Demarcation Fee Rs.25/- Typing Fee of lease Rs.15/-, Total Rs.28732/-		
22.	Okara Cantt	200' x 100' 1/25 G.T. Toad B-3 Land	Canteen Store Department	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	13-02-1983	Rs.4887/- P.A (Lease Rent) Rs.5/- as Nominal Premium sanctioned vide Govt. of Pak letter No.18/24 /L/AD/A/ML&C/67/49 3/D-12/ ML&C, dated 13-02-1983	Received Premium	Rs.350000/- at the time of lease granted. Rs.23310000/- as per STR (Present)
23.	Kharian Cantt	1000 Sft, Svy No.1/2, LJ Colony	Ch. Muhammad Safdar, Mst. Tashfeen	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	10-08-1962	Premium Rs.29,400/- Lease rent Rs.165.75 P.A	Rs.29,400/-	Rs.65,000,000/-
24.	Hyderabad Cantt	2047 Sq. Yds Svy NO.221 (Pt-V) Shah Makki Road.	Metro Services Station	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	01-5-1967 and renewed on 16-3-2000	Premium Rs.2047.00 i) G. Rent for 1 st term Rs.266.11 P.A. ii) G. Rent for 2 nd term Rs.399.16 P.A.	Rs.20470.00 Rs. 7983.30 Rs. 6782.72 Rs.35239.02	Not Known
25.	-do-	2060 Sq. Yds Svy No 223 (903 Sq. Yds) Svy No.224 (1157 Sq. Yds) Auto Bhan Road	M/s Pakistan State Oil Co Ltd (Previously known as Pakistan National Oil Ltd Hyderabad)	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	16-3-1970 and renewed on 31-3-2000	Premium Rs.20600.00 i) G. Rent for 1 st term Rs.267.80 P.A. ii) G. Rent for 2 nd term Rs.402.00 P.A.	Rs.20600.00 Rs. 8034.00 Rs. 4824.00 Rs.33458.00	Not Known

26.	Malir Cantt	3465.44 Sq. yds. Svy No.59/i/A	Mr. Furqan Ahmed S/o Muhammad Ahmed	10 years Sch:IX (Mod) of the CLA Rules, 1937 (non Renewable lease)	10-10-2005.	4.15 Million	8.113 M (including Dev. Charges Annual Rent & Income Tax)	Approx 7 Million for 10 years period non extendable lease.
27.	Quetta Cantt	6400 Sft PSO Coy Ltd. Zarghoon Road Qta Cantt Svy No.57/A	Pak State Oil Coy Ltd. through Mr. Yousaf Anwar Sheikh. Div. Manager.	Lease in Sch:VIII of the CLA Rules, 1937	16-7-1960	i) Rs.16750/- ii) Annual rent Rs.72/-	Rs.16750/-	--
28.	-do-	6050 Sft Svy No.55/1	Mr. Muhammad Afzal Awan	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	26-5-1967	Rs.25800/- (Premium) Rs.2018/- (Rent)	Rs.25,800/-	--
29.	-do-	0.396 acre Svy No.398.	Pak Burmah Shell Ltd.	Lease in Schedule: VIII of CLA Rules, 1937 for a period of 30 years renewable upto 90 years	30-4-1945	Premium Rs.8/- Rent Rs.1479/-	--	--
30.	Zhob Cantt	806.22 Sq. Yds. Svy No.49, Station Road, Zhob Cantt	Haji Shahabuddin Khan S/o Saadullah Khan	w.e.f. 22-9-2005 to 21-09-2015, Sch: IX (Mod)	22-9-2005	Rs.800,000/-	Rs.800,000/-	Rs.800,000/-

6. **Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 01-12-2006 at 11.30 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *the number of prisoners released under the Presidential Remission Order so far with province-wise break-up; and*
- (b) *the categories of crimes committed by the said prisoners?*

Reply not received.

7. **Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 01-12-2006 at 11.30 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) *the number of men, women and children in detention in each year since 2000 with province-wise break-up; and*
- (b) *the broad categories of crimes for which the said persons were/are under detention?*

Reply not received.

جناب چیئرمین، نہیں، میرے خیال میں وہ دیکھ رہے تھے کہ link کیا ہے، وہ جواب

و غیرہ تو they made the necessary effort and so then came out the

reasonable کہ اگر پتا چل جائے تب بھی بتا دیں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان اسلام آباد سے باہر ہونے کی وجہ سے گزشتہ پچیسویں اجلاس کے دوران مورخہ 24 اور 27 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اسحاق ڈار نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب فاروق حامد نانیک نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16-17 جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب اسفند یار ولی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 16 جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اعظم خان سواتی نے ناسازی طبیعت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سینیئر احمد علی، وہ دو مہینے سے نہیں آئے۔

جناب چیئرمین، ان کا serious operation ہوا ہے and we wish him

quick recovery جناب محمد سرور خان کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 16 جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، راؤ سکندر اقبال نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث آج مورخہ 16 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ میر خالد احمد خان لنڈ نے اطلاع دی ہے کہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 24 جنوری تک وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب بابر خان غوری نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث آج مورخہ 16 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

If we can take up some of the business that was , laying of the ordinances then we will go to the points of order and

آپ کے points of order جب شروع ہونگے تو میں اس میں accommodate کروں گا۔
Papers to be laid Mr. Skinder Hayat Khan Bosan, ان کی جگہ آپ
Item No.3. کریں گے؟

LAYING OF RESOLUTION

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman! sir, I beg to lay before the Senate a copy , each of the Resolutions passed by the Provincial Assemblies of Baluchistan , North West Frontier Province , Sindh and Punjab under 137(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 in term of article 144(1) of the Constitution to amend the Seed Act 1976, 29 of 76 by the Parliament.

LAYING OF ORDINANCE

Mr. Chairman: Papers stand laid. We go to item No. 4, Mr. Wasi Zafar.

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Federal Minister for Law): I beg to lay the National Database and Registration Authority Amendment Ordinance 2006 , Ordinance No . 27 of 2006 . The Earthquake Reconstruction and Rehabilitation Authority Ordinance 2006 , Ordinance No. 28 of 2006 before the Senate under Article 89(C) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan read with Rule 132(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

Mr. Chairman: Ordinances stand laid. We will take up the next item.

پہلے رخصانہ زیری صاحبہ کا تھا؟ آپ کریں گے؟ جی مسٹر بابر اعوان۔

POINT OF ORDER

RE: THEFT CASE IN PARLIAMENTARY LODGES

Senator Zaheeruddin Babar Awan: Thank you honourable

Mr. Chairman,

میں مختصراً آپ کے علم میں دو باتیں لانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ قسمتی سے اسلام آباد میں جو جگہ سب سے محفوظ سمجھی جاتی ہے وہ Parliamentarians کی رہائش گاہیں ہیں لیکن یہاں دو واقعات ایسے ہوئے جن کے بعد یہ تاثر خود بخود ختم ہو جاتا ہے کہ highly secured areas کے اندر بھی اس طرح کے جرائم ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر اپوزیشن کے Parliamentarians کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ایک بدترین مثال محترمہ رخصانہ زیری صاحبہ کی official residence میں ہونے والا واقعہ ہے۔ یہ ساری قوم جانتی ہے کہ رخصانہ زیری پاکستان کی ان چند منفرد خواتین میں سے ہیں جو عوامی حقوق کے لیے انتہائی مہم رانی کے ساتھ اور بہت مہرے مطالبے سے ہمیشہ floor پر مختلف points raise کرتی ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، 'تھانکس سیکرٹریٹ میں 11 جنوری 2007 کو جو FIR درج ہوئی ہے اور جو FIR کے Parliament Lodges کے Director, Gul Hussain نے لکھوائی ہے۔ میں پوری FIR

نہیں پڑھتا، صرف آپ کی اور ایوان کی توجہ کے لیے اس میں سے دو سطور سنا دیتا ہوں جن سے ظاہر ہوگا کہ یہ واردات کوئی چوری کی ordinary واردات کسی ordinary چور نے نہیں کی بلکہ یہ اپوزیشن کے لوگوں کے خلاف targeted offences ہیں۔ یہاں لکھتے ہیں وہ کہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹائلز اور قاضی صاحب بھی موقع پر پہنچ گئے۔ میں نے پولیس اور دیگر افسران کی موجودگی میں کمرہ نمبر 310F کو کھولا اور اندر چیک کیا تو سامان بکھرا ہوا تھا۔ پھر بذریعہ ٹیلی فون سینئر جناب رخسانہ زبیری سے رابطہ کر کے پوچھا کہ کوئی قیمتی چیز گھر میں پڑی ہوئی تھی تو بتائیں۔ محترمہ نے مجھے بتایا کہ میں آ کر بتاتی ہوں۔ میرے ہمراہ موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر راجہ یاسین صاحب بھی موجود تھے۔ کمرے میں کالغذ بکھرے پڑے تھے۔ This is very important اور CPU کھلا پڑا تھا۔ نامعلوم آدمی نے کمپیوٹر کھولا اور چوری کی، اس کے خلاف کارروائی کی جانے۔ یہ ساری قوم جانتی ہے کہ محترمہ رخسانہ زبیری صاحبہ نے ہٹروولیم کے scandale پر بہت کام کیا اور اس ایوان میں بھی ان کا بہت قیمتی contribution تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ outrageous offence گیارہ تاریخ کو ہونے والا offence جو اس سے ایک دن پہلے ہی ہوا ہوگا، اس کے سلسلے میں آج تک اسلام آباد کی کیپیٹل پولیس جو راولپنڈی کی سابق تحصیل کا آدھا حصہ ہے اور اس میں آئی جی بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں ایڈیشنل آئی جی بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوری hierarchy ایک صوبے کی ہے۔ ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس پاکستان کے اعلیٰ ترین ایوان کی ایک معزز ترین خاتون رکن کے خلاف ہونے والے جرم کی تحقیق کر کے کسی نتیجے تک پہنچے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ایوان زیریں کی ایک خاتون جن کا تعلق Treasury Benches سے ہے اور ہم ان کی اتنی ہی قدر کرتے ہیں، ان کے کمرے میں بھی اسی طرح کا واقعہ ہوا ہے۔ یہ جناب چیئرمین بہت alarming situation ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی توجہ ایک اور واقعے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور اس واقعہ پر چار یوم سے پورے پاکستان میں وکلاء سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے امیدوار، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سب سے کم عمر ایک منتخب صدر، پنجاب کی جو سب سے بڑی بار کونسل ہے، اس کے سابق ممبر، اپنے علاقے کی جو یونین کونسل ہے اس کے ناظم اور پنجاب کے پہلے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ

جرل اور اب ایڈیشنل ایڈوکیٹ جبرل، جو سب سے بڑے صوبے کے ایڈوکیٹ جبرل کے بعد دوسرے بڑے law officer تھے، ان کو چیف جسٹس کے کمرے سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر قتل گاہ قائم کر کے اور غالی کر کے مار دیا گیا اور آج تک ان کے قاتل نہ گرفتار ہو سکے اور اس ملک میں ہم پہلے کسی اور کا protocol دیکھتے تھے، اب اصلی عدلیہ کا بھی protocol دیکھتے ہیں۔ ان کے آگے پچھے hooters بجتے ہیں۔ ان کے آگے پچھے motercades ہوتی ہیں۔ ان کے آگے پچھے گاڑیاں ہوتی ہیں لیکن یہ parliamentarians اور اس ملک کے law officers میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا تحفظ کرنے میں بھی یہ نظام ناکام ہے تو اسے reconsider کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے reinforce کرنے کی ضرورت ہے۔ جو انتظامات کیے گئے، ان کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔

آخری بات میں بیٹھنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک ایسی alarming situation ہے ان اداروں، خاص طور پر عدلیہ کے اعلیٰ ادارے کے لیے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں کسی جگہ ناانصافی نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں پر دونوں طرف بڑے بڑے وکیل بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج سات دن گزر گئے، ساتواں دن ہے آج عارف بھنڈر کے بچے دیکھ رہے ہیں کسی بڑے بچ کی، چیف جسٹس کی راہ کہ کوئی جا کر ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھے۔ کوئی ان کے ساتھ ساتھ پڑے۔ کوئی قاتلوں کے خلاف suo motu نوٹس لے۔ کوئی قتل گاہ جانے والوں کو گرفتار کرے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان چوروں، ڈاکوؤں، راہزنوں، قاتلوں کو free licence to kill مل گیا ہے کہ جس کی چاہیں جان لے لیں؟ جب چاہیں مدد کریں؟ جس جگہ چاہیں قتل گاہ بنا ڈالیں۔

جناب چیئرمین! یہ ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق کسی سیاسی جماعت کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ قومی مسائل ہیں۔ Parliamentary کا گھرنٹ جانا قومی مسئلہ ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے لاء آکسیر کا سرعام قتل بھی ایک قومی مسئلہ ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ جو مناسب سمجھتے ہیں، ایوان جو مناسب سمجھتا ہے، وہ طریق کار نکالیں اور فوری طور پر ملزموں کو، خواہ وہ سینیٹر رخصانہ زبیری کے apartment کے ملزم ہوں، ایم این اے صاحبہ کے apartment کے ملزم ہوں اور خواہ وہ عارف بھنڈر صاحب کے قتل میں ملوث ملزمان ہوں، ان کو

فوری طور پر پکڑنے کی ضرورت ہے ورنہ عدلہ کے اس ڈوبتے، دے جہاز لو، جس پر سے پہلے ہی

لوگوں کا اعتماد اٹھ رہا ہے، کوئی نہیں بچا سکے گا۔ Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: It is indeed a very deplorable situation.

میرا خیال ہے مختصر رکھیں because I have a long list جو میرے پاس ہے۔

RE: MURDER OF A RENOWNED LAW OFFICER

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جی مختصر ہے۔ جناب! لاہور cosmopolitan میں نہ صرف عارف بھنڈر کا murder کیا گیا، ان کے سگے بھائی کا بھی ایک وقت murder کیا گیا۔ ان کے بھانجے کا بھی murder کیا گیا اور سات اشخاص کو جناب! target killing کے ذریعے، جب وہ عدالت عالیہ High Court میں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لیے آ رہے تھے۔ وہ منجانب بار کونسل کے sitting member تھے۔ جناب! وکلاء برادری آج سراپا غم و غصہ میں ہڑتال پر ہے اور اندازہ کیجئے گا کہ ایک لاکھ وکلاء ہیں they seem terribly insecure اور اسی شام کو جناب! ایک اور وکیل نیاز سندھو کو بھی قتل کر دیا گیا۔ تین بجے جب وہ عدالت سے واپس اپنے گھر جا رہے تھے تو اندازہ کیجئے گا کہ یہ جو target killing وکلاء کی ہو رہی ہے، اس انداز سے، وکلاء برادری جو عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے لڑتی ہے، وہ اپنے آپ کو اتنا غیر محفوظ سمجھ رہی ہے کہ جو ان کی گارڈز قہی عارف بھنڈر کے ساتھ، اس گارڈ کو بھی انہوں نے target killing کر کے اڑا دیا۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس کو مختصر رکھیں because we have other issues تو اس کو مختصر رکھیں۔ ختم کریں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، میں اس کو مختصر ہی کرتا ہوں۔ عارف بھنڈر پر ایک سال پہلے جب قاتلانہ حملہ ہوا 324 کا پرچہ ہوا۔ وہ plastic leg کے ساتھ ہسپتال میں رہے۔ ہم سب لوگ ان کو دیکھنے کے لیے ہسپتال میں گئے تو اس وقت بھی ان پر جو قاتلانہ حملہ کرنے والے تھے ان کو پولیس نے نہیں پکڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان ہی مفرور لوگوں نے پھر ایک سال کے بعد اسی عارف بھنڈر، اس کے بھائی اس کے بھانجے اور سات آدمیوں کو قتل کیا اور لاہور جیسے

شہر میں اور ایس ایس پی ان کی پشت پناہی کر رہے تھے ان ملزمان کی، جو ملزمان دندناتے پھر رہے تھے تو جناب! میری گزارش یہ ہے کہ پاکستان کا خالق بھی ایک وکیل تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح اور ہم لوگ جو عوام کی خدمت پر متعین ہیں اور اس طرح سے ان کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اگر ہم اس طرح سے غیر محفوظ ہو گئے تو پھر لوگوں کا پرسان حال کون ہو گا؟
جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔

سینیئر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، Thank you sir

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani.

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میری آپ سے request ہو گی کہ یہ سینیئر رخصانہ زیری صاحبہ کا جو مسئلہ ہے، یہ ایک نہایت سنگین مسئلہ ہے اور اس سے یہ بات بالکل ---

جناب چیئرمین، I agree.

سینیئر میاں رضا ربانی، کہ بڑے عرصے سے multi-national کے خلاف وہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہوئی تھی اور جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے، یہ طریقہ کار بھی ہمارے لیے نیا نہیں ہے اور اگر یہ ordinary ذکیستی ہوتی تو اس صورت میں جو دیگر valuables house میں تھیں، وہ چوری ہوتیں نہ یہ کہ computer would have been broken. تو پارلیمنٹ لاجز کے اندر اگر یہ واقعہ ہوا ہے اور I believe ایک Opposition کے MNA منظور وسان صاحب کے یہاں بھی یہی واقعہ ہوا ہے تو یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ اس شام بھی میری آپ سے بات ہوئی تھی، ابھی میں on the floor of the House آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اس مسئلے کو مہربانی سے، سنجیدگی سے خود take up کریں and some head way has to be made. normally یہاں پر ہوتا ہے کہ جی This cannot be an open and shut case جیسے normally یہاں پر ہوتا ہے کہ جی ٹھیک ہے ہو گیا اب مٹی پاؤ، اس پر مٹی جو ہے وہ نہیں ڈل سکتی۔ ہم نے آپ کے سامنے یہ مسئلہ رکھا ہے

we expect that you will take it up and we watch for the next two or three

days to see how things proceed otherwise we will be constrained to raise it again more vigorously on the floor of this House and I am sure that in the meantime you would have moved and you would have made sure that we are moving in the right direction.

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ میں اگر ذرا attention منسٹرز کی ہو

Mr. Chairman: Please hear to the Leader of the Opposition.

RE: THE CASE OF MISSING PERSONS

سینئر میاں رضا ربانی، اس کے ساتھ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ایک ایسی صورت حال اس ملک میں پیدا ہو رہی ہے جہاں پر ریاست خود اپنے citizens کو اغوا کر لیتی ہے اور پھر مہینہ سال اور کئی سال بیت جاتے ہیں اور ان شہریوں کے بارے میں علم کسی کو نہیں ہوتا، یہاں تک کہ ان کے لواحقین ان کی بیویاں، ان کی مائیں، ان کے بچے ترستے رستے ہیں کہ ان کو اس بات کا علم ہو کہ آیا وہ زندہ بھی ہیں یا مدد درخواست مر گئے ہیں یا کہاں ان کو detain کیا جا رہا ہے۔ یہ وارداتیں ریاست کی طرف سے دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ایک اور افسوس کا امر یہ ہے کہ جب یہ مسئلہ کورٹوں میں جاتا ہے تو جو رویہ حکومت کی بے بسی کا وہاں ہوتا ہے وہ اس شک کو یقین میں تبدیل کر دیتا ہے کہ there is a state within a state یعنی ریاست کے اندر ریاست ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! ایک اور بات جو یہاں پر سامنے آتی ہے وہ یہ کہ اگر یہ لوگ detain ہیں تو پھر یہ کھلم کھلا violation of Article 10 ہے کیونکہ آرٹیکل ۱۰ کے اندر یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص detain یا arrest ہے تو اس کو ۲۴ گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ہے اور اگر وہ کسی detention law کے تحت ہے as soon as possible, ground of detention اس کو دینے میں تاکہ وہ اپیل کر سکے لیکن یہاں پر ایسی کوئی بات نہیں ہے، کوئی شنوائی نہیں ہے۔ ان کا کوئی پتا نہیں ہے۔ لہذا

میرا آپ کے ذریعے یہ مطالبہ ہے کہ وہ تمام کے تمام پاکستان کے مظلوم شہری جنہیں ریاست نے kidnap کیا ہے ان کو فوری طور پر release کیا جائے۔ یہ تمام کے تمام زیادہ تر پولیٹیکل ورکرز ہیں۔ پولیٹیکل ورکرز بھی وہ جن کا تعلق ایک یا دو صوبوں سے ہے۔ صوبہ بلوچستان، صوبہ سندھ یا محنتوں خواہ سے ہیں، صوبہ پنجاب کے لوگ بھی اس میں شامل ہیں لیکن جناب چیئرمین! یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر ان کو رہا کیا جائے اور اگر ان کو رہا نہیں کیا جاسکتا تو پھر

1. Their places of detention should be disclosed immediately.
2. They be charge sheeted in a court of a competent jurisdiction.
3. They be allowed counsel of their choice for their defence.
4. They be allowed to meet their relatives.

جناب چیئرمین صاحب! جہاں پر یہ سلسلہ جاری ہے وہاں پر ایک اور اس سے related سلسلہ اختر مینگل صاحب کا arrest اور ان کی detention کا ہے۔

The manner in which Mr. Akhtar Mengal, who is a former Chief Minister of Balochistan, who has remained a parliamentarian, who is the head of a political party, that party may be in the opposition to the present government but he is the leader of a political party. The manner in which he was arrested, the manner in which he continues to be detained and the manner in which his trial is proceeding, is sending a very dangerous message to the Province of Balochistan.

Mr. Chairman sir, the HRC, the Human Right Commission of Pakistan is on record, not once but twice, to have said that when he is brought to court, he is handcuffed, when he is brought to court, he is put in a cage. Mr. Chairman sir, what message are we giving to the people of Balochistan and particularly so, I raised this question on the floor of the

Senate because the Senate is the custodian of the Federation of Pakistan, therefore, this is very dangerous message, particularly after the *Shahadit* of Mr. Akbar Bugti, particularly after the army operation which was going on in full intensity and which even continues today. Mr. Chairman sir, we are sending a very wrong signal and let history record that today the combined Opposition has sounded the trumpet of warning that for God's sake, learn from history, do not learn from imperialist masters. You are not a conquering force that you will bring political prisoners and put them in a cage in a Court in Pakistan, he is an honourable citizen of Pakistan. Mr. Rauf Mengal, a former member of the National Assembly till yesterday, he has been put in jail. Senator Raza Muhammad Raza wanted to see him on Eid, he was denied access to him. We demand Mr. Chairman, that all those arrested, all those political people, political workers arrested throughout the length and breadth of Pakistan be released immediately because this is sending a very dangerous signal and it is casting a very luminous shadow over the federation of Pakistan.

جناب چیئرمین، میں ذرا جواب دے دوں۔ آپ نے جو رخسانہ زیریں صاحبہ کا ذکر کیا

تھا it is very deplorable thing and we have already moved on it تو

we have taken up with the Islamabad Police, Administration earlier also. They had suggested to regulate the flow of visitors to the lodges but some of the members said, we are public representatives we need our people to come and go so it was deferred. The Senate and the National

Assembly administration will sit together whatever recommendations they give will be put to one of our relevant Committees to see what can be done in House, this is recorded but the flow of visitors will have to be checked and I think we all need to cooperate on that because without that it will be difficult to identify who is going in and who is coming out and this is something which may take a few days may be three or four days more but we are definitely looking at it and it will be looked at.

جی آغا صاحب۔ میں آتا ہوں سب کو سنتا ہوں۔ آغا صاحب کو سن لیں۔ جی آغا صاحب۔

سینیئر کمال علی آغا، جناب والا! رخسانہ زبیری صاحبہ ہماری بہن کے ساتھ لاج کے اندر جو واقعہ ہوا ہے اور ایک اور MNA گل فرخندہ کے لاج میں بھی یہ واقعہ ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ہمارے لیے انتہائی قابل احترام بھی ہیں اور یہ ہمارا common مسئلہ ہے، آج ان کے لاج میں یہ ہوا ہے کل میرے لاج میں بھی یہ ہو سکتا ہے۔ ہم بھی وہیں پر رستے ہیں۔ آپ نے بھی فوری طور پر اس دن میرے ساتھ بات کی اور میں نے کوشش کی کہ محترمہ سے بات ہو جانے لیکن بات نہ ہو سکی۔ اس کے بعد میں نے مقامی انتظامیہ کے ساتھ بھی رابطہ کیا، آپ کی طرف سے بھی رابطہ رہا۔ اب تک پولیس نے دو cases register کیے ہیں۔ ایک FIR No.6 ہے جو کہ رخسانہ زبیری صاحبہ کے وقوعہ کے متعلق ہے اور ایک FIR No.8 ہے جو 15/1/07 کو رجسٹرڈ ہوئی ہے۔ اس میں پولیس نے فوری طور پر ایکشن لیا ہے۔ یہ قطعی طور پر غلط بات ہے کہ پولیس نے کوئی efficiency نہیں دکھائی۔ پولیس نے وقوعہ کا معائنہ کیا اور وہاں سے finger prints حاصل کیے ہیں۔ جناب! ایک تو موقع سے finger prints لیے ہیں، جو نشانات تھے انکے وہ لیے ہیں، پھر اس کے بعد 127 ملازمین ہیں لازم کے اندر جن کے finger prints حاصل کیے گئے ہیں۔ میں نے خود وہ فائل دکھی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس نے جو کارکردگی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے۔ پہلے بھی کچھ واقعات ہوئے لیکن پولیس سے ہمیں بھی شکوہ تھا اور local administration سے بھی ہم کھ کھرتے رہے لیکن اس معاملے کے اندر انہوں نے

آپ کی توجہ کی وجہ سے اور آپ کی ذاتی مداخلت کی وجہ سے اور سپیکر قومی اسمبلی نے بھی اس میں کاوشیں کی ہیں اور ہمارے وزیر برائے پارلیمانی امور نے بھی اس میں خود مداخلت کی۔ اس میں جو ابھی تک چیزیں سامنے آئی ہیں اس میں پورا ریکارڈ اس ایریا کا پولیس نے حاصل کیا ہے اور اس کے اندر جو مشکوک لوگ ہیں ان کو investigate کر رہے ہیں، interrogate کر رہے ہیں، ان کو حراست میں بھی لیا ہوا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشائلاً اس معاملے میں آپ پیش رفت دیکھیں گے۔ انہوں نے well reputed officials, investigation کے لیے لگائے ہیں۔ ایک DSP rank کا officer Khalid Rashid جو تفتیش کے معاملے میں ایک بڑا اچھا نام ہے، اس کو یہاں پر depute کیا ہے، خود ایس ایس پی صاحب اور ایس پی ارشد صاحب اس معاملے میں ذاتی دلچسپی لے کر اس کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے caretaker اور CDA کو باقاعدہ تحریری طور پر کچھ recommendations بھی دی ہیں۔ اس میں سب سے جو اہم بات ہے، انہوں نے کہا ہے کہ آپ یہاں پر PC Camera install کریں اور باقاعدہ ایک کنٹرول روم بنائیں اور جو modern facilities ہیں ان کو avail کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ چار دیواری پر wire robe مزید بڑھانے کی تجویز بھی انہوں نے پیش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی recommend کر رہے ہیں کہ lobbies کے اندر ہمارے سینیٹرز اور ممبران قومی اسمبلی نے waiting rooms پر قبضے کیے ہونے ہیں اور دیگر corridors پر قبضے کیے ہوئے ہیں۔ جناب! ہم اپنے نقائص کو بھی دیکھیں جس کی انہوں نے نشاندہی کی ہے۔ یہ بات تمام سینیٹرز اور ممبران قومی اسمبلی کہتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور وہاں پر جو لوگ آتے جاتے ہیں ان کی کوئی registration نہیں ہوتی۔ ہم لوگ اگر یہ تحفظ دیں گے اور وہاں پر ایسے لوگ آئیں گے جن کی کوئی ضمانت نہیں ہے، دن کو چار آدمی اور آجاتے ہیں، رات کو دس آدمی سونے کے لیے وہاں پر کوئی اور آ جاتے ہیں تو ذاتی طور پر بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کے بھی ہمیں تھوڑا سا احتیاط کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ اگر ہم اپنا ذاتی تحفظ چاہتے ہیں تو ہم ان لوگوں کو protect نہ کریں۔ جناب والا! ضرورت کیا ہے؟ ایک سینیٹر یا قومی اسمبلی کا ممبر یہاں پر سینیٹ کے اندر اجلاس میں کارروائی میں حصہ لینے کے لیے آتا ہے اور وہ مستقل بنیادوں پر وہاں پر پندرہ، بیس، آدمی قبضہ کر کے رکھ لے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکایت تو پھر ختم نہیں ہو سکتی۔ اس کا کیسے

ازادہ ہوگا؟ ان کا کوئی شناختی کارڈ سکیورٹی والوں کے پاس نہیں ہے۔ اگر وہ روکتے ہیں تو ہم لوگ ان کو protect کرتے ہیں اور ان کے خلاف ہم شکایت کرتے ہیں تو اس معاملے میں ہمیں یہ ساری چیزیں اپنی سکیورٹی کے لیے بھی بیکینی ہوں گی۔ یہ ساری چیزیں ہم اپنی سکیورٹی کے لیے چاہتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ معاملہ میرے ساتھ بھی ہوا ہے اور اس وقت میں نے sort out کیا کہ یہ معاملہ قطعی طور پر کسی agency کا نہیں ہے، کسی طور پر بھی کسی چور کا نہیں ہے۔ میری کوئی چیز چوری نہیں ہوئی تھی۔ میرے گھر کے اندر بندہ داخل ہوا اور چلا گیا، میں بر وقت جاگ گیا، بچت ہو گئی۔ جناب والا! میں بھی وکیل ہوں، میں نے غور و غوض کیا، ذاتی طور پر investigate کیا تو ہمارے اپنے گریبان میں یہ سارا ہاتھ جا رہا تھا تو میں نے خاموشی اختیار کی۔ اس کے اندر یقینی طور پر وہ لوگ جو ہیں، ان کو شامل تفتیش کرنا پڑے گا۔ اگر ہم ان کو وہاں رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان کو شامل تفتیش ہونا چاہیے اور وہ پولیس کے پاس پیش ہوں اور ساری صورتحال سامنے آنے تاکہ یہ معاملہ اب یقینی طور پر کھلنا چاہیے کہ یہ کیا بات ہے اور روز روز کی حکومت پر طعنہ زنی بھی ختم ہونی چاہیے۔ اگر حکومت کی واقعی کوئی کمزوری ہے تو وہ بھی باہر آنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی وہ معاملات ختم کرنے ہوں گے یا ان لوگوں کو شامل تفتیش کرانا ہوگا جو وہاں رہائش پذیر اور مستقل بنیادوں پر رہائش پذیر ہیں اور ہمارے سینئیرز اور ممبران قومی اسمبلی ان کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔ جناب والا! ہمیں اس پر بھی ضرور غور کرنا ہے اور ان لوگوں کی آواز بھی اس میں ضرور شامل کرنی چاہیے جن لوگوں نے وہاں پر قبضے نہیں کرائے ہوئے ہیں، جو لوگ ان لوگوں کو protect نہیں کر رہے، جو لوگ وہاں پر روزانہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، وہاں پر مستقل طور پر رہ رہے ہیں، ان کے مہمان آ رہے ہیں اور مہمان داریاں ہو رہی ہیں اور پتا نہیں کون لوگ ہیں جو آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ جناب! یہ صورتحال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا پورا ایوان اس پر بالکل متحد ہے۔ ہم تمام لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اصل ملزمان سامنے آئیں اور پولیس کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہے، local administration کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہے اور یقینی طور پر ابھی تک میں ذاتی طور بھی مطمئن ہوں کہ یہاں پر جو کارروائی ہو رہی ہے وہ یقینی طور پر درست ہو رہی ہے اور اس کی سمت بھی درست ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب، مہنڈر صاحب والے واقعے پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔
 ان کو سن لیں because it was raised. میرزاہ صاحب میں آپ کی طرف بھی آؤں گا کچھ
 نام پہلے میرے چیمبر میں آئے تھے، اس کے مطابق میں چل رہا ہوں۔ میں آپ کو بھی بلاؤں
 گا۔ جی وزیر صاحب۔

جناب محمد وحسی ظفر، مہنڈر صاحب بڑے قابل اور محترم ہیں، وہ ہمارے بھائی بھی
 ہیں اور دوست بھی ہیں اور وہ ڈسٹرکٹ بار کے صدر بھی رہے ہیں، منجانب بار کونسل کے ممبر کے
 ساتھ بڑا اندوہناک واقعہ ہوا ہے۔ ان کا قتل ایک دشمنی کی بنا پر بڑے سفاکانا طریقے سے ہوا
 ہے۔ ان کا بھانجا گاڑی چلا رہا تھا اور ان کے بھائی ساتھ تھے اور گاڑی بھی ساتھ ہی تھے۔ منجانب
 پولیس کو چیف منسٹر نے تین دن کا وارنٹ دیا ہے۔ وہ خود فاقہ پر گئے ہیں اور بڑے سینیئر
 افسران ایس ایس پی اور ایس پی rank کے اس مسئلے میں انہوں نے پیچھے لگانے ہیں چونکہ جو
 مارنے والے ہیں وہ سب کو پتا ہے کہ وہ پہلے سے اشتہاری ہیں اور وہ مفرور تھے اور ان کو پکڑنے
 کی تمام کاوشیں ہو رہی ہیں، انشاء اللہ ان کو spare نہیں کیا جائے گا۔ منجانب حکومت اور مرکزی
 حکومت نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے اور منجانب حکومت بڑے مضبوط ہاتھ سے ان کے پیچھے ہے
 اور یہ جو culprits ہیں، انشاء اللہ میں ensure کراتا ہوں اس House میں کہ ان کو لازمی طور پر
 جلد از جلد پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، اجماع میرے پاس جو نام ہیں میں ان کو باری باری دونوں طرف
 بلاتا رہوں گا کیونکہ میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ جو points of order ہوں وہ مجھے پہلے بتا دیا
 کریں اور مختصر رکھیے گا۔ سب کو maximum دو منٹ allow ہیں۔ پروفیسر غوثید صاحب۔

RE: THE ARREST OF AN EX-CM

سینیئر پروفیسر غوثید احمد، شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین!
 میں مختصر ترین الفاظ میں لیکن اپنی حد تک موثر ترین الفاظ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ محترمہ
 رخصتہ زبیری صاحبہ کا جو معاملہ ہے یہ ایک فرد کا نہیں بلکہ یہ پورے ہاؤس کا معاملہ ہے۔ آپ نے
 جو دلچسپی لی ہے اس کے لیے میں آپ کو compliment کرتا ہوں لیکن میں یہ بات صاف الفاظ

میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک عام چوری یا ڈکیتی کا معاملہ نہیں ہے، specifically معلومات ان کے کمپیوٹر سے نکالی گئی ہیں۔ یہ وہاں کے 127 ملازمین کا کام نہیں ہے۔ اس لیے صحیح direction میں investigate کیجیے اور فی الحقیقت جو ذمہ دار ہیں ان کو expose کیجیے اور سزا بھی دیجیے۔

دوسری بات جناب والا! جس کی طرف میں صاحب نے متوجہ کیا ہے، یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے کہ اس ملک میں علما قانون کی عکرائی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے سینکڑوں افراد، اس ملک کے شہری گرفتار کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد، غالباً 700 افراد کو کسی عدالت کے حکم کے بغیر extradite کیا گیا ہے۔ سینکڑوں اس وقت بھی ایجنسیوں کی تحویل میں ہیں، ان کی کوئی خبر نہیں ہے۔ Human Rights Commission نے 200 سے زیادہ افراد کو identify کیا ہے۔ سپریم کورٹ میں 45 کا case آیا ہے اور suo motu کارروائی کے بعد بھی 20 سے زیادہ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں لی گئیں۔ جناب والا! آج معاملہ state within state کا نہیں بلکہ اب تو state over state کا ہے اور یہ جو small elite ہے جس نے ساری قوت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے، ہر قانون اور دستور کو نظر انداز کر کے عوام کی آزادی کو سب کیا جا رہا ہے۔ انٹرینگل کا معاملہ بھی ایک فرد کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ پوری قوم کا معاملہ ہے۔ وہ صرف بلوچستان کا معاملہ بھی نہیں ہے، یہ پورے پاکستان کا معاملہ ہے۔ ہمیں ان معاملات میں سیاسی وابستگی سے بالا ہو کر، دستور، قانون، اخلاق اور اسلامی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے رویے کو بدلنا چاہیے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بمبٹر صاحب کا واقعہ بہت اہم ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ خود سپریم کورٹ کے سامنے یہ بات آئی ہے کہ 69 gang صرف پنجاب میں اس وقت operational ہیں اور ان کو کوئی پکڑ نہیں پا رہا۔ کیوں؟ جبکہ آپ نے پولیس کے اوپر خرچ کیا ہے، ان کو پیسہ دیا ہے، نئی فورس بنائی ہیں، ان کو آپ نے ٹیکنالوجی دی ہے لیکن اس کے باوجود جرائم بڑھ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی توجہ سرحد کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ آئی بی کے ایک فرد نے ایک چیف منسٹر کے مکان کے اوپر ایک بیگ رکھا۔ ایک دوسرا بڑا افسر قانون کو بالائے طاق رکھ کر زبردستی جیل سے اس کو نکال کر لے گیا۔ رپورٹ تیار کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک آپ ان بڑی پمبھوں کو گرفت

میں نہیں لائیں گے، قرار واقعی سزا نہیں دیں گے، عبرت کا نشان نہیں بنائیں گے، اس وقت تک قانون نافذ نہیں ہو گا۔

نوشہرہ میں رہتی کے سلسلے میں چار مہلات کے اوپر بم دھماکے کیے جاتے ہیں۔ بلوچستان میں، وانا میں روز واقعات ہو رہے ہیں۔ جناب والا! یہ بڑا serious معاملہ ہے۔ پورے ملک میں جب تک آپ جان و مال اور عزت کا تحفظ لوگوں کو نہیں دیں گے تو آپ کو governance کا حق نہیں۔ اس لیے ایوزیشن اس معاملے کو اس ایوان کے توسط سے پوری قوم کے سامنے لا رہی ہے اور یہ بات کہہ رہی ہے کہ یہ تباہی کا راستہ ہے۔ یہ ملک کو اس طرف لے کر جا رہے ہیں جہاں پر حد انخواستہ ملک میں anarchy کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ ابھی وقت ہے، ہوش کے ناخن لیجیے، سیاسی انتظام ختم کیجیے۔ قانون کی بالادستی اور دستور کو نگاہ میں رکھنا چاہیے۔ اگر یہ راستہ آپ نے اختیار نہیں کیا تو مجھے ڈر ہے کہ پھر عوام انھیں گے اور ان کے غیض و غضب کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ خدا کے لیے وہ وقت نہ آنے دیجیے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، جناب چیئرمین! میں پروفیسر صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اسلامی نظام کے تحت یہاں پر بڑی سچی بات کی ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ہم لوگ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے پھر وہ جواب دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! جس طرح بات ہوئی تھیک پہلے سات پوائنٹ آف آرڈر آپ بلو لیں پھر منسٹر صاحب ان ساتوں کا اکٹھا جواب دیں گے۔ That will be more effective.

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، میں نے صرف ایک منٹ لینا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہ آخر میں بات کر لیں۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، جناب چیئرمین! میں نے simple بات کرنی ہے کہ پروفیسر غورشیہ صاحب کا میں انتہائی مشکور ہوں جہاں صوبہ سرحد میں اسلام ہے ان کی حکومت بری طرح سے ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہاں پر جہاں اسلام ہے وہاں پر

کوئی امن نہیں ہے۔ امن و عامہ کی صورتحال بڑی خراب ہے لہذا ان کو مستثنیٰ ہو جانا چاہیے۔

سینیئر لیاقت علی بنگڑی، وہ ہماری حکومت کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جب آپ کی باری آئے گی، جن کے نام ہیں وہ اس کو cover کر

لیں، جواب دے دیں۔ جی بلور صاحب کو بولنے دیں۔ Mr. Ilyas has the floor۔

سینیئر ایلیاس احمد بلور، I am grateful sir, I will be really very brief میں

سب سے پہلے زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا۔ رخصانہ زیری صاحبہ کے بارے میں ساری بات ہو چکی ہے لیکن یہ بڑا افسوس ناک واقعہ ہے۔ دوسری سب سے بڑی بات جو ہم پوائنٹ آف آرڈر پر لانا چاہتے تھے۔ ہم نے jointly یہ فیصلہ کیا ہے کہ اکبر بگٹی صاحب کے شہید ہونے کے بعد جو رویہ مرکزی حکومت نے اختیار کیا ہے میگل خاندان اور ان کی پارٹی کے ساتھ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی بھیاںک تصور ہے جس کے اوپر سے اگر پردہ اٹھا تو عداوت خواستہ یہ ملک ٹوٹ ہی جائے گا، رہے گا نہیں۔ اللہ نہ کرے کہ یہ ٹوٹے لیکن جس طریقے سے ان کے ساتھ رویہ اختیار کیا جا رہا ہے،

Akhtar Mengal is an Ex-Chief Minister. Akhtar Mengal was MNA, MPA.

Habib Jalib was a Senator with us. He is also arrested. Rauf Mengal, yesterday he was an MNA.

اکبر میگل ہمارے سینیئر صاحب، Minister Sahib کے چھوٹے سوتیلے بھائی ہیں۔ Human Rights Commission نے بھی کہا، اور ہم نے ٹی وی پر بھی دیکھا، جس طریقے سے اختر میگل کو کراچی کی عدالت میں پیش کیا گیا، ایسا لگتا ہے کہ وہ بہت بڑا ڈاکو، قاتلوں کا قاتل ہے۔ اس طریقے سے اسے پیش کیا گیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے، کتنی شرم کی بات ہے کہ ایک political worker کے ساتھ یہ کام کیا جا رہا ہے۔ آج اس کے ساتھ ہو رہا ہے کل میرے ساتھ ہوگا، آپ کے ساتھ ہوگا۔ یہ Minister صاحبان تو خیر کرسی بدلنے والے لوگ ہیں۔ یہ نویں بدلنے والے لوگ ہیں، ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آج ادھر بیٹھے ہیں کل جس کی Government آنے گی اس کے ساتھ بیٹھ جائیں گے لیکن ہم لوگوں کا کیا بنے گا جو ہم مستقل مزاج لوگ ہیں کہ ہم نے سیاست میں کبھی اپنی پارٹی نہیں بدلی، کبھی ہم نے اپنا کوٹ

نہیں بدلا۔ کل ہمارا نمبر بھی آنے گا۔

میں یہ request کرتا ہوں کہ سیاسی ورکروں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا خدا کے لیے یہ اتنا بڑا ظلم ہے، کیا یہ ملک فوج کے لیے بنا ہے؟ یہ سیاسی ورکروں نے ملک بنایا ہے۔ قائد اعظم صاحب Army Officer نہیں تھے۔ یہ سیاسی ورکروں نے ملک بنایا ہے۔ انڈیا میں جو قربانی دی ہے، فوج نے دی ہے، فوج تو اس وقت Royal Army تھی، اس وقت دونوں Indo-Pakistan میں Royal Army تھی اور اس وقت جو کام کر رہے تھے وہ کون تھے؟ وہ سیاسی ورکر تھے۔ بابا ننان جیل میں گیا تھا، عبدالصمد خان ایگرنی صاحب جیل میں گئے تھے اور ورکر گئے تھے، گاندھی جی اور ساری دنیا گئی تھی، ہمارے لوگ گئے تھے۔ یہ سیاسی ورکروں نے پاکستان بنایا ہے، آرمی نے نہیں بنایا۔ سیاسی ورکروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے؟ سیاسی ورکروں کے ساتھ اگر ایسے ہی سلوک ہو گا تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ ملک رہے گا۔

خدا کے لیے میں اس ہاؤس کی وساطت سے، آپ کی وساطت سے اس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ سیاسی ورکروں کے ساتھ سیاسی ورکروں جیسا سلوک کیا جائے اور پھر یہ عرض کر رہا ہوں کہ

محبت گولیوں سے ہو رہے ہو
وطن کا چہرہ غوں سے دھو رہے ہو
گملاں تجھ کو کہ منزل کٹ رہی ہے
یقین مجھ کو کہ منزل نکھو رہے ہو

Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you very much. Mr. Mandokhel Sahib.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، بڑی مہربانی جناب۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ ہمارے اہم مسائل جیسا کہ میرے honourable ساتھیوں نے پہلے ان کا ذکر کیا۔ اس میں رخصانہ زبیری صاحبہ کا مسئلہ، جن کے کلیٹ میں باقاعدہ ایک خاص قسم کا ڈاکہ پڑا۔ اس کے علاوہ جناب والا جو واضح ہے، معلوم ہو گیا ہے کہ حکومت سیاسی کارکنوں کو اغوا

کر رہی ہے سینکڑوں کی تعداد میں یہ بالکل سامنے کا مسئلہ ہے۔ بمبڈر صاحب کا مسئلہ ہے اور پھر
 ہتھوڑخواہ کے وزیر اعلیٰ کے گھر کے ساتھ explosion کی تیاری اور پھر اس کے بعد وہاں
 intelligence ادارے کے سربراہ کو رہا کرانا اور نوشرہ میں جماعت اسلامی کے جلسے میں تین
 سے زیادہ explosions ہوئے۔ اصل چیز یہ ہے کہ یہ مجموعی ملکی صورت حال ہے اور law and
 order کی یہ situation ہے۔ گورنمنٹ اس کی ذمہ دار ہے۔ جناب والا! اس میں منظر میں آپ
 دیکھیں کہ سیاسی طور پر، مجموعی طور پر ہمارے صوبے میں Military Operation ہو رہا ہے۔
 اب اس کا احساس گورنمنٹ کو ہے ہی نہیں۔ Military operation ہو رہا ہے اور ہمارے لوگوں
 کو مار رہے ہیں، قتل کر رہے ہیں اور اس میں جب سیاسی پارٹی کے لوگ مثلاً BNP کے، بلوچستان
 نیشنل پارٹی کے، جمہوری جدوجہد سے اپنے مسائل کے بارے میں احتجاج کر کے ملک کے لوگوں
 کو، پارلیمنٹ اور دوسرے اداروں کو یعنی مسئلہ project کر کے اس کی اہمیت جتا کر گورنمنٹ کی
 غلط کارروائی کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس حوالے سے احتجاج کے لیے long
 march کیا اور پھر اختر میٹل صاحب، ان کے دوسرے سینکڑوں ساتھیوں کو جس میں ان کی
 پارٹی کے سینئر لوگ شامل تھے، گرفتار کیا گیا اور ان کے دوسرے سینکڑوں ساتھیوں کو جس میں
 ان کی پارٹی کے سینئر لوگ مثلاً عبدالرؤف میٹل جو پارلیمنٹ کے ممبر تھے، اکبر خان میٹل جو
 صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، حبیب جالب جو سینئر تھے، یہ سب آج جیل میں ہیں اور جناب والا!
 انہیں جیل میں سخت torture کیا جاتا ہے۔ اختر میٹل کو ہتھکڑیاں پہنا کر عدالت میں لاتے ہیں
 جیسے کوئی criminal ہو۔ اس کے علاوہ ان کے بچوں کو اغوا بھی کرنے کی کوشش کی گئی۔
 گورنمنٹ کے اہلکار تھے، ان کے بچوں کو جانی خطرہ تھا۔ اس میں ان کے کچھ کارکنوں نے ان کا
 دفاع کیا اور وہ کیس اب اختر میٹل کے خلاف لگایا ہے۔ ایسے حالات میں، میں آپ اور سینیٹ کے
 through حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ پہلے اس trend کو تبدیل کریں۔ Rule of law
 کو پہلے خود تسلیم کرو اور ہمیں بھی اس کے تحت زندگی گزارنے کا موقع دیں، ملک کے عوام کو
 موقع دیں کہ جمہوری، سیاسی اور پر امن جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ مظاہرہ کر رہے ہیں، آپ ان
 کو جیلوں میں بند کرتے ہیں، ان کو torture کرتے ہیں اور ان پر مقدمات بناتے ہیں جیسے
 انگریز بناتے تھے۔ ایسے حالات میں جناب والا! ہمارا مطالبہ ہے کہ ان تمام کو رہا کیا جائے اور تمام

cases withdraw کیے جائیں۔ ہمارے صوبے اور ملک کے دیگر صوبوں میں جتنے بھی سیاسی لوگوں کے خلاف cases بنائے گئے ہیں، ان کو فوری طور پر رہا کر کے cases withdraw کیے جائیں۔ آخر میں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین، مولانا راحت حسین صاحب موجود نہیں ہیں۔ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل دوستوں، جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، پروفیسر غورشیہ صاحب اور عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی تائید کرتے ہوئے اختصار سے عرض کرنا چاہوں گا۔ جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان سب سے مجھے اتفاق ہے۔ میں دو نکات مختصر آ عرض کروں گا۔

یہ ۵ دسمبر ۲۰۰۶ء کا واقعہ ہے جس کا ابھی تذکرہ ہوا کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کے دفتر کے ساتھ ہی IB کا ایک اہلکار جس کا نام طفیل ہے اس کو وہاں کے پولیس افسران نے گرفتار کیا۔ اس نے وہاں پر دھماکا خیز مواد رکھا اور گرفتاری کے بعد اسے پولیس نے تھانے میں بند کیا جبکہ IB کے جوائنٹ ڈائریکٹر جنرل ظفر اللہ خان نے جاکر اس شخص کو رہا کروایا اور جو مواد پولیس نے اپنے قبضے میں لیا تھا، اس کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ یہ صورتحال جس پر یہاں بات ہوئی ہے کہ قانون کی کوئی عملداری اور عکراتی نہیں۔ ایک قانون نافذ کرنے والا شخص قانون کی دھجیاں بکھیرتا ہے اور قانون شکنی کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس طریقے سے کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد پھر ۱۰ جنوری ۲۰۰۷ء کو بالکل action replay ہوتا ہے۔ کارروائی ہوتی ہے نوشہرہ کے اندر اور وہاں طلے کے اندر ایک PTCL point اور اس کے تین main holes میں دھماکے ہوتے ہیں اور اس کے ڈھکنے اڑ کر پھٹتے ہیں جس سے دس افراد زخمی ہوتے ہیں۔ جن میں سے چھ کو ابتدائی امداد کے بعد خارج کر دیا جاتا ہے اور چار کو ہسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! جس طرح جناب عبدالرحیم مندوخیل نے فرمایا ہے کہ قانون کی

عملداری نہیں بلکہ حکمران کی زبان کو قانون کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس طریقے سے ملک کا نظام نہیں چلے گا اور شاید یہ ساری کارروائی اسی مقصد کے لیے ہو رہی ہے کہ ہمارے محترم وزیر پارلیمانی امور یہاں ایوان میں یہ کہہ سکیں کہ صوبہ سرحد کی حکومت مستعفی ہو جائے۔ اگر یہ صوبہ سرحد کی حکومت کے مستعفی ہونے کے لیے کافی دلیل ہے تو پھر جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ مرکزی حکومت اور پنجاب حکومت کے مستعفی ہونے کے لیے بھی کافی بنیاد موجود ہے، یہاں کسی حکومت کو نہیں چلنا چاہیے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجانے لگے)

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ حکمران اپنے آپ کو قانون کا پابند بنانے، خود بھی قانون کی پابندی کرے اور عوام پر بھی قانون کی بالادستی قائم کرے۔ قانون کا اس طرح استعمال نہ سیاسی قیدیوں کو اخلاقی قیدیوں سے بدتر position میں رکھ کر ان کو عدالتوں میں پیش کیا جاتا ہے، اس طریقے سے تو قانون کی عملداری قائم نہیں ہوگی اور ملک کا نظام پھر درہم برہم ہوگا۔ حکمران اس ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ہم دل سوزی اور درد مندی کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس ملک کو بچانے کی ضرورت ہے۔ جن ہاتھوں میں یہ ملک ہے شاید وہ اسے توڑنے کے لیے ہی اس کو استعمال کر رہے ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، جناب کلران مرتضیٰ۔

سینیٹر کلران مرتضیٰ، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! میں جس مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا وہ بھی لوگوں کی disappearance ہے۔ یہ disappearance جو ہو رہی ہے دو مخصوص طبقات کی ہو رہی ہے۔ ایک تو religious minded لوگ ہیں اور دوسرے مخصوص زبان بولنے والے لوگ ہیں۔ Religious minded لوگوں کو دوسرے صوبوں سے اغوا کیا جا رہا ہے جبکہ مخصوص زبان بولنے والے جس میں بلوچی اور براہوی زبان بولنے والے لوگ شامل ہیں، وہ صوبہ بلوچستان سے اٹھائے جا رہے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے یہاں فرمایا کہ... کے قریب ایسے reported case ہیں جس میں لوگ disappear ہوئے ہیں اور ان کے بارے

میں کچھ پتا نہیں چل رہا ہے۔ میں اس تعداد سے اختلاف کرتا ہوں۔ In fact یہ تعداد دو، اڑھائی ہزار کے درمیان ہے۔ ان لوگوں کا آگے پیچھے کوئی پتا نہیں چل رہا ہے۔ جب ان کے behalf پر petitions لائی جاتی ہیں اور courts میں ہم petition file کرتے ہیں تو جواب یہ آتا ہے، ایک ایجنسی کو فریق بناتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ دوسری ایجنسی کو فریق بنائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہیں ہیں اور ultimately جب برآمد ہوتے ہیں تو وہ انہی لوگوں سے برآمد ہوتے ہیں۔ یہاں میرے ساتھ مناء اللہ بلوچ بیٹھتے ہیں۔ ان کے بھائی کو لے گئے۔ Ultimately جب وہ باہر آئے بہت کاوشوں کے بعد، اس House کی کوششوں سے، آپ نے بھی فون کیے ہوں گے، رضا بھائی نے بھی اس میں کافی کوششیں کی ہیں، تو یہ اسی چھاؤنی سے جن کا تعلق بٹنا ہے ان لوگوں سے برآمد ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی House میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے بھائیوں اور بھتیجیوں کو لے جایا گیا، پتا نہیں وہ کیوں نہیں بوتے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بولیں اور اس ایوان میں بتائیں۔ گوکہ وہ واپس آچکے ہیں مگر اس کے باوجود بتانا ان کا حق تھا۔ وہ کم از کم اس ایوان کو اعتماد میں لیتے کہ ان کو کونسی ایجنسیاں لے گئی ہیں۔ ان کے بھائی اور بھتیجے تو واپس آ سکتے ہیں مگر ایسے بہت سے غریب لوگ ہیں جو petition file کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے۔

میرے سامنے عائشہ نامی بچی کا ایک خط ہے وہ آپ کو بھی ملا ہوگا، وہ خط آپ کو بھی آیا ہوگا کہ انکل ہمارے ابو کو برآمد کروائیے چونکہ میری اپنی بچی کا نام بھی عائشہ ہے اس لیے وہ خط پڑھ کر میری آنکھوں میں بہت آنسو آئے تھے۔ پتا نہیں آپ کی بچی کا نام عائشہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ بہر حال ہمارے معاشرے میں بہت سی بچیوں اور خواتین کا نام عائشہ ہوتا ہے اور ہم بی بی عائشہ کے نام پر ان کا نام رکھتے ہیں۔ جناب! اس بچی کے باپ کا آج تک پتا نہیں چلا۔ آپ کو بھی وہ خط آیا ہوگا۔ اس House میں بیٹھے ہونے اکثر لوگوں کو وہ خط آیا ہے۔ لاہر میں سب کے پاس وہ خط پڑا ہوا ہے۔ میں اس خط کو House کے ریکارڈ پر نہیں رکھتا مگر اس کا باپ اب تک برآمد نہیں ہوا۔ مصوم بچی ہے اور سال سے زائد عرصہ ہوا ہے اور اس کا باپ آج تک برآمد نہیں ہوا۔ وہ بچی آپ سے بھی یہ سوال کرتی ہے کہ میرے باپ کو برآمد کرایے۔ وہ بچی اس House سے بھی سوال کرتی ہے کہ میرے باپ کو برآمد کرایا جانے۔ ان

لوگوں نے GHQ تک جانے کی کوشش کی کہ اس کے باپ کو برآمد کرایا جائے تو اس بچی کے بھائی کے ساتھ یہ سلوک ہوا۔ ۲۹ دسمبر کا "ڈان" اخبار میرے پاس ہے، یہ میں House کے ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں۔ اس بچی کے بھائی کو تنگا کر دیا گیا۔ یہ تنگا ہونے کی تصویر آپ بھی دیکھیے اور میں بھی دیکھتا ہوں۔

(اس موقع پر تصویر House میں دکھائی گئی تو ممبران نے شیم شیم کے نعرے لگائے)

سینیئر کامران مرتضیٰ، یہ اس بچی کے بھائی کو تنگا نہیں کیا گیا مجھے اور آپ کو تنگا کیا گیا ہے، اس معاشرے کو تنگا کیا گیا ہے، اس حکومت کو تنگا کیا گیا ہے۔ مہربانی کر کے اس کو ریکارڈ پر رکھیے۔ یہ ریکارڈ آپ کے پاس رہے گا۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ لڑکیاں برآمد کرنے کے لیے *suo motu action* تو لیتے ہیں۔ اس پر آج تک کسی کو شرم نہیں آئی کہ *suo motu action* لے کر اس بچی کے باپ کو بھی برآمد کروا لے۔ اس کی اتاری ہوئی شلوار کو بھی دیکھیے۔ اس تصویر کے پیچھے جو لوگ نظر آ رہے ہیں ان کو بھی دیکھیے۔ یہ ۲۹ دسمبر کو رپورٹ ہوا ہے۔ ۲۹ دسمبر سے آج تک ۱۸ دن ہو گئے ہیں۔ آج تک کسی نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔ یہ کالا لک ہے جو ہمارے منہ پر مل دی گئی ہے۔ یہ ہمارے لیے جنرل صاحب کی طرف سے تحفہ ہے۔ یہ جنرل صاحب کا 7 points کا ایجنڈا ہے جو آپ نے بھی دیکھا اور ہم نے بھی دیکھا۔ یہ روشن خیالی ہے۔ اس بچے کی شلوار اتاری گئی ہے کل دوسرے لوگوں کی بھی شلواں اتاریں گی۔ جناب! میں معذرت چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میں رضا ربانی صاحب۔

سینیئر میاں رضا ربانی، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ متحدہ اپوزیشن کا یہ فیصلہ تھا کہ ان چار نکات پر جن میں سیاسی workers کی قید و بندش بشمول جناب انٹر میٹل صاحب، یہ disappearances or ghost prisoners کا مسئلہ اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کے طے میں bomb blast اور چیف منسٹر کے دفتر کے ساتھ ایک ایجنسی کے شخص کو arrest کرنا جو کہ وہاں پر بم رکھ رہا تھا۔ ان چار مسئلوں پر متحدہ اپوزیشن کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ ان کو protest کرنے کے لیے ہم ایک token walkout کریں گے تاکہ اس کو high light کیا جا

سکے اور یہ ہمارا غم و غصہ reflect کرے۔

(اس موقع پر متحدہ اپوزیشن نے ہاؤس سے token walkout کیا)

Mr. Chairman: Now, I will take up the points of order from the treasury side. Yes Mr. Thahim.

سینیئر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم (وفاقی وزیر برائے لوکل گورنمنٹ)، شکریہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں سینیئر کی حیثیت سے بول رہا ہوں منسٹر کی حیثیت سے نہیں بول رہا۔ بھنڈر صاحب کا جو قتل ہوا ہے اس پر مجھے بہت دکھ ہے کیونکہ وہ legal profession سے تھے، ہم بھی legal profession میں تھے۔ اس کے لیے ایک بھائی نے کہا کہ عدلیہ، ہائیکورٹ کے سامنے قتل ہوا ہے، یہ بھی صحیح ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ اسی شہر میں previous government میں جسٹس منیر احمد خان کا قتل ہوا، وہ شریعت کورٹ کے جج تھے۔ اس کا آج تک پتا نہیں چلا۔ میرے دوستوں نے کہا کہ عدلیہ protection دے۔ وکیل ہونے کی حیثیت سے میں افسوس سے کہتا ہوں کہ عدلیہ خود کو protection نہیں دے سکتی تو آپ کیا expect کرتے ہیں کہ وہاں لاہور ہائیکورٹ میں عدلیہ کسی کو protection دے گی۔ جناب! عدلیہ پر attack ہوا، very deplorable، وہ خود کو protection نہیں دے سکتے، جج صاحبان نے کورٹ کر دیا جبکہ ایک دو مہینے کے لیے دوسرا جج آیا۔ جس institution کے سوئی گیس کے cases پڑے ہونے ہیں، ہم روز committees میں بیٹھتے ہیں۔ عدلیہ اپنا decision implement نہیں کر سکتی تو ہمیں کیا protection دے گی۔ اسی لیے میں عرض کروں گا کہ آئندہ کے لیے یہاں عدلیہ کا نام نہ لیا جائے۔ مجھے اور بہت سی باتیں کرنی ہیں لیکن relevant یہ ہے کہ بھنڈر صاحب کا جو قتل ہوا ہے اور اس میں کہا جاتا ہے کہ یہ عدلیہ کے سامنے ہوا ہے اور عدلیہ نے کچھ نہیں کیا۔ عدلیہ کیا کر رہی ہے۔ عدلیہ ہمارے لیے بھی کیا کر رہی ہے، میں criticise نہیں کرتا مگر میں آپ کو حقائق بیان کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ ہمارے کسی بھائی نے یہ نہیں کہا کہ ہم بھنڈر صاحب اور اس کی family کے لیے فاتحہ پڑھیں۔ دشمنی تو تھی یا ہو مگر قتل قتل ہوتا ہے، law and order کی situation اتنی ہوئی ہے کہ وہاں سات آدمی قتل

ہوئے ہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں، دشمنی کی وجہ سے تو قتل ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے ہیں۔
 میں conclude کرنے سے پہلے parliament lodges پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔
 جیسے میرے بھائی آغا صاحب نے کہا اور کچھ ہمارا بھی دوش ہے جو کہ وہاں رستے ہیں، میں بھی
 وہاں رہتا ہوں اور بہت سے Ministers بھی رستے ہیں، ان کو بھی protection نہیں ہے،
 کوئی بھی دیکھنے والا نہیں ہے۔ جناب! وہاں جو servant quarters ہیں ان میں بہت سے
 illegal لوگ پڑے ہوئے ہیں، CDA نے کبھی پرواہ نہیں کی کہ کیا کریں۔ وہاں پر سو دو سو
 آدمی servant quarters میں illegal پڑے ہوئے ہیں، وہ کیا دھندہ کرتے ہیں اس سلسلے
 میں CDA یا Ministry of Interior نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ جناب! اگر آپ کبھی آکر
 دیکھیں تو قتل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ criminals ہیں، لفٹ میں ہمارے ساتھ آتے جاتے
 ہیں، وہ Senators اور MNAs صاحبان کے ساتھ آتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، Check
 up نہ گیٹ پر کر سکتے ہیں اور اگر کرتے ہیں تو protest ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کی بے عزتی ہو
 رہی ہے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جناب اس پر آپ توجہ دیں کیونکہ Parliament
 Lodges Speaker اور Deputy Speaker کے control میں ہیں تو protection دینی
 چاہیے، نہیں تو کچرا لگا ہوا ہے۔ ہم Parliament House سمجھتے نہیں ہیں کہ چتا نہیں کیا ہے۔
 جیسے آغا صاحب نے جو کہا ہے تو میں اس کو بھی support کرتا ہوں۔ آخر میں کہتا ہوں کہ
 بھنڈر صاحب کے لیے دمانے خیر کی جائے۔ Then I will take my seat! اگر کوئی اور کرتا ہے،
 نہیں تو میں ہی دما مانگ رہا ہوں۔

(اس موقع پر فاتحہ کی گئی)

سینیئر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق قہسیم، ہم اپنے گریبان میں بھی دکھیں، ہم

بھی تعاون کریں۔ Thank you very much sir۔

جناب چیئرمین، رانجھا صاحب نہیں ہیں، کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیئر لیاقت علی بنگرانی، جناب چیئرمین اباری تو۔۔۔

جناب چیئرمین، اس طرف کے جو نام تھے، ان میں آپ کا نام نہیں تھا۔ مجھے یہاں

ختم کر لینے دیں کیونکہ ان کی باری ہے، اس کے بعد اگر وہ آ گیا۔ حافظ حسین صاحب کا نام بعد میں آتا ہے، یہاں سے مجھے ایک دو speaker پھر میں آپ کے پاس آتا ہوں۔

سینیٹر کٹوم پروین، جناب! ان کو floor دیا ہے یا مجھے floor دیا ہے؟

جناب چیئرمین، کٹوم پروین صاحبہ کو ذرا سن لیں کیونکہ یہ بڑی دیر سے اس کا wait کر رہی ہیں۔

سینیٹر کٹوم پروین، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب چیئرمین صاحب! میرے ایک دو points of order ہیں۔ جناب! جہاں تک رضوانہ زبیری صاحبہ کی بات ہے تو ہمیں اس پر بھی افسوس ہے، ہماری colleague ہیں، دوست ہیں۔ مگر کوئی بھی report آنے سے پہلے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایجنسیوں نے کیا ہے، یہ مخالفوں نے کیا ہے کیونکہ ابھی کوئی report House کے سامنے نہیں آئی ہے۔ جناب آغا صاحب نے اس کی وضاحت کی ہے مگر میں دو تین باتوں کی وضاحت آپ کے سامنے کروں کہ پچھلے سال آپ خود تشریف لے گئے تھے۔ نکتہ مرزا، عابدہ سیف اور خود میرے گھر میں، آغا صاحب کے گھر میں اس قسم کی وارداتیں ہوئیں۔ یہ نہیں ہے کہ کسی ایک party سے کوئی ضد ہے یا دشمنی ہے، چور کی کسی سے بھی دوستی نہیں ہے۔ جناب! دو، تین چیزیں آپ کو بتانی تھیں اور آپ نے اس کو approve بھی کیا تھا۔ ہم نے ایک کہا تھا کہ ہمارے جو شیشے کے دروازے ہیں آپ وہاں grill لگا دیں اور CDA سے بار بار کہا ہے، پتا نہیں کوئی tender کا مسئلہ ہے یا کیا ہے کیونکہ CDA کی اپنی monopoly ہے، وہ نہیں ہونے دے رہے ہیں۔ اگر وہ grill لگ جائے۔ جناب! ایک حدیث ہے کہ "اپنے اونٹ باندھو اور پھر توکل کرو" ہم نے اپنے گھر کو safe نہیں کیا تو ہم چور سے چوری کا کیا گھ کریں۔ ہمارے شیشے کے دروازے ہیں کوئی بھی بندہ آ کر، اس کو پانچ منٹ کے اندر کاٹ کر جو واردات کرنا چاہتا ہے، وہ کر سکتا ہے۔ Specially ان متاثرین میں خواتین ہیں، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شاید چور یہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کے پاس کوئی جیوری وغیرہ ہو گی۔

جناب! ہم لوگوں نے آپ سے ایک اور بات کی بھی approval لی تھی کہ کیرے

لگا دیے جائیں اور جو ہمارے دونوں sides سے gates بند ہوتے ہیں، ان پر شام کے وقت یا رات کے وقت guards بیٹھنے چاہئیں تاکہ انہیں پتا چلے کہ آنے جانے والے لوگ کون ہیں، کیا movement ہے۔

جناب! سب سے بڑی چوتھی بات جو میں آپ کے notice میں لانا چاہتی ہوں، وہ بات یہ ہے کہ جتنے بھی اپنے lodges کے صفائی والے بچے ہیں، روزانہ ایک یا چہرہ صفائی کرنے کے لیے آ جاتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کون لوگ ہیں، کہاں سے آتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ ان کا اس میں صرف فائدہ یہ ہے کہ جو بندہ تین ہزار تنخواہ مانگتا ہے، وہ دو ہزار میں agree کر لیتے ہیں توں نہ سہی تو ہو آ جا۔ جناب! اس طرح کے لوگوں کی آمد بھی ان کو بتا سکتی ہے کہ کون سا member گھر پر ہے، کون سا member باہر گیا ہے، کون سا member چھٹیوں پر ہے، کون سا member out of country ہے۔ آپ نے بڑی effort کی ہے، آپ نے police کو efficient کیا ہے۔ Gate پر، reception پر، اس میں جہاں ہماری حفاظت ہے، ہمیں تکلیف بھی ہے کہ ہر دو منٹ کے بعد ڈگنی کھول کر تلاشی لی جا رہی ہے کہ جیسے ہم کسی دوسرے شہر سے آئے ہیں، اپنے شہر کے اندر ہیں۔ اگر یہاں local administration ہے، جناب! اس کا قصور ہے، اگر local administration جس کا کام guards رکھنا ہے جس کا کام lodge کی صفائی کرنا ہے، جس کا کام lodges کی دیکھ بھال کرنا ہے تو وہ خود کیوں نہیں کرتے۔ اس چیز کو بھی آپ لوگ take up کریں کہ جو لوگ وہاں پر دن رات بیٹھے ہیں، یہ ان لوگوں کی معلومات کے مطابق جب ہم members گھروں پر نہیں ہوتے، جب یہ چوریاں ہوتی ہیں۔ جناب! کوئی بھی چور گاڑی پر بیٹھ کر نہیں آتا، کوئی بھی چور اپنی تلاشی دینے کے بعد اندر نہیں جائے گا۔ یہ اندر کے بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، police کی کارکردگی سے زیادہ administration کو جناب! آپ سختی سے کہیں۔

آپ نے پچھلے سال کیمروں کا بھی وعدہ کیا تھا، جناب! آپ نے grill لگانے کے لیے بھی بات کی تھی، مگر یہ کام کیوں نہیں ہو رہا یا کیوں delay ہو رہا ہے۔ کچھ چوریاں ہونی باقی ہیں، شاید اس وجہ سے نہیں ہو رہا ہے۔ جناب! اس پر ایک action لیں۔

جناب! بھنڈر صاحب کے قتل کی بات ہو رہی ہے، ہمیں افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی

مغفرت فرمائے۔ جناب! ایسا ہر دور میں ہوتا رہا ہے، ہماری گورنمنٹ کو مورد الزام ٹھہرانا، کوئی ابھی بات نہیں ہے۔ بی بی کے دور میں ان کا اپنا بھائی چند فرلانگ کے فاصلے پر قتل ہو گیا۔ جناب! ہر دور میں قتل بھی ہوئے ہیں، bomb blasts بھی ہوئے ہیں۔ چوریاں بھی ہونی ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ مسلم لیگ کے دور میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب! تیسری بات یہ ہے کہ میں اپنے سوال کی طرف توجہ دلاؤں اور سیکرٹری راجہ این صاحب بیٹھے ہیں، میرے سوال کا دوہینے کے بعد بھی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ جناب! کیوں موصول نہیں ہوا ہے؟ دو مہینے کے بعد کوئی ایسی logic ہے کہ جواب نہیں دینا چاہ رہے۔ اس لیے کہ میں نے سوسائٹیوں کے متعلق پوچھا ہے، وہ سوسائٹیاں جو corruption کر رہی ہیں، وہ سوسائٹیاں جن کی بیس بیس دفعہ FIRs کئی ہیں، ان کو کیوں نہیں highlight کیا گیا۔ جناب! میری عرض ہے کہ میرا سوال Justice and Law کو دیا جائے، میرا question committee کو refer کیا جائے۔ جناب! مجھے اب کسی CDA سے جواب کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو میں تحریک استحقاق جمع کراؤں گی۔ دو مہینے کے بعد بھی مجھے کہا جاتا ہے کہ جواب نہیں ہے۔ کیوں کسی چیز کا جواب نہیں ہے؟ کیا میں نے کوئی ایسی چیز پوچھی ہے جو قانون کے دائرے میں نہیں آتی یا قانون کے دائرے سے باہر ہے؟ جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین، کونسا سوال ہے؟ آپ کے سوال کا کیا نمبر ہے؟

سینیٹر کٹوم پروین، 12 نمبر ہے۔

جناب چیئرمین، اس کو follow کر لیں گے اور جیسے آپ کہتے ہیں، اگر next اس

میں جواب نہ آیا تو انشاء اللہ اس کو رکھ لیں گے۔

سینیٹر کٹوم پروین، جناب! میرا سوال Law and Justice Committee کو

refer کیا جائے۔ میں وہاں پر سوال کر لوں گی۔ مجھے پتا ہے جواب نہیں آنے گا۔ جناب! ایک

سوسائٹی ایسی ہے جس کے خلاف 20 FIRs کئی ہیں اور وہ اب بھی سوسائٹیاں launch کر رہی ہے اور لوگوں سے پیسہ بنور رہی ہے۔

سینیئر گلشن سعید، میں بھی اس کو second کروں گی۔ یہاں پر ہماری سینیٹ کی جو سوسائٹی بنی ہوئی ہے، اس کی کارکردگی بھی zero ہے اور دو سال ہونے کے بعد ابھی تک ان کے پاس نہ زمین ہے، نہ کچھ ہے۔ جیسے پہلے مندوخیل صاحب نے کیا ہے، یہ بھی ہمارے ساتھ کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی جتنی societies ہیں، عوام کا پیسہ دن رات کھا رہی ہیں، ان کا سوال وہاں refer کیا جائے، ہم بھی وہاں جائیں گے اور question کریں گے کہ ابھی تک کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی یہاں کی جو کمیٹی ہے، اس کی general body meeting بلائیں، اس کو دکھیں۔ کیوں نہیں بلاتے؟ general body meeting میں آتا ہوں، ذرا یہاں کے speakers لے لوں۔

سینیئر گلشن سعید، اس سلسلے میں ہم آپ سے ملتے ہیں، آپ کے چیمبر میں بات کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، میں حاضر ہوں۔

سینیئر کلثوم پروین، جناب! میرا question refer کیا جائے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے next rota day تک دیکھ لیں، اگر اس session میں نہیں آتا تو بالکل کر دیں گے۔ Next rota day تک یہ session دیکھ لیں، ورنہ بالکل کر دیں گے۔ چار پانچ اور بھی ممبران ہیں۔ جی رانجھا صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر خالد رانجھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! پہلے تو میں سمجھتا ہوں کہ سینیئر کلثوم نے جو بات سوسائٹی کے متعلق کی ہے، اگر ہم meeting of the society call کریں گے تو پھر وہی لوگ ہوں گے جو انچارج ہوں گے اور شاید آپ کے سامنے وہ picture آ سکے، it is a public issue and taking public money میں سمجھتا ہوں کہ

the matter should be looked into and it is of course under your patronage.

اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ Chairman of the Senate is the Patron of the Society.

Mr. Chairman: I may clarify, I am not, I am just a member like

anybody.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، اہم بات ہے you are out of this mud لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے اگر CDA کو اس موضوع پر بلایا جائے تو شاید it will contribute to transparency. جہاں تک عارف بھنڈر صاحب کی بات ہے، ہمیں سب کو افسوس ہے، کٹوم بی بی نے بات کی کہ پہلے دور میں ہوتے رہے ہیں۔ Law and order is a perpetual problem in all countries, it is all relative. جہاں کھوسہ صاحب نے بات ختم کی، میں add کروں گا کہ یہ جو ہمارے دوست تھے، صدر بار بھی رہ چکے تھے، بار کونسل کے ممبر بھی تھے، Additional Advocate General بھی تھے اور ان پر پہلے حملہ کچھری میں attack بھی ہوا تھا اور he was fired and he almost got crippled اس کے بعد وہ ملازمین نہیں پکڑے گئے۔ میں دہراؤں گا کہ میں نے add کرنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ اس واقعہ سے چار پانچ دن پہلے SSP لاہور نے DIG لاہور کو آگاہ کیا کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے، ہمیں یہ reports مل رہی ہیں کہ وہ لوگ جو مفرور ہیں، وہ دوبارہ اور اس سے دو چار دن پہلے کورٹ میں بھی یہ بات ہونی تھی in those SP and DIG were in notice کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے اور اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ اس لحاظ سے یہ کہنا کہ ہمارے پر تنقید، یہ تنقید کی بات نہیں ہے، میں بات کر رہا ہوں کہ how to improve? تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہیے، law and order is a problem میں سمجھتا ہوں اور آج اس Floor سے کہوں گا کہ کیا وجہ ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ جو process of law ہے وہ صحیح نہیں چل رہا۔ اگر وقت پر مفرور پکڑے جائیں تو واقعہ نہ ہو۔ اگر عدالتیں وقت پر فیصلہ کرتی جائیں تو ایسا واقعہ نہ ہو۔ آج larger issue یہ ہے کہ کیا ہمارے ہاں جو پولیس ہے are they performing the duties? میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں جرم کا چتا ہوتا ہے۔ کیا وہ جرم جس میں ملزم ہوتے ہیں، کیا وہ پکڑے جا رہے ہیں؟ اگر ملک میں ہیں تو کیوں نہیں پکڑے جا رہے؟ تو پہلی بات یہ ہے، آج ہم یہ فیصلہ کریں کہ every SHO should be countable every month

کہ میں نے کتنے مفروز پکڑے ہیں اور جہاں تک عدالتی عمل ہے ' law says that trial requirement comply یہ law کی requirement ہے۔ اگر یہ should go day to day with ہونی شروع ہو جائے اور لوگوں کا نظام عدل پر اعتماد پیدا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ جو شکوک و شبہات ہیں ' یہ دور ہو جائیں گے اور یہ جو چوری ہو رہی ہے ' اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ میں نے کون سا پکڑا جانا ہے۔ اگر پکڑا گیا تو میرا کون سا trial ہونا ہے۔ the uncertainty in the air about the legal system میرے خیال میں یہ cause ہے اور آپ کی وساطت سے میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں let us attend to post positions, arresting of those people who run away ' جی ' arresting of... from law مفروز کو پکڑا جائے اور دوسری بات آپ کی وساطت سے

getting in touch with Chief Justices of all the Provinces and ensuring that when the law provides day to day trial that trial should proceed day to day.

اور میرا خیال ہے کہ بہت سادہ مارک ہو جانے کا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، عبد الخالق میر زادہ۔

سینیئر ڈاکٹر عبد الخالق میر زادہ، چیئرمین صاحب! بہت مہربانی۔ رخصتہ زبیری صاحبہ کا مسئلہ، گل فرخندہ صاحبہ کے 'ہیٹ' کا جو مسئلہ پیش ہوا تو میرے ساتھ بھی یہ ہوا۔ مجھ کے روز میں لاہور گیا ہوا تھا، بھٹے کے روز ہماری Environment کی اور Housing کی meeting تھی۔ مجھے اور بھٹے کی رات کو ساڑھے تین بجے میرے گھر پر بھی حملہ ہوا۔ میرا وہی ٹیلیٹ ہے جو عابدہ سیف کا تھا۔ پچھلے سال غالباً اس کی پیچھلی بالکونی کی طرف سے چور گھسے تو وہاں انہوں نے grill لگا دی تھی، اس رات ساڑھے تین بجے پندرہ منٹ تک تین آدمی زور لگاتے رہے دروازے کو توڑنے کے لیے لیکن اندر کیونکہ میرے بچے موجود تھے اور انہوں نے ہاتھ دھمکتا ہوا بتایا کہ ہم غاموش رہے اور تین آدمیوں کے چھ پاؤں نظر آتے تھے، دروازہ نیچے سے چھ چھ انچ آدھا اندر کو آیا اور پتا نہیں پندرہ منٹ کے بعد ان سے دروازہ نہیں ٹوٹ سکا تو وہ چلے گئے۔

کمال علی آغا صاحب نے جو اتنی اچھی صورت حال اور اس کا علاج پیش کیا اور ہماری کٹھن بلدی صاحبہ نے۔ اگر ان باتوں پر عمل نہ ہوا تو یہ بالکل غیر محفوظ ترین علاقہ ہو گا اور یہاں سیاسی غلط فائدہ اٹھانے والے یا ملک کے جو دشمن لوگ زیادہ سے زیادہ حملے کریں گے۔ لہذا میری رائے یہ ہے اس ایوان بالا میں 'اس کے توسط سے' آپ کی مہربانی اور آپ کی کوششوں سے ہر building کو ہر رات پانچ بجے کے بعد صبح تک بند ہونا چاہیے اور وہاں guard ہونا چاہیے۔ ہر آنے جانے والے کی report وہاں ایسی لکھی جانی چاہیے جیسے خزانہ کے خاص دفتر میں کوئی آدمی جاتا ہے۔ ورنہ یہ آپ کا جو خزانہ، سب سے قیمتی قسم کا سرمایہ آپ کے جو Parliamentary حضرات جو honourable Members ہیں، ان کے اور ان کے بچوں کے اندر یہ خوف طاری ہو گیا تو ملک کا بہت زیادہ نقصان ہو گا۔ چنانچہ اگر میرے flat کا دروازہ ٹوٹ جاتا، وہاں سوائے بچوں اور کتابوں کے اور کچھ نہیں تھا لیکن بہر کیف یہ اوپر سے بھی چور آتے ہیں۔ بعض دفعہ مجھے بتایا جاتا ہے کہ اوپر light on ہوتی ہے 'off ہوتی ہے۔ وہ کون on، off کرتا ہے؟ اور اتنی بڑی، میں بازاری لفظ استعمال کر لوں، "لفٹنگ پارٹی" نظر آتی ہے ہماری lodges میں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کو کہا جائے کہ ایک رات آپ اس ماحول میں رہیں تو آپ نہیں مانتے گے۔ بالکل کوئی safe نہیں ہے، بالکل کوئی احتیاط نہیں ہے اور اتنے بیکار اور فضول آدمی، جیسے آغا صاحب نے بھی فرمایا، وہاں باقاعدہ رہ رہے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ہمارے ایم کیو ایم کے ساتھی ہیں مشہدی صاحب، انہوں نے جب flat لیا تو ان کے گھر میں سے ساڑھے تین ہزار شراب کی خالی بوتلیں نکلیں۔ کیا ایک سینیئر یا ایم این اے ساڑھے تین ہزار بوتلیں ساڑھے تین سال میں پی سکتا ہے؟ کئی لوگوں کے گھر میں بیس تیس آدمی رستے ہیں۔ وہاں مہمان خانے بنے ہوئے ہیں۔ وہ کون ہیں؟ وہ کیا ہیں؟ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ کیا کریں گے؟ اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ یہ کسی بھی حکومت کے سنبھالنے میں بات نہیں آئے گی۔ لہذا فوراً پارلیمنٹ لاجز کو ایک محفوظ مقام بنا دیا جائے۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب نے بھی کہا، میں نے بھی عرض کیا کہ آپ کا بھی تعاون چاہیے flow of visitors کو restrict اور regulate کرنا پڑے گا یہ بہت ضروری ہے۔

Identification یہ کرنی پڑے گی، اس میں آپ کا تعاون بھی چاہیے۔ دونوں administration ذمہ سیکر صاحب اور ذمہ چیئر مین صاحب بیٹھ کر آپس میں اس کو دیکھیں گے۔ اور انشاء اللہ۔

ایک معزز رکن، جناب والا وہاں ایک بڑا ہال بنایا جائے جہاں معزز سینئرز کے مہمان آکر بیٹھیں۔

جناب چیئر مین، سب ممبرز یہی کہہ رہے ہیں اسی پر سب ممبروں نے اعتراض کیا تھا کہ نہیں جی ہم public representatives ہیں، ہمارے لوگوں کو un-hindered آنے دیا جائے۔

سینئر گلشن سعید، جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر اس کے مہمان ایسے ہونگے خود جو ڈائریکٹر ہے، ان لوگوں نے یا care takers نے کوارٹر اور چھتے گراجز کے اوپر کمرے بنائے ہیں انہوں نے خود کرائے پر ایسے فضول لوگوں کو دیے ہونے ہیں۔ وہی گھومتے پھرتے ہیں وہ غالی کروانے جائیں اور گراجز کے اوپر جو کمرے ہیں وہ سینئرز اور ان کے لیے ہیں جو گاڑیاں نیچے کھڑی کریں۔ اپنے اگر سرکاری ڈرائیور رہنا چاہیں تو رہیں۔ یہ ہے جناب! صورت حال وہاں پر جو ہمارے لیے انہوں نے سنٹر بنائے ہوئے ہیں وہاں پر اندر لوگ بیٹھ کر عجیب و غریب سگریٹ پیتے ہیں۔ کھوم کو پتہ ہے اس بات کا۔

جناب چیئر مین، جی مند و خیل صاحب۔

سینئر عبدالرحیم خان مند و خیل، یہ ہے کہ محترمہ صاحبہ۔۔۔

Mr. Chairman: Let us hear Mr. Mandokhel sahib please.

سینئر عبدالرحیم مند و خیل، جناب والا!

(مداخلت)

سینئر گلشن سعید، کافی مواد پکڑا بھی گیا تھا جو کہ سامنے نہیں آیا، ہم آج آپ کو بتا رہے ہیں کہ ہمیں پتہ چلا تھا کہ یہاں سے انہوں نے کوارٹر سے بہت سی چیزیں پکڑی اور پھر وہ بچی ہیں۔ اسی طرح کے لوگ رات کو جب walk کرنے نکلو تو عجیب و غریب لوگ cross

کرتے ہیں ہمارے بھائی صبح کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے صبح کہا کہ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ آپ ان کو نارمل لوگ نہیں سمجھ سکتے جو رات کو پھر رہے ہوتے ہیں تو ایک ایک کارڈ بھی ایک ایک بلڈنگ کے لیے اگر ہو تو وہ بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اتنا بھی نہیں کر سکتے سیکورٹی کے لیے۔ ایک ایک بلڈنگ پر ایک کارڈ ساری رات پھرتا رہے تو کم از کم وہ کچھ تو دیکھ لے گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ یہ مسئلہ کئی دفع اٹھا ہے مگر ابھی تک کوئی سدباب نہیں ہوا۔
Thank you very much.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالحق پیرزادہ، کسی کے لیے بندہ آج یہاں نہیں ہے اور رات کو حملہ ہوا ہے تو یہ اندر کے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین، جی عبد الرحیم خان مندوخیل۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، محترمہ مکتوم پروین سے وہ جو انہوں نے اپنے question کے بارے میں کچھ احتجاج کیا تو اس حوالے سے پھر محترمہ گلشن سعید صاحبہ نے وہ الفاظ استعمال کیے کہ مندوخیل نے کچھ بات، انہوں نے فرمایا۔ نہیں میں یہ عرض کر رہا ہوں ذرا correct ہو۔ میں سمجھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ ایاز خان مندوخیل کی بات کر رہی ہوں گی۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، وہ explain کریں ذرا، ہاں یعنی امریکہ۔

جناب چیئرمین، آپ نے کہا کہ مندوخیل صاحب، تو۔۔۔

سینیٹر گلشن سعید، یہ والے مندوخیل نہیں، پہلے جو تھے آپ کی بات نہیں کر رہی، جنہوں نے سوسائٹی بنائی تھی۔

جناب چیئرمین، وضاحت کر دیں۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، ایسا نہیں میں بھی گناہ کار آدمی ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں لیکن یہ ہے کہ جو correct position ہو اور جناب والا اصل بات یہ ہے کہ آج ہم Parliamentary اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے اپنے پارلیمنٹ لاجز میں 13 کروڑ عوام کو ہم کیا بچائیں گے؟ ابھی ہماری حفاظت یہ ہے، یہ مسئلہ ہے آپ اندازہ لگائیں۔ یہ پوزیشن ہے۔

جناب چیئرمین، جی مسز بھگتنی۔

سینیئر لیاقت علی بھگنئی، شکر یہ۔ جناب چیئر مین صاحب! پتا نہیں ہمارے ڈاکٹر شیر انگن صاحب کو کبھی کبھی ایک آدمہ خوبصورت بملے کہنے کے لیے، ان کی عادت ہے کہ وہ حقائق کاغذوں بھی کرتے ہیں اور ان کو قتل بھی کرتے ہیں۔ ۶ دسمبر ۲۰۰۶ کو جب صوبہ سرحد میں واقعہ رونما ہوا اس کے فوراً بعد ہم نے جو پہلا بیان جاری کیا وہ یہی تھا جو آج session کے پہلے ہی دن شیر انگن صاحب نے، سرکاری لوگ اپنے سرکاری میسجس سے، یہ بات کہہ دی کہ صوبہ سرحد میں امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں اور علماء کرام حکومت کرنا نہیں جانتے۔

جناب چیئر مین! بات یہ نہیں ہے وہ ان ایسی چیزوں کو بڑے light لے لیتے ہیں یہ ایک ملک ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر اعتبار سے مالا مال، ایک ملک دے دیا ہے۔ ہماری قیمتی اور الیہ یہ ہے کہ ہم نے ساٹھ سال میں اس ملک کو کبھی بھی صحیح ٹریک پر چلانے کی کوشش نہیں کی۔ مجھے انتہائی ہمدردی ہے ان سینیئر حضرات سے جن کے لاجز میں چوریاں ہوتی ہیں اور اگلے دن وہ FIR درج کراتے ہیں۔ جناب چیئر مین صاحب! یہ سب سٹلی باتیں ہیں۔ وہاں پر ہر ایک پر نظر ہے ہر آنے جانے والوں کا انہیں پتا ہے اب محترمہ رخصانہ زبیری صاحبہ کے کمپیوٹر کی جو چیزیں چوری کی گئی ہیں، میں سمجھتا ہوں جیسے پیرزادہ صاحب کہہ رہے تھے، لفنگے، لفنگوں کا کام نہیں ہوتا جی، یہ باقاعدہ trained چور ہیں اور جن کو ایک ٹاسک دیا جاتا ہے خواہ ان کا تعلق Treasury Benches سے ہو یا Opposition Benches سے ہو، ان کو کسی چیز کی تلاش ہوتی ہے جو وہاں جا کر وہ ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

جناب چیئر مین صاحب! اس وقت جو صورت حال بلوچستان کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے کامران بھائی نے اس کی مکمل تصویر کشی کی لیکن شاید وہ ایک بات بھول گئے کہ اسی ہاؤس میں تھوڑی دیر پہلے ہمارا فاضل سینیئر کہہ رہا تھا کہ 700 افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ میرے کامران بھائی نے کہا کہ اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہیں جبکہ ہمارے Minister for Interior نے تربت میں پریس کانفرنس کر کے خود اس بات کا اعتراف کیا کہ ساڑھے چار ہزار بلوچ نوجوانوں کو ہم نے گرفتار کیا اور یہ بات اخباروں میں بھی آچکی ہے۔ جناب چیئر مین! کسی بھی مملکت میں لوگوں کی جان و مال کی حفاظت حکومت کے بنیادی فرائض میں سے ایک فریضہ

ہے۔ اس وقت harassment اور خوف کی ایسی کیفیت طاری ہو گئی ہے کہ لوگ اپنے گھروں سے نکلنے کے وقت بھی کافی بے چینی اور اضطراب کے ساتھ اپنے offices جاتے ہیں، تاجر اپنی دوکانوں پر جاتے ہیں، طلباء کالجز کو جاتے ہیں پروفیسرز اپنے اداروں میں چلے جاتے ہیں اور پھر جیسا کہ مندوخیل صاحب نے فرمایا اور انہوں نے بڑی صحیح نشاندہی کی ہے کہ جب پارلیمنٹ کے اراکین کی جان و مال محفوظ نہیں تو پھر 15/16 کروڑ عوام کیا سوچیں گے؟ مجھے وہ منظر انتہائی کرناک نظر آیا جب اختر میگل صاحب جو ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس بھی رہے ہیں، وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں اور ان کا سیاسی حوالے سے ایک انتہائی اہم مقام ہے اور ان کو آزادی ہے وہ وہاں پر جو بھی پرامن طریقے سے کرنا چاہیں۔ ان کو اس انداز میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے گویا کہ وہ کوئی اخلاقی مجرم ہیں۔ جناب چیئرمین! سیاسی آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہوتا ہے اور ہمیں اس سے deny نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

جناب چیئرمین، اب مختصر رکھیں۔ دو، دو منٹ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرزی، جناب چیئرمین صاحب! میں صرف اپنا احتجاج record کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سیاستدانوں کے ساتھ اور سیاسی کارکنوں کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا جیسا کہ اس وقت گوانتانامو بے میں جس طرح ان کو cages میں رکھا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیے یہ cages بنا رہے ہیں۔ یہ قوم کے عظیم تر مفاد میں ان کی بدعملی ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ قوم کے مفاد میں ہے۔ سیاسی آزادیاں دینی چاہئیں، سیاستدانوں کو اہتمام رائے کی مکمل آزادی دینی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں، میرے نقطہ نگاہ سے یہ عمل ملک کے وسیع تر مفاد میں ہے کہ مجھے کہنا چاہیے کہ مجھ پر، میرے خیال پر، میری سوچ پر قدغن نہیں لگانا چاہیے اور مجھے اس طرح ایک اخلاقی مجرم کی حیثیت سے وہاں عدالت میں پیش کر کے آپ دنیا کو کیا message دینا چاہتے ہیں کہ یہ ایک بڑی سی جیل بن چکی ہے اور مملکت پاکستان کو ہم نے جیل کی شکل دے دی ہے۔

آخر ہے کس کے بس میں میرا شعلہ خیال

زنجیر آہنی جذبہ میرا زندہ ہوا کرے

و ما علینا الابلغ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ عمار احمد خان صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؛ میرے پاس تین speakers ہیں، جنہوں نے نام دیے ہوئے ہیں۔ ان کو ختم کر کے پھر اس پر آجاتے ہیں۔ سینئر کامل علی آغا، کیونکہ اس کے بعد Adjournment Motion بھی ہے۔

جناب چیئرمین، وہ بھی کرنی ہیں۔ دو دو منٹ ہیں، تین ممبر اور ہیں۔ میرے پاس جو نام پہلے سے ہیں، ان میں اور نام add نہیں کروں گا۔ جی عمار صاحب۔
سینئر عمار احمد خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Thank you Mr. Chairman. I beg to move a breach of privilege.

جناب چیئرمین، نہیں، یہ آگے آ رہا ہے۔ آپ point of order پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کا point ہے۔ جی رزینہ عالم صاحبہ۔

سینئر رزینہ عالم خان، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں جو point of order محترم سینئر کامران مرتضیٰ صاحب نے raise کیا ہے، اس بارے میں clarification دینا چاہتی ہوں۔ ہم سب کو اس چیز کی تکلیف ہے، پولیس کا رویہ واقعی ناقابل برداشت ہے کیونکہ عزت سب کی ہوتی ہے۔ اگر کوئی احتجاج کرے تو اس کو بے لباس کرنا، میں سمجھتی ہوں کہ اس سے زیادہ تکلیف دہ چیز اور کوئی نہیں ہے۔ جناب والا! میں یہ clarification کرنا چاہتی ہوں کہ وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات جناب طارق عظیم صاحب کو میں نے خود فی وی پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ جب اس واقعہ کا پتا چلا تو وزیر اعظم صاحب نے اس کی انکوائری کا حکم دیا ہے۔ جو لوگ اور پولیس والے اس میں ملوث ہوں گے، ان کو واقعی سزا دی جانے گی۔ یہ کہنا کہ حکومت بے حس ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس قسم کی حرکت میں جو بھی پولیس والے ملوث ہیں، میں نے وہ فی وی پروگرام خود دیکھا ہے جس میں جناب طارق عظیم صاحب سے پریس کانفرنس میں یہ بات پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کے لیے ہم خود کارروائی کر رہے ہیں اور اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ تو آپ مہربانی فرما کر اگر طارق عظیم صاحب سے اس کی تفصیل طلب کر لیں تو ایوان کو پتا چل جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ہارون اختر صاحب! you want to say something, you have conveyed to me ٹھیک ہے۔ سیمیں صدیقی صاحبہ۔

RE: HURDLES IN ADOPTION OF CHILDREN

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، جناب چیئرمین! میں چوری کی وارداتوں پر بولنا چاہتی تھی، تجاویز دینا چاہتی تھی لیکن چونکہ میری محترم ساتھی کٹوم پروین صاحبہ نے بھی وہی تجاویز دی ہیں، جو میرے ذہن میں تھیں لہذا میں ایک عوامی نوعیت کا مسئلہ اس ایوان کے توسط سے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں کہ باہر سے بہت سارے ایسے couples جن کی اولاد نہیں ہے یہاں پر بچے adopt کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ایسا ہی ایک case میری نظر سے گزرا ہے۔ ان کو بہت problems ہوتی ہیں۔ ایک couple جس نے بچہ ایڈمپٹی سے لیا اور یہ وہ بچے ہیں جن کے والدین کا پتا نہیں ہے، وہ ایک دن کا بچہ جھوٹے میں ڈال جاتے ہیں تو ایسا ہی بچہ adopt کیا گیا لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کہ اس بچے کا پاسپورٹ اور "ب" کارڈ نہیں بن سکتا کیونکہ ان کے جو guardians ہیں وہ Foreign National ہیں، وہ پاکستانی شہریت نہیں رکھتے ہیں لہذا ان کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہے۔ یا تو Foreign National پر پابندی لگا دی جانے کہ وہ پاکستانی بچوں کو adopt نہیں کر سکتے یا پھر کوئی حل نکالا جائے۔ جب میں نے نادرا سے اس سلسلے میں بات کی تو مجھے بتایا گیا کہ Islamic Ideology Council کے سپرد یہ معاملہ کیا گیا ہے۔ جب میں نے اس کے چیئرمین سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے purview میں نہیں آتا اور ہمارے ایجنڈے پر بھی نہیں ہے۔ پھر مجھے نادرا نے بتایا کہ یہ لاء کمیشن کو دیا جانے کا اور ایک قانون بنایا جانے کا کہ ایسے بچوں کو جن کے ماں باپ نہیں ہیں، ان کے کارڈ میں آدم اور حوا لکھا جانے تاکہ جب یہ بچہ بڑا ہو تو اس پر کسی قسم کا نفسیاتی اثر نہ پڑے لیکن جب بچہ بڑا ہوگا تو وہ ضرور استباہ شور ہوگا کہ وہ سمجھ سکے گا کہ میرے ماں باپ کی جگہ آدم اور حوا کا نام لکھا ہوا ہے اور کئی ایسے بچے بھی ہو سکتے ہیں تو اس issue کو resolve کیا جائے۔ 2000ء میں بھی بچہ adopt کیا گیا تھا، American national couple آیا، اس نے بچہ لیا اور بچے کے parentage میں اس کے guardian کا نام ڈالا گیا تو ایسے ہی facilitate کیا

جائے اور priority basis پر ایسے cases کو حل کیا جائے۔ وہاں باہر سے جو لوگ آتے ہیں وہ indefinitely یہاں نہیں رہتے، وہ اپنے دور کے رشتہ داروں کے پاس ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ اس مسئلے کو دیکھا جائے۔ سارا process ساری کارروائی ہوگئی، بلقیس ایچی نے بھی ہینڈ اوور hand over کر دیا وہ ایک دن کا بچہ تھا، اب وہ بچہ اڑھائی، تین ماہ کا ہو گیا ہے۔ ان کو court نے بھی guardianship دے دی ہے، امریکن اسمبلی نے بھی سب clear کر دیا لیکن نادرا میں وہ معاملہ اٹکا ہوا ہے۔ یہاں پر وزیر قانون بھی نہیں اور وزیر داخلہ بھی نہیں ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ آپ ان سے کہیں کہ اس matter کو جلد از جلد solve کیا جائے۔ اس سے پاکستان کی بھی بدنامی ہوتی ہے کہ پاکستان کے ادارے کسی matter کو solve نہیں کرنا چاہتے بلکہ اسے linger on کرتے ہیں۔ یہ میری آپ سے گزارش تھی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، سینیٹر آغا پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، شکریہ جناب چیئرمین۔ جس طرح میرے سارے colleagues نے رخصانہ زیری صاحبہ کی لاجز میں چوری کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے، جناب چیئرمین! آپکو معلوم ہوگا کہ جب سے ہم سینیٹر بنے ہیں اس کے بعد ہمارے ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والی lady Senator کی بھی اسی طرح چوری ہوئی۔ مسلم لیگ والوں کی بھی چوری ہوئی ہے، ہم واویلا کرتے رہے، بتاتے رہے، بتاتے رہے۔ میں آپ کو ایک قصہ سناتی ہوں کچھ عرصہ پہلے میں اور کٹوم پروین صاحبہ، ہم سیڑھیوں سے اوپر جا رہے تھے تو وہاں پر ہمارے فلیٹوں پر اتنے زیادہ لڑکے تھے، آپ یقین کریں کہ ڈانس کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے دروازہ کھولا اور اندر دیکھا تو لڑکے بنائیں پسنے ڈانس کر رہے تھے۔ وہ لڑکے کسی کے مہمان تھے۔ جناب والا! یہ اتنے زیادہ واقعات ہوئے ہیں۔ رخصانہ زیری صاحبہ ہماری سینیٹر ہیں، ہماری colleague ہیں، ان کی بے عزتی ہم سب کی بے عزتی ہے۔ جناب والا! سینیٹر، سینیٹر ہوتا ہے چاہے وہ ادھر بیٹھے یا ادھر بیٹھے۔ عزت ہم سب کی برابر ہے۔ مگر جس طریقے سے ان کے فلیٹ کا دروازہ توڑا گیا، ان کا سامان لے گئے یا مشینری لے گئے۔ جناب والا! اس سلسلے میں ہم بار بار بولتے رہے مگر خدا کی قسم آج تک

کوئی action ہی نہیں لیا گیا۔ آپ پورے لاجز میں اس وقت جائیں، مجھے پتا ہے کہ جب کوئی ایسی بات وہاں پر ہو تو آپ خود پہنچتے ہیں، آپ کے سیکریٹری صاحب پہنچتے ہیں اور قومی اسمبلی کا کوئی بندہ نہیں جانتا حالانکہ ان کے ممبران قومی اسمبلی کی لاجز میں بھی میسٹہ ہوا مگر وہاں پر ان کا کوئی بندہ نہیں آیا۔ آپ اس وقت وہاں جا کر چکر لگائیں، آپ دیکھیں کہ وہاں جتنے بھی لڑکے ہیں وہ آتے کہاں سے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم لوگوں نے جالیوں کو تالا لگایا، انہوں نے تالے توڑ دیے، تالے توڑ کر اندر گھس گئے۔ لاجز میں کچن کا مسئلہ بھی خراب ہے۔ وہاں پر جو صفائی والے آتے ہیں جیسا کہ کٹوم پروین صاحبہ نے کہا ہر روز نیا چہرہ نظر آتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ روز آ کر وہ تمام کمروں کی صفائی کرتے ہیں، ان کو پتا ہے کہ کس کمرے میں کیا پڑا ہوا ہے۔ رات کو جب ہم لوگ چلے جاتے ہیں یا سینیٹرز جب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں، تو جناب والا! یہ بہت serious معاملہ ہے۔ یہ پوری دنیا کے اخباروں میں چھپا کہ رخصانہ زبیری کے کلیٹ اور فرزندہ صاحبہ جو ہماری ممبر قومی اسمبلی ہیں اس کے کلیٹ میں چوری ہوئی ہے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے مگر میں اپنے بھائیوں کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ تمام چیزیں ہم حکومت پر نہ ڈالیں کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت یہ سب کچھ کر رہی ہے۔ حکومت خود کیسے اپنے سینیٹرز کی چوریاں کرتی ہے؟ یہ ہمارے ہی لوگ ہیں جو وہاں پر چاروں طرف ہوتے ہیں، آپ دیکھیں وہاں پر کوئی سیکیورٹی نہیں ہے۔ آپ یہاں سے جا کر دیکھیں کہ جتنی بھی خواتین کی لاجز ہیں، وہاں پر security ہے ہی نہیں۔ ابھی جب سینیٹ کا اجلاس ختم ہو، آپ ہمارے ساتھ چلیں، وہاں پر خود دیکھیں کہ سیکیورٹی کا ایک بندہ بھی نہیں اور سینیٹر خواتین جتنی بھی ہیں وہ اندر کمروں میں ہیں، ظاہر ہے ہم لوگ گھر بار چھوڑ کر سینیٹ کے اجلاس میں آتے ہیں، یہاں پر آ کر عوام کی نائنڈگی کرتے ہیں۔ جب ہمارے ساتھ یہ ہوتا ہے تو عوام کو ہم کیا منہ دکھائیں گے، وہ کہیں گے کہ آپ کے اپنے لاجز میں میسٹہ ہو رہا ہے، اپنے آپ کو آپ سنبھال نہیں سکتے تو ہمیں کیا سنبھالیں گے۔ یہ بڑا serious matter ہے۔ میں نے خود تین سال پہلے آپ کو request کی تھی کہ ہمارے لاجز کی جتنی بھی کھڑکیاں ہیں ان میں گرل لکائی جانے تاکہ کم از کم safety ہو۔ نیچے سے جو لوگ بھی اوپر آتے ہیں چکر لگا لگا کر، ہم نے کتنی دفعہ کلاشوفیں دیکھیں، میرے خیال میں سب سینیٹرز کو پتا ہے کہ کلاشوفیں لوگ لے کر پھرتے ہیں۔ کیا پتا کل

کیا ہو، آج تو وہ جلی توڑ کر چلے گئے اور دروازہ توڑ کر اور کمپیوٹر اٹھا کر چلے گئے ہیں۔ کل خدا نہ کرے، اللہ نہ کرے اگر آپ کے کسی سینئر کا murder ہو جائے تو پھر کیا ہوگا۔ جناب چیئرمین! یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہے کیونکہ ہمارے سینٹ میں یہی تو بندے کو پریشانی ہوتی ہے کہ ہم ہر چیز کو light لیتے ہیں۔ ہر بات کو light لے کر پھر شیراگلن صاحب کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا۔ جناب! یہ serious مسئلہ ہے۔ اللہ کے واسطے اس کو دیکھیں۔ یہ رخصانہ زیری کی نہیں بلکہ ہم تمام عواتین سینئرز کی بے عزتی ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ بھنڈر صاحب کا ہمیں خود افسوس ہے کیونکہ وہ حکومت کے بندے تھے اور حکومت کے فائدے تھے کیونکہ حکومت کبھی بھی نہیں چاہتی کہ اپنے ہی لوگوں کو وہ اس طرح کرے مگر یہ ہم سب کو افسوس ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت نصیب کرے اور آپ سے درخواست کریں گے کہ ان کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

آخر میں، میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو چوری کی واردات ہوئی، اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور ہم عواتین کو بھی شامل کریں اور کمیٹی بنا کر inquiry کریں تاکہ دوبارہ لاجز میں کوئی ایسا واقعہ نہ ہو۔ اس دفعہ تو چوری ہوئی ہے اگلی دفعہ آپ دیکھیں گے کہ کوئی بڑی واردات ہوگی۔ یہ میں آپ کو پہلے سے بتا رہی ہوں۔ آپ دیکھیے گا کہ کوئی ایسی واردات ہوگی کہ اس کو سنبھالنا بھی مشکل ہوگا۔ اس لیے اس پر کمیٹی بنائیں اور وہاں پر جتنے بھی لوگ ہیں ان کو بلائیں اور پوچھیں کہ آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے یہ کیا ہو رہا ہے اور وہاں پر سکیورٹی زیادہ کریں اور جو قاتلوں کو ہم جتنے بھی لوگ ہیں یہاں پر ڈرائیور وغیرہ سارے قاتلوں ہیں ان کو باہر نکالیں۔ جو ایم این اے اور سینئر صاحبان ہیں ان کے ڈرائیور وغیرہ کو رستے دیں، وہ ٹھیک ہے ان کو رستے دیں لیکن باقی قاتلوں کو تو ہم باہر نکالیں۔ آج ایک action لیں اور صحیح طریقے سے action لیں تاکہ خدا نخواستہ کل کوئی ایسی بات نہ ہو۔ ہماری ہمدردیاں بالکل سینئر صاحب کے ساتھ ہیں اور ہمارا مکمل تعاون ان کے ساتھ ہے اور ہم مکمل طور پر ان کو support کریں گے۔ ہم بازو کی طرح ان کے ساتھ ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، ایک کمیٹی already ہے اور ذہنی چیئرمین صاحب اور ذہنی سپیکر

صاحب دونوں مل کر اس کو دیکھیں گے اور جن جن ممبران کی ضرورت ہو گی ان کو بلائیں گے اور جو بھی آپ کی تجاویز ہیں وہ ان کو دے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہاؤس جو فیصلہ کرے گا مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، میں گزارش کروں گا کہ وہ کمیٹی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے under command ہے، یہ پارلیمنٹ لاجز اور ایم این اے ہاؤس۔ اگر یہ combined, Senate and National Assembly کی باقاعدہ Standing Committee ہو اور اس کو یہ powers ہوں کہ دیکھ بھال کرے اور ساری صورت حال investigate کرے جیسے دنیا کی دوسری پارلیمان میں یہ پارلیمانی کمیٹی بھی investigate کرتی ہے بڑے بڑے cases کو اور اگر اس طریقے سے سینیٹرز بھی اس میں شامل ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین، وہ Committees empowered ہیں، جو already ہیں انہی کو کرنے دیں ورنہ cross purpose ہو جائے گا۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، ایم این ایز کے علاوہ سینیٹرز بھی اس میں شامل ہوں۔ آپ اور سپیکر صاحب مل کر ایسی کمیٹی بنوائیں جس میں اس معزز ہاؤس سے بھی اور قومی اسمبلی سے بھی ممبران ہوں تاکہ اگر کوئی issue ہو تو اس کو thresh out کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہی دونوں یعنی ڈپٹی چیئرمین صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب اسی پر بات کر رہے ہیں کہ jointly کیسے اس کو بہتر کر سکتے ہیں، کیونکہ ابھی تک تو یہ معاملہ انہی کے پاس یعنی نیشنل اسمبلی کے پاس تھا۔ اس پر یہی بات ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس پر جو بھی پیش رفت ہو گی ہاؤس کو بتا دی جائے گی۔

سینیئر کامل علی آغا، اس میں جناب! ویسے بھی بڑا total failure ہے ایک لحاظ سے۔ ابھی تک جو کمیٹی ہے اس کا total failure ہے۔ اس پر ضرور think over کرنا چاہیے اور کوئی نیا لائحہ عمل جیسا کہ وزیر صاحب نے تجویز کیا مرتب ہونا چاہیے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی joint action committee بنا دی جائے اور آئندہ وہاں پر law and order، صفائی، canteen وہ سارے کا سارا معاملہ look after کرے اور پھر یہ بھی ہے کہ اس میں پابندی ہو

کہ دونوں Houses میں اس کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کی جائے کہ کیا betterment ہے، کیا اچھائی ہے اور کیا برائی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ اس کمیٹی پر نہ چھوڑیں نہیں تو کوئی murder وغیرہ ہو جانے کا۔

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں، میں اس کو سپیکر صاحب سے coordinate کر کے انشاء اللہ انہی lines پر سپیکر صاحب سے بات کر لوں گا اور پھر ڈپٹی سپیکر اور ڈپٹی چیئرمین اس کو دیکھ لیں گے۔ انشاء اللہ اسی line پر بات ہوگی۔ جی وقار صاحب۔

Senator Waqar Ahmed Khan: Sir, can I just give a suggestion? It is a very simple suggestion.

آپ دیکھیں کہ یہاں پر کوئی کمیٹی نہیں ہے، سینیٹ اور نیشنل اسمبلی میں there is a law and order that is maintained. There is a security arrangement. If you can duplicate the same security arrangement in the lodges,

جیسا کہ سینیٹرز اور ایم این ایز تو آئیں اور جائیں،

whoever wants to enter the premises, they should be given proper passes

اور جو passes جو ہیں proper scrutiny کے بعد دیے جائیں، جو ان کے guests ہیں وہ اس پر enter کرائیں، ان کے نام بتائیں گیٹ پر اور باقاعدہ اس کے مطابق آنا چاہیے۔ اگر آپ immediately یہ step لے لیں تو ان کی جو مشکلات ہیں وہ کافی حد تک دور ہو جائیں گی اس سے کیونکہ

that is something, that is the need of the time.

Mr. Chairman: Undoubtedly, but this was suggested earlier a year or two ago,

لیکن اس وقت پھر ممبران نے ہی بولا کہ ہم public representatives ہیں۔ اگر ہم اپنے

لوگوں کو نہ آنے دیں،

but I think we will have to enforce it, I agree with you, that is why I said we will need your cooperation.

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، میں وزیر صاحب کی تجویز سے متفق ہوں لیکن جناب چیئرمین! ہمارے ہاں دو ہزار کلومیٹر کے فاصلے سے لوگ آتے ہیں۔ وہ اتھائی غریب ہوتے ہیں۔ ان بیچاروں کا مختلف وزارتوں میں کام لگا رہتا ہے۔ ہمارے پاس وہ اکثر آتے جاتے رستے ہیں۔ اگر یہ اس طرح پاس بنائیں گے تو ان کے لیے بڑا مسئلہ ہوگا۔

جناب چیئرمین، نہیں کیوں problem ہوگا۔ جو آپ کے مہمان آنے ہیں وہ آپ بتائیں اس کو وہ پاس جاری کریں گے۔ پتا رہے گا، ریکارڈ رہے گا۔ اسی طرح monitoring ہوگی۔ یہ نہیں کہ پابندی ہے بلکہ ایک procedure آپ کو follow کرنا پڑے گا۔

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، نہیں مسئلے سے اطلاع دینا ہمارے لیے مشکل ہوگا۔

جناب چیئرمین، جب بھی آجائیں تو وہ گیٹ پر کھڑے ہوں گے اور آپ جا کر ان کا پاس بنوائیں اور اندر لے آئیں۔ اگر اسی طرح سے آتے جاتے رہیں گے تو پھر کوئی کنٹرول نہیں رہے گا۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین! اس معاملے کو detrack کیا گیا ہے۔ وہاں پر چوری نہیں ہوئی۔ ہارڈ ڈسک تو چور نہیں لے کر جاتا۔

جناب چیئرمین، تو ایک materialize تو ہوا ہے۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، اس کا رزلٹ یہ ہوا ہے کہ آج پارلیمنٹ لاجز کے سامنے گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ لوگوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں ان کو باقاعدہ تکلیف دی جا رہی تھی۔ ان کو اندر نہیں جانے دیا جا رہا تھا۔ میرا ایک TCS لفظ تھا وہ بھی اندر نہیں چھوڑا جا رہا تھا۔ رخصانہ بی بی کا واقعہ تو سب کے سامنے ہے، وہ سب کو نظر آ رہا ہے۔ چور آ کر کمپیوٹر تو نہیں کھوٹا۔ اس میں سے تو کچھ نہیں نکالنا یا اگر لے کر بھی جانا ہے تو پورا کمپیوٹر لے جائے۔

جناب چیئرمین، وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ ان سب چیزوں کو coordinate کریں

گئے۔ آپ کا تعاون چاہیے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، لوگوں کی باہر لائینیں لگی ہوئی ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، کامران صاحب اگر اجازت دیں تو میں بات کر رہا ہوں۔ یہ صرف ایک particular واقعہ کی بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جتنے بھی واقعات آج تک ہوئے ہیں سب کی نشاندہی جب ہمیں ہوگئی ہے۔ میرے ساتھ واقعہ ہوا، دیگر لوگوں کے ساتھ واقعہ ہوا۔ ہماری سابقہ سینیٹر تنویر صاحبہ کے ساتھ واقعہ ہوا۔ ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے جو فیصلہ کیا ہے یہ میرا خیال ہے کہ بہتر ہے۔ ہمیں اس پر اسی طریقے سے چلنا چاہیے۔ تمام معاملات پر نظر رکھنی چاہیے۔ محترمہ زبیری صاحبہ کے واقعہ کے اوپر independent طور پر تحقیق ہو رہی ہے۔ اس میں اب گھبرانے والی کون سی بات ہے۔ اب ساری چیزیں سامنے آئیں گی۔ اب یہ پہلے سے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا ہے کہ میرے دس بندے اب کہاں سوئیں گے۔ یہ تو کوئی معاملہ نہیں ہے پھر تو اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا۔ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا، مجھے علم ہے کن کن لوگوں کے لوگ وہاں پر ٹھہر رہے ہیں۔ کن لوگوں نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ان کو تکلیف تو ابھی سے ہوئی شروع ہوگئی ہے لیکن اس کا سدِ اراک پھر ہی ہو سکتا ہے جب وہ تمام ناجائز قبضے چھوڑیں گے اور ناجائز افراد جو وہاں پر آتے جاتے ہیں ان کا آنا جانا بند ہو گا۔

جناب چیئر مین، I think ہمارے جو ساتھی اسے deal کر رہے ہیں وہ آپ کے ساتھ coordinate کر لیں گے چنانچہ یہاں پر بحث بے معنی ہے۔ ڈپٹی سپیکر صاحب، ڈپٹی چیئر مین صاحب اکٹھے مل کر جیسے کہا گیا تھا وہ مل کر انشاء اللہ coordinate کر لیں گے۔ عباسی صاحب آپ کا privilege motion تھا۔

PRIVILEGE MOTIONS

1. RE: SUBSTANDARD CARPETING BY CDA

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I hereby under Rule 63

raise a question of breach of privilege. Sir, this pertains to a question dated 02-08-2006 No.20 by the undersigned relating to CDA replied by the Ministry of Interior.

The Ministry of Interior in response to above said question stated that no substandard work was carried out and it was confirmed after test conducted by Central Engineering Laboratory CDA and as per report the work was done according to the required specification.

However, it is pertinent to mention here that after publishing the reply to the question, the residents of the area called and apprised of the factual position and stated that condition of carpeting in St.44, F-6/1 is substandard and against the specification as the rainy water stops in street at various points which is causing problem for the residents of the street.

The matter was brought to the notice of the concerned quarters in CDA as has been admitted in the reply of Question No.20 and at the time of carpeting the street, the officers of CDA had examined the sites and accepted the defect of carpeting of the street and they also assured that the defect will be removed immediately. But more than 1 year has elapsed and no action has been taken by the CDA for the improvement of carpeting and removing the defects of the street. As per the statement of the CDA published in the reply to the Question, if the carpeting was according to the specifications, then why the patches were placed and despite placing the patches defects could not be removed and rainy water still stops in the street.

In view of the above situation the CDA has not given a proper reply and misled the House which is a breach of privilege of the undersigned as well as the august House. It is, therefore, requested that the privilege motion may kindly be admitted and sent to the Privilege Committee for further proceedings, under Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس کو جانا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تعمیر اچھی ہو۔ Development کے جو کام ہو رہے ہیں، جو مجھوٹے بڑے projects چل رہے ہیں، عوامی فلاح کے منصوبے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ وہ درست چلیں، اچھی تعمیر ہو۔ ان کا معیار بھی اچھا ہونا چاہیے۔ اس لیے اس Privilege Motion کو Privilege Committee کے پاس refer کریں تاکہ یہ معاملہ sort out ہو۔

Mr. Chairman: The Motion is in order and it is referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges. We will go on to the next, Senator Aamar Ahmad Khan.

2. RE: FAILURE OF PIA STAFF TO ARRANGE AN AMBULANCE

Senator Ammar Ahmed Khan: Thank you, Mr. Chairman: I beg to move a question of breach of privilege arising out of the failure of the PIA staff to arrange an ambulance at Heathrow Airport, London.

I was travelling alongwith my father-in-Law ex-Senator Mr. Mukhtar Ahmad Khan from Lahore to London on 28th September, 2006 by PIA Flight No. PK-757. During the flight, Mr. Mukhtar Ahmad Khan felt severe heart problem and before landing of the aircraft at Heathrow airport, I requested the Captain through Cabin Crew to ask the PIA staff at

Heathrow airport to arrange an ambulance on arrival of the flight but the PIA staff did not do so. Then, I myself approached the information desk of the airport for arranging an ambulance and they provided ambulance. Due to late arrangement of the ambulance the condition of my father-in-law became very serious.

For the reason, I request that my privilege motion may be admitted and referred to the Privilege Committee for investigation.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman! I don't oppose it and it may kindly be referred to the Standing Committee.

Mr. Chairman: The motion is held in order. It is referred to the committee on Rules of Procedure and Privileges.

Senator Ammar Ahmed Khan: Thank you sir.

Mr. Chairman: We will go on to the third motion of Saadia Abbasi Sahiba.

3. RE: MISBEHAVE OF A POLICE OFFICER AT PARLIAMENT GATE

Senator Saadia Abbasi: Under rule 63 of the rules of the Senate, I raise a question of breach of privilege pertaining to the conduct of the police staff posted at the entrance of the Parliament building.

Sir, about two weeks back I was coming for the meeting of the Committee on Rules of Procedure and Privileges and it was around 10.30 in the morning. I was stopped at the entrance of the Parliament by a police officer and he said that what is your business here and why have you come? Sir, I said, I am a member. He said, "I have never seen you before."

The issue is this that I recognized that police officer because I have been coming here for the last three years and I have been seeing him. I have the car which has been duly registered with the Senate Secretariat and a sticker has been issued to me which is on the wind screen of my car. I was driving the car myself. I cannot understand as to how he stopped me and started questioning me and he said "what is your name?" I told him but he said, "I have not heard your name and also I have never seen you years before.

Sir, this is not the question whether he has seen me or not. It is just misconduct on the part of that police officer. It is deliberate misconduct. It is harassment and it is not just a breach of my privilege but of this entire House. They have absolutely no respect for members of the Parliament and that is how they have behaved. This is a serious matter. It should be taken up and the police officer should be taken to task and they should be trained to behave because this is not the first time it has happened but it is a continuous process of harassment. Sir, I think this matter should be referred to the Standing Committee on Rules and Privileges and it should be taken up there. Thank you, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین، کامل علی آغا۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس کو refer کیا جائے لیکن جو ابھی تک کے معاملات ہیں ہماری اطلاع کے مطابق اس نے ان کو approach کیا ہے اور سیدیہ عباسی صاحبہ سے regret بھی کیا ہے اور ان کی statement یہ ہے کہ اس نے کسی قسم کی کوئی undue hinderance نہیں کی، بد اخلاقی کا مظاہرہ بھی نہیں

کیا سوائے اس کے کہ Section-1 procedure کے تحت وہ انہوں نے adopt کیا۔ اس میں انہوں نے لکھ کر بھی regret کیا لیکن اس کے باوجود اگر ممبران بن یہ چاہتی ہیں کہ اس کو refer کیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Senator Saadia Abbasi: Mr. Chairman, this is on a point of personal explanation. Nobody has approached me. Nobody has apologised. That is absolutely incorrect and I think

Mr. Chairman: It is in order and it is referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

We will take up the Adjournment Motions.

Senator Mian Raza Rabbani: We will take up the Adjournment Motions on next day.

(Interruption)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to *Insha Allah* reconvene on Thursday, the 18th of January, at 4 P.M. sharp. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 18th of January, 2007, at 4 O'clock in the evening]
